انی جاعل فی الارض خلیفہ

الحمد للہ والمنۃ کہ

مثنوی نور مجسم

مصنفہ فصاحت شمامہ زبدۃ الابرار عمدۃ الاخیار

مادح ائمہ اطہار شاعر شیریں گفتار سلالۃ السادۃ

الاطیاب خلاصۃ الانجاب جناب سید فیروز علی مرحوم

متخلص بہ اثر رحمہ اللہ خالق البشر

در سنہ ۱۳[illegible] ہجری

بحلیۂ طبع مزین گشت

انی جاعل فی الارض خلیفة

بحمد الله والمنة که

مثنوی لوح محفوظ

مرتبهٔ فصاحت شعار زبدة الابرار عمدة الاخیار

اوج انجمن الهام شاعر شیرین گفتار رسالة الاساتذه

اولی الالباب خلاصة الانجاب جناب سید فیروز علی مرحوم

متخلص به اثر رحمه الله خالق البشر

در [illegible] هجری

بحلیهٔ طبع مزین گشت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہاں اے اثر حمد رب جلیل — کہاں اے اثر فکر عبد ذلیل
کجا عقل ناقص کجا کنہ ذات — کہ ہی عقل کل محو کار صفات
کجا پو مین عمر خضر ہو تمام — یہ منزل نہ کاٹے کٹے اک گام
جہان کے قوی ہیکل و پیل زور — ہین اس راہ مین اک خط پا مور
کہان پہ طبع نازک کہان وہ جلال — ہما خود ہی بال مگس پر و بال
وران جہان کہہ گئے — مگر آخر کار رہ رہ گئے
رہا راہ نہین — تعلی کا یارا دن کو یارا نہین

میں اک بندۂ ہیچکارہ ذلیل — وہ اک قادر کارساز جلیل

کہاں نعمتیں خاص علمی کہاں — عیاں ہیں یہاں اچھے ساز و سامان

کیا خانہ زاد نبی و علی — کہوں کیا جو عزت غلامی میں دی

کچھ آئینہ دل میں ملحوظ ہے — بغل میں عجب لوح محفوظ ہے

گناہوں پہ حب علی چھا گئی — کہ اک آگ تھی لکڑیاں کھا گئی

فدای جناب علی ولی — شب و روز میں میرے ماں باپ بھی

کہ تا قائم پاک آل عبا — امام زمان خاتم الاوصیا

مسیحا نفس ہیں میں اک جان بلب — میں اک مور ہوں وہ سلیمان ہیں سب

مسیحا کجا و سلیمان کجا — گدا کو کہاں رتبۂ بادشا

کہ سب کرتے تھے انبیاے سلف — رجوع مہمات انکی طرف

ہمیں تو کیا رکھ لی عرفان میں بات — وہ کیا تھے کہ کرتے جو یہ التفات

قال رسول الله صلی الله علیه و آله یا علی حبک حسنة لا یضر معها سیئة

ملائک بھی دام تردد میں تھے — ہدایت کے مقصد انھیں سے کھلے
نہیں ایسے اشقیا سے کرم — کرین جس قدر شکر ہی کم سے کم
کرین کچھ عبدناک کا حق ادا — کہ اوقات تھوڑی ہی شرطِ وفا
شیاطین سے ایمان بچاتے رہین — ہمیشہ غم و رنج کھاتے رہین
خصوص اس زمانے کا ہو وہ شعار — کہ مسدود ہی باب ہر کاروبار
امام زمان تک رسائی نہین — یہہ دو چار دن کی جدائی نہین
زمانہ ہی فساق و فجار کا — زمانہ ہی حکام غدار کا
وہ ہی خلط اتنے کہ شیعہ عوام — بلا قید ہین وقفِ فعلِ حرام
اگرچہ مسائل ہین کچھ جانتے — پر احکام اکثر نہین مانتے
جو غائب ہوئے ہین امام زمان — تو برباد ہی کاروبارِ جہان
خصوصاً یہ اقلیم ہندوستان — نہین لائقِ مسکنِ دوستان

تجاہل ہی بستے بشر کا شعار
تغافل مین کٹتی ہی لیل و نہار

نہ فکر آج کی کچھ نہ کل کی خبر
دمِ نزع کی سختیان الحذر

نہ پیشِ نظر قبر کی روئداد
نہ برزخ کی پروا نہ خوفِ معاد

نہ غیبت سے افسوس کچھ رسم و راہ
نہ رجعت سے آگاہ گمراہ آہ

لہٰذا سمیِ امام ہدیٰ
ولی خدا خامسِ اوصیا

جنھین مجلسی کہتے ہین خاص و عام
کلام اونکا بے مثل ہی لاکلام

رسالہ ہین رجعت مین اک لکھ گئے
خرد نے کہا نظم کر تو اوسے

کہ ہندی کے روزمرے مین ہو
کہ دیکھین سنین سب مضامین کو

جو دیکھے تو حاصل ہدایت کرے
خدا کا نہ کفرانِ نعمت کرے

الٰہی بحقِ نبی فاطمہ
اثر کا مع الخیر ہو خاتمہ

دمِ پنجتن ہو دمِ واپسین
کہ بفضلِ و رحمِ ارحم الراحمین

سنو گفتگو سے دل و دستان — سنو رجعت پاک کا یہ بیان

کہ مشرق سے آتا ہی جمع کثیر — مسخر کریگا زمین و زمان

کریگا مگر قائم آل کی — رکاب سعادت مین جان با

گروہ محدث مین جو ایک ہی — زمانے کے نیکون مین جو نیک

کہ جسکا ہوا آب و گل اتقا — بالاتقاء و بالعلم و بالاتق

محمد ہی وہ شیخ عالی گہر — سمی خلیل خدا کا پ

نگہبان دین رسالت مآب — غرض اوسکی غیبت مین ہی اک

زبانی بو خالد کابلی — سند معتبر اوسمین ہی اک لکھ

کہ ابن علی خامس اوصیا — یہ اکبار ارشاد فرما

حضرت امام محمد باقرؑ

کہ گویا ہم اب آشکار و عیان — ہین اوس قوم کو دیکھتے بیگ

کہ مشرق سے آ گئے فی الواقعی — کرین دعوتین دین اسلام

سنی النبی کردین مخلوق جب — مکرر کرین دین حق وہ طلب

پر اس ختم حجت کے من بعد بھی — نہ مانین کسی طرح پھر مدعی

بڑھے رد و انکار مین جب سخن — تو اک قلزم قہر ہو موج زن

غضب کے اٹھین جوش اوس قوم سے — دلیرونکو ہون شوق جو جنگ کے

جو برہم ہون یہ شیر اللہ کے — ہرن ہون ابھی ہوش اعدا کے

بدل جائین تیور جو اوس قوم کے — تو خود دار اون کے پست ہون حوصلے

سر معرکہ ہون جو تیغین علم — رہے منکرون کا نہ پھر وہ بھرم

دلیران دین جب کہ ہون خشمگین — تو محزون دل ہو کے سب اہل کین

کرین دین حق بھی اگر اختیار — نہ پائین امان الامان زینہار

کرین تا بہ رغبت نہ باغی قبول — کہ فرمانروا ہون قبیلے کے پھول

مگر متبع فی الحقیقت نہین — تو وہ پادشہ ہے رعیت نہین

جوانانِ بہشتون قوم سعید — یقیناً بلطفِ خدا ہین شہید
زمانے مین اوسدن سے شاہ و گدا — اوسی قوم سے ہونگے سب بادشاہ
کسیکو نہ دینگے وہ تخت و تاج — سلاطین عالم سے لینگے خراج
مگر ہان جناب امام زمانؑ — ہون جسوقت رونق فزا جہان
کرین سلطنت شہ کو تفویض سب — بجز اطاعت بحد ادب

سنو اک روایت مین تازہ کہون — یہ مین نے سنا ہی کہ پہلے یہان
کرین بادشہ آٹھ پیہم خروج — کئی بدکئی نیک ہین حکمران
کرین پھر امام زمانہ ظہور — کہ ہے وہ شہنشاہ عالم نوان

اوسی نسخے مین شیخ موصوف سے — روایت یہ ہین معتبر لکہی گئی
کہ ابن محمد شہ جعفر نے [امام جعفر صادق] — امام ششم کہتے ہین غور کر
کہا روز سبط پیمبر حسینؑ — شفیع امم سرور مشرقین

یہ گویا ہوئے باپ سے یا علیؑ
زمانے سے کب ہونگے خارج شقی

کہا اس جہان کو نہ پروردگار
کرے پاک کفّار سے زینہار

یہانتک کہ جاری ہو خونِ حرام
بہت اس مین پڑمے صبح و شام

پھر ابنِ عمِ سیّد الانبیا
یہ تفصیل ارشاد فرما ہوا

کہ اولادِ سفیان و عباسیان
فلان و فلان و فلان و فلان

جہان مین ہون فرمانروایان جور
جہان تک ہے خلق مین اونکا دور

شقی ظلم پر چست باندھین کمر
کرین نیک و بد کو وہ زیر و زبر

جو سب کر چکے شرحِ المختصر
تو فرمایا حیدر نے جانِ پدر

کہ جب مر خروج اک کرے پادشاہ
خراسان سے باشوکت و فر و جاہ

تو اوّل وہ ملتان و کوفے مین آئے
مسخر کرے اپنے قبضے مین لائے

پھر اسنانے کا وان کا وہ ملک لے
جزیرہ جو ہے متصل بصرے کے

چڑھے ایک ہم سے ہین گیلان پر | معین اوسکے ہوجائین اہلِ ابر
کرین اہلِ دیلم بھی اوسکی مدد | ابر کی ہو اک استرآباد حد
پئے خاطرِ جانِ فرزندِ ما | گشاینده ترکان نشان جابجا
غرض خوب اطراف عالم مین بھر | یہ اخبار ہوجائین جب منتشر
زمانے مین برپا ہو جنگ و جدال | ہر اک سمت فتنہ ہر اک سو قتال
یہانتک کہ بصرے مین ہو قتل عام | ہو ہی صبح ہو صبح اور شام شام
کرے پھر خروج اور اک بادشاہ | شہنشاہ ذی رتبۂ و عز و جاہ
تو پھر بابِ علم رسول خدا | علیِ ولی سید الاوصیا
مفصل یہ احوال سب کہہ گئے | کہ راوی سے مضمون کچھ رہ گئے
مگر کہتے ہین شیخ موصوف نے | کہا پھر سنا سطرح شاہ سے
کہ لشکر مہیا ہون جب فوج فوج | تلاطم کی ندی چڑھے موج موج

رے قتل فوج اپنے فرزند کو — تو ناگہ پھر اک بادشہ اور ہو

ہ دعوی کرے خونِ مقتول کا — تہ تیغ ہوجائین سب اشقیا

وض تھوڑی مدت مابعد مین — وہ غائب کہ ہون جسکے سب منتظر

امامِ زمان سیدِ کائنات — سمی نبی شاہراہِ نجات

بہت جسکے مقدم کا مشتاق ہون — جدائی مین ذرات ناچاق ہون

مگر بیشتر ہونگے ناقدردان — تغافل بادبر ہیچو اہلِ زمان

کہ غفلت امامِ زمان سے کرین — زیان اپنا ایمان و جان سے کرین

نہ سمجھین فضائل کو اوسکے جہول — کر اوقات ضائع کرین بوالفضول

جو اہلِ جہان اوسکے قائل نہون — شرف دین و دنیا کے حاصل نہون

کہ ہے سیدِ انس و جان و امیر — جہان مین پناہِ صغیر و کبیر

کہ ہے خاصۂ حضرتِ ایزدی — فضیلت اوسے جملہ عالم پہ دی

رسالت ہوئی مصطفےٰ پر تمام — امامت ہوا اوس پیشوا پر تمام

علیؑ ولی نے جو بھر کی نظر — شہ کربلا سے کہا اے پسر

نظیر اوسکا ہوگا نہ انصاف مین — مگر ہوگا وہ تیرے اخلاف مین

صفت اوسکی ممکن نہین اے حسینؑ — نہین مثل اوسکا کہین اے حسینؑ

میان دو رکن حریم خدا — کرے وہ ظہور اے شہ کربلا

بہت کم ہون اوسوقت مردان دین — زمانے مین ہمراہ سلطان دین

وہ ہو سب پہ غالب مگر سربسر — چہ قوم نبی جان چہ نوع بشر

جہاد اوسکا ہو قاف سے تا بقاف — کہ روے زمین کا فزون سے ہو صاف

زہے رتبۂ بندۂ خوش نہاد — کہ اوس عہد مین ہو شریک جہاد

حضوری مین حاضر ہو بیساختہ — رہے وہ رفاقت مین جان باختہ

کہین جبکہ سرکش اطاعت مین فرق — کرے آپ آہن مین اون سبکو غرق

یہان تک ترقی ہو اسلام کی — نہ باقی رہے کفر کا نام بھی

سنو نکتہ پردازِ سرِّ خفی — حقیقت کرون اسکی کچھ بیان

بیانِ حروفِ سرِ سورہ ہا — جو قرآن مین وارد ہین معنی نہان

حدیثون مین وارد ہوا ہی تمام — مگر سب یہ ظاہر ہین بدشواریان

ثقہ ہین ثقاتِ محدث مین ایک — محمد بنِ شیخ مسعود نیک

یہ تفسیر مین اپنی ہین لکھ گئے — لبیدِ خردمند کے باپ سے

کہ فرزندِ بیمارِ دشتِ بلا — سمیِ جنابِ رسولِ خدا

ملقب بہ باقر علیہ السلام — یہ ارشاد فرماتے ہین وہ امام

کہ وہ حرف حرفِ انتخاب — جو ہین اوّل سورہ ہاے کتاب

مرکب جو زنہار ہوتے نہین — مقطع جنھین کہتے ہین اہلِ دین

ہر اک مین نہان علم بے انتہا — وہ ہین حاملِ سرِّ قدسِ خدا

ہوا جبکہ نازل الٓمٓ — بیانِ کتابِ خدا ہے علیم

بقر مین مع نہ حروف بسین — تو اعداد سے اوسکے یون ہی مبین

قولہ تعالیٰ ذلک الکتاب

رسالت محمد کی ظاہر ہوئی — باکنافِ عالم خفی و جلی

یہ نورِ حقیقت ہوا جلوہ گر — ہوا نخلِ ایمان ہراک بارور

زبان زد شہادت ہوئی بالتمام — قوی ہو گیا دینِ خیر الانام

مگر خلق آدم سے اوس دور تک — کہ پیدا ہوئے شاہِ جن و ملک

گئے سال جبکہ ہم برابر شمار — ہوئے سب ۶۱۰۳ یکصد و شش ہزار

کہا پھر شہِ دین نے یہ ماجرا — مفصل ہے قرآن مین سب لکھا

حروفِ مقطع پر کرو تو نظر — کئی جا ہین سورون کی آغاز پر

گنے گر حروفِ مقطع کوئی — مکرر نہ آئے کوئی حرف بھی

تو آغاز سے لیکے تا اختتام — یہان پر ہوا اک مقطع تمام

ہر اک دور مجموع پر کرکے غور
نکالو ہر اک واقعہ کو بغور
مقطع کا جب دور ہو منتہی
عدد او نکلے لیکر جو گن لے کوئی
کرے ایک بنی ہاشم اوس سال مین
خروج اس سنہ مین یہ ہر اک حال مین
پھر ابن علی سب کے حالات سے
بہ تفصیل ارشاد فرما ہوئے
کہ ہے اولین سرور کائنات
شہ تشنہ کامان نہر فرات
دوم اول شاہ عباسیان
تو آخر جناب امام زمان
کہ ہے قائم آل خیر الانام
محیط جہان مرکز انتظام
بہ ترتیب یہ سب انھین حرفون پر
کرینگے خروج ایک دن بیخبر
یہ سب راز مخفی ہے اے ذی شعور
سمجھکر چھپانا اسے بالضرور
مؤلف کا ہے مدعا اختصار
مترجم نے بھی یون نہین انجام کار
لکھا ہے عموماً کہ المختصر
احادیث مشکل سے ہے یہ خبر

نہین آجتک گوش زد یہ ہوا
کہ اسکو کسی نے کہین حل کیا

غرض اسکی تشریح دشوار ہی
کھلا ہی نہین کیا یہ اسرار ہی

ستودہ نوردان راہِ نجات
کہ دنیا مین آئی بہارِ جنان

یابنِ سلیمان بردہ فروش
جو کہ سن چلین اپنی سب داستان

جناب ملیکہ بہ نرجس شہیر
چلین شکل گل جانبِ بوستان

ابنِ بابویہ اور طوسی ہمہ
خبر معتبر کرتے ہین یہ رقم

ہی اسطرح بشرِ سلیمان سے نقل
ذرا کھول اے مومنین گوشِ عقل

جناب امامِ دہم کا غلام
ہی کافور جس پاک طینت کا نام

حضرت امام علی النقی ع
طلبگار آکر جو میرا ہوا
تو مین شہ کے گھر ساتھ اوسکے گیا

جو پہنچا تو بعد درود و سلام
حضوری اقدس مین پایا مقام

مخاطب ہوے یون شہِ بحر و بر
خوشا بخت اے بشر نیکو سیر

مقرب ہی تو آلِ انصار مین ہی یوسف محبت کے بازار مین

خریدار قرب الٰہی ہی تو حبیب رسالت پناہی ہی تو

ہمیشہ ہمارا مددگار ہی تو جنسِ ولا کا خریدار ہی

ہر اک طرح اے بشر نیکو سیر محبت مین پایا تجھے معتبر

تجھے اک شرف آج دیتے ہین ہم کہ تجھ سے عجب کام لیتے ہین ہم

کہ ہو کشور دین مین تو تاجدار ملے شیعون مین عزت و افتخار

ہمارے محبون مین نامی ہو تو شرافت کے گھر مین گرامی ہو تو

سن اک بات کہتے ہین اے نامور تجھے آج دیتے ہین ہم وہ خبر

کہ موقوف ہی جسپہ لیل و نہار زمین و زمان کا ہی سب کاروبار

وہ مخفی ہی اے بشر راز خدا پئے حجتِ خاتم الاوصیا

ملا تو ہی ہم اہل اس راز کا مفصل کہون تجھسے یہ مدعا

مجھے مول لینی ہے اے ذی تمیز | تری معرفت اِن دنوں اک کنیز

پھر اک نامہ لکھکر دیا بیدرنگ | بخطِ فرنگ و بلفظِ فرنگ

لفافے پہ مُہر منور بھی کی | پھر اک تجھکو ہمیان زر لاکے دی

کہ تھیں دو صد و بیست سب اشرفی | لبالب سراسر زرِ سرخ کی

کہا پھر کہ بغداد کو بیخطر | روانہ ہو جلدی پہونچنا مگر

بروزِ فلاں اور وقتِ پگاہ | ٹھہر کر سرِ جسر کرنا نگاہ

یہانتک کہ ساحل پہ آئیں وہاں | وہ سب کشتیاں جن پہ ہوں لونڈیاں

خریدار بھی پھر کثیر و قلیل | امیران عباسیان کے وکیل

عرب کے جوانوں کے بعضے بشر | کنیزوں کے ہوں مشتری بیشتر

بس اس وقت بردہ فروشوں میں تو | کھڑے ہو کے تکنا وہیں چار سو

عمر ہی جو مشہور ابن یزید | وہ حضار میں پا کے میلِ خرید

کہا کہ لایا ہون مین اک کنیز — بڑی صاحب عفت و با تمیز

کیا پھر یہ ارشاد وہان یاد رکھ — نہ اس فکر سے دلکو آزاد رکھ

کہ دو جامۂ گندہ ابریشمی — وہ پہنے ہی پردہ مین بیٹھی ہوئی

سنے گی خریدارون کے جب وہ نام — تو رومی زبان مین کریگی کلام

غضب ہی ہوا حشر کیسا بپا — بس اب میری عفت کا پردہ اوٹھا

یکایک خریدارونمین اک عرب — کہیگا عمر سے بالفاظ عرب

مین دیتا ہون لو تین سو اشرفی — یہ لونڈی مجھے دو کہ ہون مشتری

پسند آئی ہی اسکی عفت مجھے — کہان پھر ملیگی یہ دولت مجھے

تو بس وہ کنیز سعید جہان — اوسکی زبان مین کہے اوس سے ہان

اگر ہو سلیمان کا تو مثل بھی — ملے اوسکی سب تجھکو شاہنشہی

نہین تجھسے راضی ہین ایمرد ہیچ — تو کیا جانے تو کچھ کہ ہو آہین ہیچ

عبث میری قیمت میں یہ مال و زر
ارے بوالہوس تو نہ برباد کر

عمر اس سخن پر کہیگا بتا
ترے بیچنے کی یہ تدبیر کیا

کسی مشتری پر اسیطرح تو
جو راضی نہوگی کسیطرح تو

نہ بیچون تو مجھکو گوارا نہین
سوا اسکے کچھ اور چارا نہین

یہ سن سنکے بولیگی آخر کنیز
نہ تعجیل کر اتنی اے بے تمیز

ذلیلون کا حامی ہے رب جلیل
وہی ہوگا تو دیکھ میرا کفیل

وہ خلاق ستار دانا ے راز
بڑا اپنے بندون کا ہے کارساز

مرا مشتری ہوگا پیدا یہین
مرے قدردان کا وکیل امین

کہا شہ نے یہ سنکے تو سر بسر
او سید مر وہان جا نہ پھر دیر کر

عمر سے ملاقات ہو جب وہان
یہی صاف کہنا کہ اے مہربان

بلفظ فرنگ و بخط فرنگ
ہم اک نامہ لائے ہین بیدرنگ

ہمارے موکل نے ہی لکھدیا — سراپا مہر و سخا و وفا

یہ لو ہمسے پہنچادو سوکے کنیز — زبانی یہ کہنا کہ اے ذی تمیز

یہ خط پڑھکے راضی ہوۓ گفتگو — تو اس صاحب خط سے اے نیکخو

کہ ہیں اوس جنابِ مقدس کے ہم — وکیلِ امین بندۂ بے درم

غرض جبکہ بغداد کو میں گیا — جو فرمایا تھا شہ نے واقع ہوا

یکایک جو نرجس نے خط کھولکر — بہ فرط تمناۓ دل کی نظر

بہت روئی مانند ابر بہار — جدائی میں تڑپی برنگ ہزار

قسم پر قسم دیکے بولی عمر — خدا کے لئے اب نہ تو دیر کر

اسیرم اسی صاحبِ خط کے ہاتھ — مجھے بیچ لطف و مروت کے ساتھ

اگر تو نہ بیچیگا اے مردِ دون — تو ہوگا ابھی تیری گردن پہ خون

ابھی جان دونگی میں ہوکر ہلاک — نہ کچھ ہاتھ آئیگا جز مشت خاک

عمر نے یہ سنکر جو کی دل مین فکر — کیا مین نے بھی جا کے قیمت کا ذ

رہین پہلے تو گفتگو ئین کمال — مگر آخرِ کار بے قیل و قال

جو قیمت مین شہ نے مجھے تھا دیا — اوسی پر بس آخر ہوا فیصلا

غرض مین نے اوسدم عمر کو وہین — وہ یکمشت سب اشرفی گنکے د

فرخناک اوٹھی کنیزِ سعید — وہ دن اوسکے حق مین ہوا روزِ عی

جو بغداد مین لے لیا تھا مکان — مرے ساتھ ساتھ آئی جس و

جو پہونچی تو پھر نامہ کو وا کیا — دیا بوسہ اور آنکھون پر رکھ

ملاحظہ شہ اپنے تن پر کبھی — ملا کاکل پر شکن پر کبھی

کبھی روبرو رکھکے کرتی تھی یاد — کبھی کہتی تھی ہائی دلکی م

کبھی بوسے لیتی تھی وہ خندہ رو — کبھی شکر کرتی تھی وہ مو

تعجب سے مین نے یکایک کہا — تو اس خط کو کیون چومتی ہ

نہیں صاحبِ خط کو دیکھا کبھی ابھی تک یقیناً ہی تو اجنبی
یہ سنکر وہ کہنے لگی ایکبار کہ اے شخص کم معرفت ہوشیار
مگر شاید اتبک تو آگہ نہین یہ ہین عترتِ سیدالمرسلین
خدا کے ولی سب ہین مشکلکشا یہ ہین اوصیائے شہِ انبیا
شرف انکے واللہ مخفی نہین یہ غفلت کبھی دیکھہ اچھی نہین
مری بات پر دلسے تو کان دہر کہ ظاہر ہو یہ راز اے بیخبر
جو ہو دستِ دانش ہین دامانِ عقل کرون اپنا احوال سب تجھسے نقل
ملیکہ مرا نام ہی اے عرب سناؤن تجھے اب حسب اور نسب
یشوعا سے فرزندِ سلطانِ روم مرا باپ ہی شہرۂ مرز و بوم
ہی ماں دخترِ ابنِ شمعون مری کہ عیسی بن مریم کا جو تھا وصی
خبر دون تجھے اب بامرِ عجیب کہون سرگذشتِ عجیب و غریب

ہوئی عمر جب سیزدہ سال کی	تو چاہا مرے جد قیصر نے بھی
بھتیجے سے اپنے کرے ہمرا عقد	کہ سودا ہر اک جنس کا ہے یہ نقد
بس آراستہ کر کے دولت سرا	وہین بھیجدین دعوتین جابجا
حواری عیسیٰ کی اولاد سے	ہوئے جمع سہ صد جو عباد تھے
پھر اشراف و ذی منزلت اور بھی	ہوئے جمع سات سو آدمی
قبائل مین جو لوگ سردار تھے	جو لشکر کے افسر تھے اخیار تھے
وہ سب آئے ملکر وہان ایکبار	ہزار و ہزار و ہزار و ہزار
تو پھر حسب حکم شہ تاجدار	سریر ایک لائے جواہر نگار
جو ایام شاہی مین وہ پیشتر	مکلل ہوا تھا بسیم و بزر
بہت پر تکلف نہایت وسیع	کہ چالیس پایہ تھے اسمین رفیع
کھڑے پہ اوس تخت کے جابجا	بتون کو چلیپاؤن کو جڑ دیا

سر تخت لیجا کے بٹھلا دیا
ارادہ کیا عقد پڑھنے کا جب
یکایک جو چاہا پڑھین بخیر
زمین پر گرے بے سبب سرنگون
ہوا اثر کون تخت منحوس بھی
یہ طاری ہوا خوف و بیم و ہراس
زمین پر گرا غشی مین زیر تخت
ہوائی چھٹی رخ پہ دل کانپ اوٹھے
زمین خجالت مین گڑ گڑ گئے
کشیشون نے قیصر سے کی التجا
ہمین ایسے بد کام سے رکھہ معاف

کہ جسکی نحوست یہ ہی دیکھئے | کہ اب دین عیسیٰ نہ باقی رہے
کرے جلد زائل خدائے جلیل | نصارا ہوں عالم میں خوار و ذلیل
یہ سنکر جو کی شاہ نے التفات | کہا چپ ہو فال ہے یہ بات
اوٹھو تخت کو پھر اوٹھاؤ تمام | چلیپا و بت پھر کرو نصب سب
بلاؤ بھائی کو بدبخت کے | یہ تزویج لازم ہے اوسکے لئے
بناچار وہ حکم لائے بجا | ہوا وہ جو تھا پہلے واقع ہوا
گرے بت ہوا تخت بھی اژگون | ہوے اپنے افعال پر سرنگون
کسی کو نہ قیصر نے رخصت کیا | جدھر جس نے چاہا اودھر چل دیا
عجب طرح کی مردنی چھا گئی | نحوست خطاکاروں کو کھا گئی
ہر شے میں بجلی تھا روں میں ابر | جہان ہوگیا چشم سلطان میں قبر
نہ پھر کچھ کسی سے کہا یا سنا | وہ خاموش اوٹھکر محل میں گیا

خجالت سے عارض ہوا یہ حجاب کہ منہ پر ندامت سے ڈالی نقاب

وہاں الغرض رہ گئی میری بات مرے بخت بیدار نے کر دی رات

ادھر اپنی عادت پہ میں سو گئی اودھر اور سے اور کچھ ہو گئی

شب قدر تھی یا شب عید تھی وہ معراج کی شب شب دید تھی

یکایک یہ دیکھا بصد احترام کہ شمعون و عیسیٰ علیہ السلام

اوسی قصر میں جلوہ افزا ہوئے حواری بھی حضرت کے ہمراہ تھے

پھر اک منبر نور رکھا وہاں جو رفعت میں ہم پایۂ آسمان

تو پھر حضرت سید الانبیا ہوئے بزم شادی میں رونق فزا

وہ نام خدا ابن عم و وصی امیر دو عالم علی ولی

مع زمرۂ عترت طاہرین امامان دین رسول امین

بسان تن و روح ہمراہ تھے نبی آفتاب اور سب ماہ تھے

مسیحا نے آمد جو دیکھی وہاں — ہوئے پیشوائی کو اٹھکر رواں
بہ تعظیم لے آئے جب آپ کو — کہا مصطفےٰ نے کہ بھائی سنو
جگر بند میرا یہ ابن علی — وہ بیٹھا ہے دیکھو حسن عسکری
اسے ساتھ لایا ہوں میں یا اخی — ترے گھر میں بیٹی ہے شمعون کی
ملیکہ جہاں میں جو مشہور ہے — مجھے اب یہی دل سے منظور ہے
یہ نسبت مناسب ہے نام خدا — یہی میرے آنے سے ہے مدعا
تو عیسیٰ نے کی سمت شمعون نگاہ — کہا کیا ہی رتبہ ملا واہ واہ
ملا خاندان شہ انبیا — مبارک کہ گھر بیٹھے پایا خدا
سزاوار شمعون اب ہو گئے — شرف دونوں عالم کی تیرے لئے
بس اپنے رحم کو بلا گفتگو — ملا آج آل محمد سے تو
کہا سنکے شمعون نے عیسیٰ قبول — کیا میں نے حضرت یہ رشتہ قبول

سب اتنے مین اوس منبر نور پر
ہوئے رونق افروز المختصر

وہین مثل حمد و شکر و ثنا
محمد نے اک خطبہ انشا کیا

مسیحا نے صیغہ مہر عقد کا
جناب حسن عسکری سے پڑھا

حواری عظام آل کرام
ہوئے شاد حال اوسکے تمام

اودھر ہو چکا جب یہ سب کاروبار
اودھر خواب سے مین ہوئی ہوشیار

جو بستر سے مین آنکھ ملتی اوٹھی
تب ہجر جانان مین جلتی اوٹھی

وہ سو حسرتین نیم جان ایک مین
جہانکی وہ نیرنگیان ایک مین

دل زار پر ابر غم چھا گیا
کلیجا میرا منہہ کو آ گیا

کسی سے جو کچھہ کہہ نہ سکتی تھی مین
تو سوہی فلک جسکے تکتی تھی مین

غم ہجر جانانہ مین کھو گئی
کھلی آنکھ تقدیر جب سو گئی

اندھیرا سا آنکھون مین اک گھر گیا
زمین پھر گئی آسمان پھر گیا

نہ مونس نہ ہمراز کوئی کہین
ہوا خوف افشا جو روئی کہین

یگانے شب و روز بیگانہ وار
مرے منہ کو تکنے لگے بار بار

ہین اک روز یون ڈسنے کہنے لگی
یہ عشق حقیقی نہین کچھ ہنسی

ہے ضبط مد نظر روز و شب
تصور مین دلدار سے لب بلب

دم سرد لب تک نہ آئے کبھی
مگر یہ تصور بجا ہے کبھی

نہ دیکھے کوئی دیکھ آنکھون نم
گوارا ہے رنج و درد و الم

جو خون جگر پیکے غم کھائے
تو فرقت مین زنہار گھبرائے

ہر چند ہے خزان فراق نگار
کوئی دم مین آتی ہے فصل بہار

وہی چھپر چمن اور بلبل وہی
رہے مثل بلبل پہ تری وہی گل وہی

وہی کھلکھلانا وہی چہچہے
ترنم وہی ہین وہی قہقہے

وہی رنگ و بو سے آئین وہی
وہی ناز و غمزہ ادائین وہی

نسیم بہاری چمن در چمن | خیابان خیابان سمن در سمن
وہی سنبل زلف کی نکہتیں | وہی تخلئے اور وہی چہچہیں
کٹے عیش میں عمر باغ و بہار | نہ پہلو سے زنہار سرکے نگار
جو یہ راز میں نے کیا سب عیاں | تو مانند جان دل نے رکھا نہاں
اقارب سے تھا خوف جو قتل کا | نہ پیتا خواب ہرگز کسی سے کہا
ہوا ضبط سے اور تغیر حال | وہ چنداں ہوا اور شوق وصال
ہوئی عاشقی آتش افروز اور | دکھائے تپ ہجر نے سوز اور
دیا تاب و طاقت نے آخر جواب | لیا ضعف نے رنگ حسن شباب
وہ جوڑا ہوا ارغوانی لباس | خجالت سے مجھے زعفرانی دیا
مری صبح تھی جسم لاغر میرا | زمین پر جو سایہ تھا اگر اس کا
ہوا کو وہ غم سنگ جان [illegible] | [illegible] سنگین

اگر بیٹھے بیٹھے کبھی سانس لی
جگر پر سنانِ الم چل گئی

لہو ساتھ اشکو نکے آنے لگا
مرا تن بدن سنسنانے لگا

ہوئی ترک آب و غذا ایکبار
تصور میں جاناں سے تھی ہمکنار

خموشی خوش آتی تھی لیل و نہار
کہ آنکھوں میں پھرتی تھی شکل نگار

کسی نے جو کچھ بات کی چھیڑ کر
تو پتھر سا دل پر لگا الحذر

عزیزوں میں جب خوب چرچے ہوئے
تو ملکر سب آئے مجھے دیکھنے

کسی نے کہا ہائے یہ کیا ہوا
یہ حسن شباب اور یہ عارضا

گہن چاند کو لگ گیا دیکھئے
دکھاتی ہے تقدیر کیا دیکھئے

الٰہی ابھی کیا سے کیا ہو گیا
پری کا گذر اسپہ یا ہو گیا

یہ تپ یہ تعب الاماں الاماں
کہ ہے بات کرنی بھی اسکو گراں

کہا مجھسے پھر کچھ تو دلگی کہو
کہو اب تو ہو کیا گذرتی کہو

بھلا کچھ تابِ سخن کیا ہمین — جو کہتے ہین ہم سنتی ہو یا ہین
اگر باتین کرنی ہون تمکو محال — کہو کچھ اشارون ہی مین دلکا حال
بس اتنے مین روتا ہوا بیچوا — جو قیصر بھی دوڑا ہوا میر پاس
تڑپکر وہ نالے کئے متصل — کہ حضار کا ہل گیا جس سے دل
ہوئی شور و ماتم سے ہشیار ہین — ہوئی خوابِ غفلت سے بیدار ہین
جو پوچھا کہ کیا تھا یہ شور و فغان — کہا سب تمھین پر تو ہین نوحہ خوان
خدا نے یہ صورت دکھائی ہمین — پھر آواز پیاری سنائی ہمین
بفرمانِ قیصر او سیدم وہین — طبیبونکو سب لائے سے سحر وہین
دوائین بنا کر پلانے لگے — تپ دل سے لیکن نہ آگاہ تھے
غرض ہر طرح رنج سہکے ملک سے — جہانتک اطبا تھے حاذق بڑے
سبھون نے دوا میری کی بیشتر — ولیکن ہوا کچھ نہ مجھکو اثر

نہ صحت نہ مطلق افاقہ ہوا | کڑاکے کا فاقہ یہ فاقہ ہوا
تو رو رو کے قیصر نے مجھسے کہا | کہو کچھ تو اے نور چشم حیا
دل زار کیا چاہتا ہی بتا | مہیا کرون کونسی شئے بتا
جہان مین جو ہو آرزو کچھ تجھے | علانیہ آگاہ کردے مجھے
کہین خاک چھانونگا تیرے لئے | جہان خاک چھانونگا تیرے لئے
یہ تقریر قیصر نے جو ختم کی | مجھے اپنی جانِ حزین کی پڑی
کہین اوس سے وہ خواب کہتے اگر | تنِ زار پر پھر نہ ہتا یہ سر
وہ ملحد تھا مرتد تھا بے اشتباہ | مجھے بھیجدیتا سوے قتل گاہ
یہی بات مین نے بنا کر کہی | کہ باقی ہی میری ہوس اک یہی
مسلمان جو ہین تری قید مین | رہا کر دے اے جد اگر تو اونھین
مرے دلکو ہی یہ بھروسا بڑا | کہ عیسیٰ و مریم بہر دعطا

ابھی بے دوا چاہین اچھا کرین ‏— دوبارا مجھے زندہ گویا کرین

یہ سنکر کیا قیدیون کو رہا ‏— تو مین نے کچھ اظہارِ صحت کیا

تناول کیا مین نے اوٹھکر طعام ‏— ذرا چلنے پھرنے لگی صبح و شام

جو قیصر پہ آثارِ صحت کھلے ‏— تو خوش ہو گیا بڑھ گئے حوصلے

ہمیشہ اسیرانِ اسلام کی ‏— تہِ دل سے تعظیم و تکریم کی

مگر جاگتے سوتے لیل و نہار ‏— ادھر تھا وہی وصل کا انتظار

کھلی آنکھ باطن مین ظاہر مین بند ‏— تصور مین جانانۂ حق پسند

اوٹھی صبحدم ڈھونڈھتی شامِ وصل ‏— لیا بالشِ خواب سے کامِ وصل

طلب مین تجسس مین تا بسر ‏— ہوئی چودھوین رات بھی جب بسر

تو مانندِ ماہِ شبِ چاردہ ‏— ہوئی چاندنی نور کی خوابگہ

کھلی چشمِ باطن تو ظاہر ہوا ‏— کہ بنتِ رسولِ خدا فاطمہ

مجھے دیکھنے کو بصد عزّ و ناز
ہوئیں جلوہ فرمائے بزمِ نیاز

ہے مریم بھی خدمتمیں حاضر نگار
کنیزانِ جنّت لئے اک ہزار

مرے حالِ خستہ پہ کی جب نظر
تو مریم یہ بولیں کہ اے بیخبر

نہیں تونے پہچانا ابتک اسے
یہ ہے کون آئی تجھے دیکھنے

یہ ہے رونقِ بوستانِ بہشت
یہ ہے مادرِ سیدانِ بہشت

بلکہ یہ ہے تیرے شوہر کی ماں
تو کر اپنا احوال اس سے بیان

یہ سنتے ہی با سینۂ چاک چاک
لیا تھام رو رو کے دامانِ پاک

کہا آپ سے حال میں کیا کہوں
اگرچہ ہوں کسطرح چپ رہوں

غم و رنج کھایا کروں کب تلک
جنابِ حسن عسکری اب تلک

کبھی دیکھنے بھی نہ آئے مجھے
غضب ہے نہ جلوے دکھائے مجھے

کہا فاطمہ نے وہ کسطرح آئے
تجھے کسطرح اپنی صورت دکھائے

خداوندِ یکتا سے دل مین خفی
تجھے شرک ہے اے ملیکہ ابھی

ہی ترسا کے مذہب پہ اے مہ لقا
بہن میری مریم ہے تجھسے خفا

اگر تجھکو منظور ہو اندنون
کہ عیسی و مریم رضامند ہون

حسن عسکری میر الخت جگر
تجھے دیکھنے آئے اے خوش سیر

تو کر بے تامل بصدق و صفا
تہ دل سے اقرار ربّ العلا

رسولون کا ہے فخر میرا پدر
رسالت کا یون اسکی اقرار کر

کہ مین اس سخن پر ہون بیشک گواہ
نہین ہے خدا کوئی غیر از اللہ

محمد ہے جو فاطمہ کا پدر
رسولِ خدا ہے وہ کل خلق پر

یہ سنتے ہی بس خوش ہوئی مین کمال
ادا باشرائط کیا یہ مقال

تو خیر النسا نے مجھے ایکبار
کیا اپنے سینے سے لپٹا کے پیار

کہا پھر کہ اے راحتِ جانِ جان
خدا میرا رکھے تجھے شادمان

مبارک ہو تجھکو وصالِ نگار — پھلے گا ترا دوحۂ انتظار

ملیکہ تو رہنا نہ ہرگز اُداس — کہ مین بھیجدونگی اُسی تیرے پاس

یہ کہہ سنکے رخصت ہوئین فاطمہ — یہان خواب سے اوٹھی یہ خادمہ

لگا انتظار و نہین رہ و رِ امید — شبِ وصل جانان کی دیکر نوید

اودھر کا چھپنا غرب مین آفتاب — اودھر خوابگہ مین مجھے اضطراب

بس اکبار بسمل ہوا مرغِ دل — قفس مین تڑپنے لگا متصل

چڑھا نشۂ بادۂ انتظار — ہوا پیاسے جان وقتِ خارِ خمار

سراپا جو سر چراغان بنا — خلیل خدا کا گلستان بنا

جو تھا وعدۂ وصل مدِ نظر — وہ شب مجکو اک عید تھی تا سحر

تصور نے پہلے جگایا مجھے — تو پھر کچھ جھجھک سلایا مجھے

اودھر شوق نے نیند آنکھین چرین — اودھر گرمجوشی کی راہین کھلین

حجاب جدائی ہوا بر طرف
ہوا جلوۂ نور حق ہر طرف

بہار گلستان جان پروری
فدائے قد و میم حسن عسکری

سراپا مین شمشاد کو سنبل چمن
خیابان خیابان چمن در چمن

وہ صورت نگاہون مین جب پھر گئی
تجلی طور آنکھہ سے گر گئی

کہا مین نے صاحب کیا بات تھی
کہ اتنک نہ آکر ملاقات کی

کہا سرور دین نے ای جان طلب
نہ آنیکا میرے یہی تھا سبب

کہ مشرک تھی کافر تھی گمراہ تھی
نہ تو مذہب حق سے آگاہ تھی

مگر ہان مسلمان ہوئی ہو تو اب
ترے پاس آونگی ہر وقت شب

یہانتک کہ خلاق لیل و نہار
ملائے ہمین اور تجھے ایکبار

پھر اوسدن سے اے بشر اتنک کبھی
جدائی مین گذری نہ اک شب مری

مرے گھر بلا ناغہ پیہم مدام
ہوے رونق افروز شاہ انام

یہ سن سنکے پھر بشر نے کہا | ہوئی کسطرح قید تو پھر بتا

کہا شہ نے تھا مجکو آگہ کیا | کہ قیصر کا لشکر براے وغا

بروز فلان و بوقتِ فلان | سوے اہلِ اسلام ہوگا روان

مگر خود بھی وہ فوج کو بھیجکر | روانہ ہو امیدوارِ ظفر

خبردار اوسوقت اے بیقرار | کنیزون مین شامل ہو تو ایکبار

بہ اسطرح چھپنا نہ ٹوکے کوئی | نہ پہچانے ہرگز نہ روکے کوئی

چلی جا فلان راہ بیخوف و بیم | کہ حامی ہی تیرا خداے کریم

غرض مین یہ ارشاد لائی بجا | یہانتک کہ وہ لشکر اسلام کا

یکایک اوسی راہ مین ملگیا | مجھے سب نے قید کرکے جو پوچھا بتا

کہا مین نے نرجس مجھے کہتے ہین | کنیزون مین ناچیز و ادنی ہون مین

کہین اون مین تھا اک بہت پیر مرد | مجھے بس غنیمت مین بعد از نبرد

دیا اوسکی قسمت مین قسمت ہی یہ | غنیمت مین آئی غنیمت ہی یہ
ابھی تک سوا تیرے کوئی بشر | نہین میرے احوال سے باخبر
کسیکو نہین یہ گمان بالعموم | کہ ہو مین حزین دخت سلطان روم
کہا بشر نے اے ملیکہ ابھی | تعجب مجھے ایک ہی اور بھی
کہ قوم نصاری مین اے سیم تن | بلفظ عرب تو ہوئی حرف زن
کہا مجھپہ قیصر کی تھی التفات | مدام اوسکو مد نظر تھی یہ بات
کہ آداب نیکو سکھاے مجھے | معلم پڑھاے لکھاے مجھے
تو فرط محبت سے لیل و نہار | کیا ایسی عورت کو مامور کار
زبان فرنگ اور لفظ عرب | کما حقہ جانتی تھی جو سب
مجھے رات دن جو سکھاتی رہی | بٹھاتی پڑھاتی لکھاتی رہی
یہانتک کہ مین خوب ماہر ہوئی | زبان عرب پر بھی قادر ہوئی

ہوا بشر یہ سنکے گرمِ سفر
کیا دونون نے سامرہ مین گذر

ہوا سامرے مین گذر تو گئی
حضورِ جنابِ علیِ نقی

امامِ ہدے نے کیا یون خطاب
ہوا کسطرح تجھپہ کہ فتحِ باب

یہ عزۃ و شرف دین اسلام کا
یہ شوکت یہ اعزازِ خیر الورا

یہ سب اونکی عترت کے رتبے قدیر
یہ دینِ نصاریٰ کی ذلت یہ عذر

کھلا کسطرح تجھپہ ای ذی شعور
کہا اوس نے مین کیا کہون ای حضور

جو حالات ہون منکشف آپ پر
نہین مجھسے بہتر شہِ بحر و بر

تو حضرت نے فرمایا سن ای کنیز
تجھے اب ہوئی تو نہایت عزیز

تجھے اب ہی دو چیزو نمین اختیار
ابھی چاہے لے اشرفی دس ہزار

مین دون یا بشارت بخیرِ ابد
کہ جس سے ملے قربِ ربِ صمد

کہا سنکے ای شاہِ جن و بشر
نہین مجھکو درکار کچھ مال و زر

وہ خیرِ ابد کیا ہی فرمائیے — وہی دیجئے لائیے لائیے

کہا شہ نے ای نرجسِ خوش سیر — تجھے ایسا اک دیگا خالق پسر

کہ ہوگا وہ عالم کا فرمانروا — امامِ زمان خاتم الاوصیا

جب آخر کو دنیا مین لیل و نہار — بہت ظلم ہو جور ہو بیشمار

کرے حکم وہ غرب سے شرق تک — بعدل و بانصاف زیرِ فلک

کہا سنکے نرجس نے فرمائیے — خدا کس سے دیگا یہ بیٹا مجھے

کہا شہ نے اوس سے کہ جس سے ترا — رسولِ خدا نے تھا خطبہ پڑھا

مسیحا نے تجکو ذرا یاد کر — دیا عقد مین کس کے ای باخبر

وہ بولی جنابِ حسن عسکری — ہی شوہر مرا ابنِ علی نقی

یہ پوچھا ملیکہ سے پھر آپ نے — کہ تو خوب پہچانتی ہی اوسے

کہا اوس نے ہان جبسے خیر النسا — مسلمان مجھے کر چکین بر ملا

کوئی رات اوس شب سے گذری نہیں ۔ کہ شوہر ہوا ہو نہ میرے قرین
کہا پھر تو کافور سے شہ نے جا ۔ ہماری حکیمہ بہن کو بلا
حکیمہ ہوئین داخل انجمن ۔ کہا سرور دین نے دیکھو بہن
ہمیشہ ہمین جسکی رہتی تھی فکر ۔ ہم اکثر کیا کرتے تھے جسکا ذکر
وہی جاریہ ہے بہن یہ وہی ۔ ہے آرام جان حسن یہ وہی
حکیمہ نے چھاتی سے لپٹا لیا ۔ کہا مرحبا مرحبا مرحبا
بہت پیار کر کے دعا دی اسے ۔ خدا راس لائے یہ شادی اسے
ہوئے پھر تو گویا شہ بحر و بر ۔ کہ لیجائیے اب اسے اپنے گھر
کرو جا کے تعلیم خلق و ادب ۔ شریعت کے سب واجب و مستحب
مسائل عبادت کے سکھلائیے ۔ توجہہ بدل اسپہ فرمائیے
کہ ہے یہ عروس حسن عسکری ۔ زمانے مین ماں صاحب العصر کی

الا مجلہ آرائے بزم طرب
عروسی کی ہوتی ہیں تیاریاں

چلی لیکے نرجس کو شوہر کے گھر
حکیمہ ہیں اور سب بڑی مہرباں

مبارک ہو شادی یہ شادی ہوئی
وہ تشریف لائے امام زماں

کلینی و قمی و طوسی ہمہ
خبر معتبر کرتے ہیں یہ رقم

جناب حکیمہ سے فی الواقعی
کہ اک دن جناب حسن عسکری

مرے گھر قدم رنجہ فرما ہوا
ثمردار نخل تمنا ہوا

کیا کام جب نرگسی چشم سے
تو کہا ہے تقدیر نرجس کھلے

طرف اسکے دیکھا کئی بار جب
کیا عرض میں نے بحد ادب

اسے بھیجدوں آپکے گھر ابھی
جو ارشاد ہوا ابن ابن ابی

کہا شہ نے عمہ یہ تکمتا مرا
نگاہ تعجب تھا مطلقا

کہ نرجس سے اب خالق انس و جان
مجھے اک پسر دیگا ذی عز و شان

زمین ہو گئی جب ظلم سے پائمال
کریگا وہ عدل اس جہاں میں بحال

کہا میں نے پھر بھیجدوں میں ابھی
اوسے تیری خدمت میں ابن اخی

کہا پہلے والد سے تم پوچھ لو
رضامند ہوں جو رضا اونکی ہو

یہ کہ سنکے فوراً میں اوٹھکر گئی
حضور جناب علی نقی

ادب سے کیا میں نے جھک کر سلام
کیا تھا نہ میں نے ابھی کچھ کلام

کہا شہ نے اعجاز سے یوں خطاب
کہ جا اے حکیمہ یہاں سے شتاب

ابھی بھیج نرجس کو اے بنت اب
پسر احسن عسکری بے طلب

کہا میں نے اے سید کائنات
مجھے آج مد نظر تھی یہ بات

اسی کام کو آئی تھی میں یہاں
عیاں ہے عیاں کو کروں کیا بیاں

یہ سنکر کہا شاہ نے اے بہن
تجھے کارساز زمین و زمن

کریگا شریک ثواب جزیل
کہ اس امر میں تو ہوئی ہے کفیل

یہ ارشاد سن سنکے مین ایکبار
ہوئی گھر مین آتے ہی مصروفِ کار

بنی نرجس گلبدن جب دلھن
چہار رنگِ شادی چمن در چمن

ہزارون مین مجھکو یہ چرچے ملے
گلِ حسرتِ چشم جو زرا کھلے

ستارے جو تھے ماند ہو ہو گئے
یہ جُھک جھک کے دیکھا کہ کھو کھو گئے

نگاہین جو افشان سے لڑ لڑ گئین
رخِ ماہ پر چھائیان پڑ گئین

زمین سے جو زہرہ کو پہونچی نوید
ہوسناک ہوکر ہوئی رو سپید

غرض کس مزے کی رہین صحبتین
کبھی ہونگی ایسی نہین صحبتین

ادھر کے تکلف رہے سب ادھر
زفاف اسکا واقع ہوا میرے گھر

فدای عروسِ حسنِ عسکری
شبِ وصل تھی یا شبِ قدر تھی

یونہین الغرض چند شب چند روز
رہی میرے گھر دونون نیّر فروز

تو ہمراہ لیکر انھین ایک دن
گئی مین حضورِ شہ انس و جن

وہین پھر ہمیشہ سکونت رہی | یہانتک کہ آخر جناب اخی

جہان سے گئے سوئے دارالسلام | ہوا جانشین پدر وہ امام

بگھر مین سے عادت دائمی | بسان زمان علی نقی

ہمیشہ رہی حاضر بارگاہ | امام زمان کی رہی خیرخواہ

پھر اک روز نرجس نے آتے ہوئے | کہا مجھ سے بی بی ادھر آئیے

مرے پاس ہون آپ رونق فزا | کرون کفش تا پاؤن سے مین جدا

کہا مین نے مخدومہ مہ جبین | یہ ترک ادب مجھ سے ممکن نہین

مناسب ہی میرے لئے ہان مگر | کہ خدمت کرون تیری آٹھون پہر

حسن عسکری نے یہ سب گفتگو | جو سن لی کہا مجھ سے اے عمہ تو

سزاوار قرب الٰہی ہوئی | معین رسالت پناہی ہوئی

تو ہین جا کے نزدیک ابن اخی | وہین تا دم شام بیٹھی رہی

مگر شام ہوتے ہی دی اک صدا
کنیزک کو اپنی کہ چلتی ہون آ

ہوئے سنکے گویا شہنشاہ دین
کہ ہے جلوے آچکی شب یہین

کہ ہے آچکی شب ولادت کی رات
شب عید کہئے کہ لیل برات

سپہر امامت کا ماہ تمام
کریگا زمین پر طلوع و قیام

جہان مین خداوند لیل و نہار
کریگا سپرد اوسکو سب کاروبار

زمانے مین جو ہوگا جور و نفاق
کریگا وہی دور بالاتفاق

کہا مینے اے سید خوش سیر
بتا کس سے ہوگا وہ پیدا پسر

کہ نرجس سے اب تک ہو نہین بیخبر
نہین حمل کا دیکھتی ہون اثر

کہا شہ نے نرجس ہی سے ہوگا ہان
تولد وہ فرزند ذی عز و شان

یہ سنکر مین نزدیک نرجس گئی
نپایا اثر کچھہ تو حیران ہوئی

تبسم کیا اور شہ نے کہا
دم صبح معمہ یہ کھلجائیگا

یہ نرجس ہے مانند ام کلیم ‏ ‏ ‏ اسیطرح تھا اوسکو بھی خوف و بیم
جہانتک کہ موسی نہ پیدا ہوے ‏ ‏ ‏ اثر حمل کے کچھہ نہ پیدا ہوے
ولادت سے کوئی نہ آگاہ تھا ‏ ‏ ‏ تجسس مین فرعون گمراہ تھا
سنا جسکو اوسنے کہ ہے حاملہ ‏ ‏ ‏ شکم بے خطا چاک کروا دیا
کہ تا حمل مین بھی ہو موسی اگر ‏ ‏ ‏ ہلاک اوسکو کر ڈالئے بے خطر
اسیطرح اس میرے فرزند کا ‏ ‏ ‏ بعینہ بلا شبہ ہے ماجرا
مگر اک روایت مین ہین لکھہ گئے ‏ ‏ ‏ حکیمہ سے یون آپ گویا ہوے
کہ ہم سب ہین پیغمبرون وصی ‏ ‏ ‏ نہین بطن مادر مین رہتے کبھی
جگہ اپنی ہے پہلوے مادران ‏ ‏ ‏ رحم سے نہین ہوتی ہر گز عیان
ولادت بدستور ہے ران سے ‏ ‏ ‏ کہ ہم نور ہین خالق پاک کے
خدا نے کیا ہے اسے زائل تمام ‏ ‏ ‏ کثافت کو اے عمہ نیک نام

گئی پاس نرجس کے جب یہ سنا | سنایا جو کچھ حکم تھا شاہ کا
کہا اوسنے ابتک اثر حمل کا | نہین مجھکو معلوم ہوتا ذرا
غرض رات بھر مین رہی اوسکی پاس | ہر اک لمحہ اوٹھکر کیا کی قیاس
جب اوٹھی تو سوتی ہی پایا اوسے | ادب سے نہ ہرگز جگایا اوسے
مین اوس شب کو معمول سے پیشتر | نمازِ تہجد کو اوٹھی مگر
ادا وتر جسوقت کرنے لگی | تو نرجس بھی اوٹھی تڑپتی ہوئی
سراسیمگی مین وضو کر لیا | نمازِ تہجد بھی لائی بجا
نمودار جب صبحِ کاذب ہوئی | یقین تھا بقول حسن عسکری
ولادت سے دلمین مرے شک پڑے | کہ آثار اوسوقت تک کچھ نہ تھے
یکایک مربیِ دین پروری | امامِ دو عالم حسن عسکری
ہوئے اپنے حجرے سے یون تر زبان | بس اے عمہ لازم نہین بدگمان

یہ شبہہ ترے دل مین ہی بیمحل ۔ یہی وقت ہی میرے کہنے پہ چل
یہ سنتے ہی مجکو جو آیا حجاب ۔ ہوئی لب بلب دم بخود لاجواب
تو نرجس کے بشرے سے پھر ناگہان ۔ ہوا اضطراب ایک مجھپر عیان
لیا گود مین دوڑکر پھر وہین ۔ پئے حل مشکل دعائین پڑھین
کیا حجرے سے شاہ دین نے خطاب ۔ کہ پڑھ سورۂ قدر اسپر شتاب
کہا مین نے نرجس سے اظہار کر ۔ گذرتی ہی کیا تجھپہ بتلا خبر
کہا کیا کہون حال ای ربِ نہان ۔ جو مولا مرا سید انس و جان
خبر دیچکا ہے اوسیکا اثر ۔ ہوا مجھپہ ظاہر مگر بیخبر
جو پھر سورۂ قدر مین نے پڑھا ۔ تو دی بطن سے طفل نے بھی صدا
باواز پہلے کہا السلام ۔ میرے ساتھ سورہ پڑھا ہم تمام
زبس مجھکو حیرت پہ حیرت ہوئی ۔ سمایا عجب خوف دہشت ہوئی

شہ دین نے پھر اک صدا دی مجھے ۔ تعجب ہو کیا امر حق مین مجھے
بناگاہ غائب ہوئی ایکبار ۔ مری آنکھ سے نور حسین نامدار
تو وحشت زدہ اور گریہ کنان ۔ گئی مضطرب نزد شاہ زمان
کہا دیکھکر مجکو جا پھر وہین ۔ یہ سنکر گئی جب مین اندوہگین
جہان مجھسے نور حسین ہوئی تھی نہان ۔ وہین بیٹھی پایا بصد عز و شان
عجب نور نور حسین سے تھا جلوہ گر ۔ کہ جھپکی پلک ہوگئے خیرہ نظر
جو نزدیک پہونچی تو دیکھا یہی ۔ کہ سجدہ مین ہی رو بقبلہ صبی
اوٹھائی شہادت کی دو انگلیان ۔ گواہی کی خاطر سوئے آسمان
فصاحت سے بولا کہ ہو تمین گواہ ۔ نہین کوئی اللہ غیر از اِلٰہ
مرا جد امجد شہ انبیا ۔ یہ تحقیق ہی وہ رسول خدا
اسیطرح پھر مومنونکا امیر ۔ مرا باپ ہی دست رب قدیر

گواہی کی خاطر پھر اوس طفل نے | ائمہ کے اسما زبان سے لیے
یوہین کن کیا نام وہ باپ تک | یہانتک کہ پہونچا وہ طفل آپ تک
تو کہنے لگا وہ صبی یا خدا | جو نصرت کا وعدہ ہے کردے وفا
کر امر امامت کو میرے تمام | ہوا عدا پہ ثابت میرا انتقام
زمین سارے عالم کی معمور کر | مرے عدل و نصفت سے اے دادگر
روایت ہی یون شاہ کی عمہ سے | کہ جب صاحب العصر پیدا ہوے
وہ اک نور ساطع ہوا جسم سے | کہ آفاق گردون منور ہوے
وہین پھر فلک سے قطار و قطار | ہوے طائران سفید آشکار
بدن پر سر و روے معصوم پر | فدا ہوکے مس کرکے سب بال و پر
اوڑے اوج گردون کی جانب وہ طیر | مین بیٹھی ہوئی دیکھتی تھی یہ سیر
کہ پھر حسب حکم حسن عسکری | اوسے گود مین وہ برو لے گئی

جو دیکھا تو مختون پایا اوسے | ملا صاف ناف و کثافات سے
عبارت یہی ساعد راست پر | لکھی تھی بخط قضا و قدر

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

کہ یعنی اب آیا حق متصل | ہر اک طرح باطل ہوا مضمحل
نظر جب پڑی یک بیک باپ پر | جھکا اونکی تسلیم کو وہ پسر
لیا باپ نے گود میں شادمان | ملی دونوں آنکھوں پر اپنی زبان
دہن اور کانونمیں بھی ہر طرف | برابر پھرائی زبان شرف
کفِ دست جب پر پھرایا اوسے | دھر اسر پہ ہاتھ اور گویا ہوئے
کہ اے میرے فرزند بے گفتگو | ابھی باتیں کر قدرتِ حق تو
وہیں صاحب الامر گویا ہوا | کیا استعاذہ پڑھا تسمیا
خوشا قدرتِ خالقِ صبح و شام | یہ آیت پڑھی با فصاحت تمام

وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَ
نَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ
فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا
مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ

کہ یعنی یہ منظور ہے اب ہمیں — ضعیفوں پہ اظہار احسان کریں
کریں اونکو ہم پیشوایان دین — کریں اونکو ہم وارثان دین
زمین و زمان پر مسلط کریں — ہر اک طرح کا اقتدار اونکو دیں
نہ فرعون و ہامان پہ رکھیں نہاں — کریں دونوں کی لشکر و نیز عیاں
اماماں عین کی و عزت و قدر — مدام اوس سے تھے پر حذر اہل غدر
خبردار اے سامعین خبر — ابوبکر عمر
غرض بعد اذکار رب ودود — ہوئے آپ مصروف ذکر درود

محمد سے پھر اپنے والد تلک ۔ پڑھا خوب جسل علی یک بیک
وہین آکے اکبار طائر وہان ۔ ہوے آس پاس اونکے حاضر وہان
حسن عسکری سلیمان مکان ۔ یہ گویا ہوئے ایک طائر سے ہان
حفاظت سے اس طفل کو لیکے جا ۔ ہر اک چلے کے بعد پھر لیکے آ
یہ جب سن چکا طائر حق نیوش ۔ لیا اپنے راکب کو بالا دوش
اوڑا ناز کرتا ہوا باغ باغ ۔ گیا اور بھی آسمان پر دماغ
جو طائر وہان اور باقی رہے ۔ تو وہ بھی سوے آسمان اوڑ گئے
یہ گویا ہوے پھر امامِ کریم ۔ کہ اے جان جان تو ہی فخرِ کلیم
جسے اوسکی مادر نے سونپا تھا جب ۔ اوسیکو تجھے سونپتا ہون مین اب
سنا یہ جو نرجس نے ارشاد شاہ ۔ لگی رونے اک کھینچ کر دل سے آہ
کہا شہ نے خاموش اے بیحواس ۔ کوئی دم مین پھر لائینگے تیرے پاس

کسی اور کا دودھ تیرے سوا — پئیے گا نہ ہرگز ترا مہ لقا
ملا ماں سے پھر جسطرح سے کلیم — کہ قرآن مین فرما چکا ہی کریم
جدا تجھسے ہو گو کہ یہ نازنین — ملائیگا خلاق چرخ و زمین
حکیمہ نے حضرت سے پھر یہ کہا — جواب صاحب العصر کو لیگیا
وہ طائر ہی کون اے خدا کے ولی — کہا شہ نے روح القدس ہے یہی
موکل ائمہ پہ حق نے کیا — اونھین تا کہ حاضر رہین دائما
بدی کے محافظ رہین عمر بھر — کہ ہے علم و حکمت کا مفتوح در
حکیمہ سے مروی ہی مین ناگہان — گئی بعد چالیس دن کے وہان
جو دیکھا تو اک طفل رشک قمر — خرامان ہی گھر مین ادھر اور ادھر
کہا مین نے حضرت سے ابن اخی — ہوا دو برس کا مگر یہ صبی
کہا مسکرا کر کہ اے عمہ سن — نہین تجھکو معلوم کیا یہ سخن

امامون کے پیغمبرون کے پسر | مگر جو کہ ہین جانشینِ پدر

زمانے کے اطفال سے مطلقا | وہ بالعکس پاتے ہین نشو و نما

وہ کہنا ہے یکسالہ دکھلائی دین | سنین بطنِ مادر مین باتین کرین

وہ قرآن پڑھین بطن مین رات دن | خدا کی عبادت کرین رات دن

بسوے صبیٔ امام و رسول | ملائک کرین آسمان سے نزول

رضاعت مین اونکی اطاعت کرین | غلامونکی مانند خدمت کرین

حکیمہ سے مروی ہے معمول پر | یونہین بعد چلہ تھا میرا گذر

مگر اکدن مین جو وارد ہوئی | تو دیکھا کہ پیش حسن عسکری

ہے ایک مرد سنجیدہ بیٹھا ہوا | لڑکی مین نہ پہچانا جو مطلقا

کہا شہ نے عمہ ادھر آئیے | اسی کے قرین جلسہ فرمائیے

تعجب سے مین نے یکایک کہا | کہان آپ بٹھلاتے ہین واہ وا

کہا شاہ دین نے نہین اجنبی
یہ فرزند نرجس ہی میرا وصی

جدائی ہی اب میری تمسے قریب
مری جا پہ ہو یہ خدا کا حبیب

اطاعت مین اوسکی تامل نہ ہو
کہے یہ جو کچھ گوش دلسے سنو

جو یہ منع کر دے نکرنا کبھی
جو دے حکم اوسمین کرنا کبھی

غرض بعد چندے ہوا اک ملال
حسن عسکری نے کیا انتقال

بدستور ہر روز ہر صبح و شام
ہوئی حاضر بارگاہ امام

رہی خدمت صاحب العصر مین
کیا کی بجان و بدل طاعتین

جو مین چاہتی تھی کرون کچھ سوال
خبر دیتے تھے آپ قبل از مقال

حکیمہ سے راوی ہین یون لکھ گئے
کہ جب صاحب العصر پیدا ہوے

گئی بعد سہ روز پھر مین وہان
کہا کہئے ہی میرا مولا کہان

کہا شاہ نے اوسکو سونپا اوسے
احق ہی جو ہم تم سے اوسکے لئے

مان اسکو البتہ پائینگی آپ

گہوارہ مین تھا امام زمان

واک بدر گویا میان ہلال

کھلنے لگے غنچے وہ گل کھلا

گلستان ایجاد کی ہی بہار

دھر لائے آپ ادھر لائے

لیا گود مین پھر بفرط سرور

لہ اک پنکھڑی غنچہ مین کھل گئی

نمایان ہون ورج دہن گھر سے

یہ حکم پدر جب ہوا گوش زد

شہادت ادا کی بس اول تمام

نبی پہ درود اور اماموں پہ بھی
پڑھا دل سے بسم اللہ آغاز کی

وہ آیت سنائی جو ہے میں لکھ چکا
کہا پھر پدر نے کہ نام خدا

سنا دو وہ چیزیں مرے مہ جبین
خدا نے جو بھیجیں پئے مرسلین

یہ سنتے ہی کھولی زبان جواب
فصاحت بلاغت نے پایا خطاب

صحیفے سے آدم کے کی ابتدا
بالفاظ سریانی اوسکو پڑھا

پھر ادریس کی نوح کی ہود کی
کتابیں پڑھیں پھر صالح کی بھی

خلیل خدا کا صحیفہ تمام
پڑھا حرف حرف آپنے لا کلام

تو پھر بعد توریت معجز ظہور
پڑھی لحن داؤد میں سب زبور

جو انجیل عیسی کو از بر پڑھا
تو قرآن اللہ اکبر پڑھا

رسولوں کی از بر حکایات سب
وہ اعجاز وادیان رنج و طرب

بیان کردئے چشم دیدہ کیطرح
سنائی پدر کو شنیدہ کیطرح

حسن عسکری نے کہی پھر یہ بات ۔۔۔ کہ عمہ جو خالق نے کی التفات
مجھے مہدی امت اوس نے دیا ۔۔۔ تو پھر دو ملک کو موکل کیا
کہ لیکر گئے اوسکو بالاے عرش ۔۔۔ دو بالا ہوا نور سیماے عرش
مخاطب ہوا اوس سے رب العلا ۔۔۔ کہا آفرین مرحبا مرحبا
کہ پیدا کیا مین نے تجھکو یہان ۔۔۔ پے نصرت دین حق بیگمان
مری شرع تا تجھسے پائے رواج ۔۔۔ تری ذات پر ختم ہون احتیاج
مرے بندون مین سرفراز ندہ ۔۔۔ ہدایت ترے نام سے زندہ
ترے مرتبہ سے جو آگہ ہو ۔۔۔ زمانہ مین تجھسے جسے رہ ہو
ہم اوسپر ہمیشہ کرینگے عذاب ۔۔۔ جو تیری اطاعت کرین دین ثواب
شفاعت سے جسکا حامی ہو تو ۔۔۔ اوسے بخشدین ہم بلا گفتگو
ترے حکم سے جسکو انکار ہو ۔۔۔ وہ بندہ معذب ہو فی النار ہو

عجب لطف کرتا تھا رب علا | پھر اون دو فرشتون نے گویا ہوا
کہ لیجاؤ اب اوسکو والد کے پاس | پاس وہ امانت بصد حفظ و یاس
کہو میری جانب سے اوسکو سلام | سناؤ یہ پھر روح پرور پیام
کہ ہم اسکے حافظ ہین ناصر ہین ہم | نہ دیکھے گا یہ دشمنون کے ستم
یہانتک کہ ظاہر کرین ہم اسے | کہ تا دین حق کو یہ برپا کرے
ہم اسکے سبب سے میان جہان | کرین اہل بطلان کے زائل نشان
ہمارے لئے یہ بردے زمین | مروج کرے دین حق ہر کہین
جناب حسن عسکری کا غلام | نسیم خردمند کا ہے کلام
کہ جب صاحب الامر پیدا ہوا | ہزارون کا دل اوسپہ شیدا...
بس اک چھینک آئی تو نام خدا | ہوا اسطرح حرف زن م...

الحمد لله رب العالمين وصلى الله على محمد و...

کہا پھر یہ ہی ظالموں کو گمان	شتابی نکلے ہم حجتِ حق کو یان
مگر جب مجھے حضرتِ کردگار	ذرا باتیں کرنیکا دے اختیار
تو ہوں سینۂ ظلم و کین برطرف	یقین ہو یقین ہر کہیں ہر طرف
یہ کہتا ہی پھر وہ غلام امام	ولادت سے گذری اک شب تمام
کہ ناگاہ اک چھینک آئی مجھے	کہا شہ نے حق رحم تجھپر کرے
بشارت میں دیتا ہوں اس چھینک کا	نہیں موت سے تین دن تک خطر
سنو ہوشمندانِ اربابِ علم	مناسب ہی ردِ مخالف یہان
سوالات ہر چند تھے بے محل	جوابات ہیں آخرِ داستان
ہر اک حرف گویا ہی مہرِ سکوت	ہوئے بند اوس سے دریدہ دہان
محمد بن بابویہ خبیر	محدث کئی اور بھی بے نظیر
روایت یہ کرتے ہیں ہر دو نیک	سند معتبر سعد قمی سے ایک

کہ اک شخص سمجھے او لجھنے لگا / بہت آپکو وہ سمجھنے لگا

بہت اوس نے پہلے تو اک بحث کی / پھر آخر کہا مجھ سے ای رافضی

روافض کیا کرتے ہیں کیسے سب / مہاجر پہ انصار پر لعن سب

یہ منصب چھپا ہی نہ یہ ہر سبا / کہ بوبکر پہلے مسلمان ہوا

اسیو جہہ سے سید الانبیا / او نہی دوست رکھتے تھی سب سوا

اسیو اسطے لیگئے سوے غار / شناسا تھے بسکہ کچھ انجام کار

کہ ثابت تھا حضرت پہ فی الواقعی / مری بعد ہوگا خلیفہ یہی

اگر مار ڈالیں گے اعدا اسے / بنا ئیگی امت خلیفہ کسے

علی کو حوالہ کیا رخت خواب / اگر قتل بھی ہو تو ہو وہ جناب

غرض میں نے اس بات کو سب سنا / دئے اوس مخالف کو فوراً جواب

و لیکن نہ ساکت ہوا وہ ذرا / کہا بغض ہی تمکو اوسنے نرا

عمر اور ابو بکر کو بس مدام | منافق سمجھتے ہو تم لا کلام

شب عقیدہ جنین ہی مفتوح قاف | خلیفہ کو مرتد کہا صاف صاف

دلائل قیاسی تراشا کرو | ہم اک بات کہتے ہین تم سن تو لو

بتاؤ کہ اسلام شیخین کا | رضا سے تھا یا جبر سے مطلقا

کیا تھا نے اندیشہ اس بات پر | ہوئی فکر مجکو کہ اس سے اگر

کہونگا برغبت مسلمان ہوے | کہے گا نفاق اونین پھر کس لئے

اگر مین کہونگا ہوے جبر سے | تو مجھکو جواب اوسکا یہ دینگے

کہ مکہ مین اسلام تھا کب قوی | جو کفار پر جبر کرتے نبی

سمجھکر یہ دلمین ہوا مین خموش | اوٹھا بر سا خود بجوش و خروش

لکھا گھر مین آتے ہی مین نے یہ حال | زیادہ تھے چالیس سے وہ سوال

ارادہ تھا بھیجون اسے مین ابھی | حضور جناب حسن عسکری ٤

مع ابنِ اسحاق احمد بنام — وکیلِ امامِ علیہ السلام

مکرر یہ سنا جب تجسس کیا — کہ وہ سامرے کو روانہ ہوا

یہ سنتے ہی مین اوسکے پیچھے چلا — کہا راہ مین ماجرا جب ملا

وہ بولا کہ چل تو بھی حضرت کے گھر — مطالب جو مطلوب ہون عرض کر

مرا کوکب بخت تابان ہوا — تو ہمراہ اوسکے شتابان ہوا

تو تقدیر مشتاق تھی دربراہ — رسائی ہوئی تا درِ بارگاہ

اجازت ملی جب بصد احترام — ہوا داخلِ خانقاہِ امام

مری آنکھ جب شاہ پر پڑ گئی — نگہ چشمِ خورشید سے لڑ گئی

عجب چشمِ بد دور دیکھا جمال — نمونہ قدرتِ خالقِ ذوالجلال

وہ نورِ منور کا نور و ضیا — وہ چشمِ مطہر کا طور و صفا

نظر آیا اک لمعۂ لاجواب — فلک نے بھی پایا نہ جسکا جواب

پسر ایک دامن پہ تھا جلوہ گر — جمیل و حسین شکستِ شمس و قمر

اوسے جبکہ نورِ مجسم کہا — تو مہر رقم کو نورِ بصر مل گیا

اگر اوسکو کہئے گُلِ ماہتاب — کہاں گلشنِ دہر میں ہے جواب

صنوبر سے اعلیٰ وہ بوٹا سا قد — گل و نرگس اک چشم و گوشِ حسد

وہ فرقِ مبارک وہ کاکل کا پیچ — وہ گلدستۂ زیرِ سنبل کا پیچ

کتابت میں مصروف تھی شاہِ دین — خط اک لکھ رہے تھے کسیکو حسین

حضورِ رخِ سیدِ نامدار — طلا کا تھا رکھا ہوا اک انار

بڑا بیش قیمت بہت پر ضیا — سراسر مرصع سراسر صفا

بزرگانِ بصرہ سے با صد سرور — کسی نے وہ بھیجا تھا پیشِ حضور

کسی دن جو وہ کودکِ محترم — رقم کرنے دیتا نہ تھا اک قلم

تو رکھ دیتے تھے شاہِ دین وہ انار — قرینِ طفل کے تا وہ دیکھے بہار

جو طفل اوسکی جانب کو تھا رجوع / کتابت کو پھر آپ کرتی شروع

بس اک کیسہ پھر ابن اسحاق نے / زمین پر دھرا روبرو شاہ کے

کہ سب ایکسٹھ سو ساٹھ ہین گنین / زر و سیم کی تھیلیان او تھین

وہ بھیجی گئی تھین پئے شیعیان / تھی ایک مہر پر مہر نادر عیان

کہا شاہ نے طفل سے اے پسر / بڑا یا اوٹھالے یہ سب دیکھکر

بحسب رضا و بحسب سرور / کر اسمین تصرف تو اب بے قصور

کہا ہے یہ کب روا ہے بھلا / کسی طرح یہ دست طاہر مرا

کہ ہے میل اب سوے مال حرام / کہ ہے تحفۂ رجس و باطل تمام

کہا شاہ نے ابن اسحاق سے / کہ تو خود نکال اسکو تا دیکھیے

کرین ہم جدا سربسر بالتمام / بحکم شریعت حلال و حرام

کیا کیسے سے ایک صرہ عیان / کہا صاحب الامر نے ناگہان

یہ جس شخص نے نذر بھیجا ہے زر — ہے قسم کے فلانے محلے میں گھر

کہا اسنے قطعہ اسمیں ہیں اشرفی — چلی بیچ قیمت ہے میراث کی

انہے باپ سے اوسکے پہونچے تھے — وہ اوس نے مجھے بیچ کے بھیجے اب

مگر جو وہ اوسمیں ہیں پانچ پر — کہ میں بات جانے تجھے سمجھکر

کہ اسے سے ہیں اسمیں ڈھاکے کی — حسن اور ابن اسحاق تین اشرفی

کہا شاہ نے سچ ہے جو کچھ کہا — مگر کئے ہیں آئین اقسام اپنا

جدا اسسے یہ تا کہ اونکو کرے — کہا حضرت صاحب الامر نے

کہ ایک اشرفی اسمیں ہیں اچھوان — ہے مشکوک و مضروب در فلان

منقش ہیں اعداد تاریخ بھی — یہ آدھی مٹی اور آدھی کھلی

ہے اک اشرفی اور بھی دیکھنا — کہ مقراض سے نقص اوسمیں ہوا

گئی نقص مقراض سے جب گئی — رہی زر میں ڈیڑھ دانگ اشرفی

بس اس صبر مین لوٹ مال حرام — یہی دونون دینار مین ناتمام

مگر انکی حرمت کا سن ماجرا — کہ تھا سال وہ جب مہینا وہ تھا

تو اس مالک صبر کا ریسمان — کہین اوس جلاہے پہ تھا ناگہان

جو ہمسایہ مین اسکے رکھتا تھا گھر — مگر ایک مدت ہوئی جب بسر

تو تھا ریسمان جو رسب لیگئے — جلاہے کو رنج و الم دیگئے

کہی اوس نے مالک سے یہ واردات — کہا مجھکو یاد رہین تیری بات

مگر تو نہ دے ویسکا ریسمان — عوض لونگا مین دوسرا ریسمان

ستانا بہت شور و غوغا کیا — غرض ہر طرح اوس سے تاوان لیا

جو رشتہ کہ چوری گیا اوسکے گھر — لیا سوت اوس سے بھی باریک تر

ستم پیشہ اور بیحیا کیا — کیا اوس نے ہی سے تول کر لے لیا

کہین اور پیوند اسکے لگا او — یہ دو قرض نے زار اوسکی ہمت سے تھے

یہ تھی وجہ حیرت کہا ہاں سنا
سنا اور صرہ کیا اوسنے وا

کھلا صرہ نکلین وہ دو اشرفی
اوسی وضع کی اور اوسی قطع کی

جدا کین وہ جب دونون تو ما بقی
ہوئین نذر پور حسن عسکری

کیا دوسرا صرہ بھی پھر برون
کہ اب صاحب الامر کو یہ بھی دون

تو فرمایا لیجا مین کہتا ہون رد
فلانے بشر کا ہے یہ مال بد

بسر قحم مین کرتا ہے عمر و معاش
فلانے محلے مین ہے بود و باش

نہ لونگا مین زنہار مال دغل
نہین اسکی حرمت مین شک کا محل

ہے دینار سب اسکے اندر پچاس
تو لیجا اسیطرح سب اوسکی پاس

کہا مینے کیا وجہ تو یہ کہا
یہ ہے جو فروش اور گندم نما

یہ اون کیہونکا ہے پول حرام
جو تھی مشترک قیمتو نہین تمام

ہوا اپنے حصے پہ جب اسکو سیل
تو افزو دنا پے مین بھر بکو کیل

غرض مال اون حصہ دارونکا بھی
شریکا وسکے اس مال مین نہی ابھی

کہا شاہ دین نے یہ سب ماجرا
اسیطرح ہی اے پسر سچ کہا

ہوا حکم پھر ابن اسحاق کو
کہ لیجاؤ مالک کو واپس کرو

کہو اوس سے اون حصہ دارونکا مال
حوالے کرے سب بلا قیل و قال

ہمین مال ایسا نہین چاہئے
تغلب کا ایسا نہین چاہئے

کہا پھر شہ دین نے وہ جامہ دے
جو اوس پیرزن نے ہی بھیجا مجھے

کہا ابن اسحاق نے اے حضور
وہ رکھا تھا خرجی مین مین نے ضرور

مکانپر مگر سہو سے رہ گیا
ابھی جا کے لایا یہ کہکر اوٹھا

گیا وہ تو کی اسطرف کو نظر
یہ فرمایا سب سے چلے تم کدھر

وہانسے یہانتک کیا کیون مرور
کہا مین نے بہر لقائے حضور

کہا جو مسائل تھے ہمرہ وہاب
کہان ہین کہا مین نے حاضر ہین سب

اشارہ یہین شہ نے کہا کر شروع
مگر صاحب الامر سے کر رجوع

سوالات کرتا میرا نورِ عین
جوابات وہ دیکے ہو دلکو چین

یہ سنکر کہا صاحب الامر سے
سن ای ابنِ مولا و مولا مرے

روایت یہ پہونچی ہے تا گوشِ جان
محمد نے بہرِ طلاقِ زنان

علی ولی کو دیا اختیار
تو حیدر نے روزِ جمل ایکبار

روانہ کیا قاصدِ خوش مقال
کہے جاکے تا عائشہ سے سوال

کہ اسلام کو اہلِ اسلام کو
ہلاکت مین اب تو نے ڈالا ہے جو

تو ہی مادرِ مومنان وہ خلف
مگر جان و ایمانِ مومن تلف

اگر اب بھی باز آے اس کام سے
تو بہتر و الا ابھی مین تجھے

بحکمِ پیمبر بوجہہ نفاق
خبردار رہنا کہ دونگا طلاق

کہا صاحب الامر نے جب سنا
کہ ہان سعد ہی تو نہین یہ ماجرا

خدا نے پیمبر کے ازواج کا | تکریم عالی کیا مرتبا
مقرب ہوئیں جبکہ زہ ہوئیں | ملی حرمت مادر مومنین
نبی نے مگر اپنی حین حیات | علی ولی سے کہی تھی یہ بات
کہ حق نے بزرگی جو دی ہے انھیں | وہ سب مرتبے اور سب عزتیں
جبھی تک ہیں باقی کہ ہر روز و شب | رہیں یہ خدا کی اطاعت میں سب
پران با وفاؤں میں جو بیوفا | کرے بعد میرے گناہ خدا
سو تجھ سے مچاوے جنگ و جدل | طلاق اوسکو دینا تو بر محل
کرانا اوسے اس شرف سے علی | تو مالک ہو میری طرف سے علی
یہ کہتا ہے پھر سعد فخر اناس | کیا صاحب الامر سے التماس
کہ تفسیر اس آئے کی فرمائے | کہا تھا جو موسی سے اللہ نے

فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى

کہ یعنی کرو دور نعلین پا
یہ صحرا ہے وادِ المقدس طوے

مورخ کتابوں میں لکھ گئے
جو نعلین موسے تھے پہنے ہوئے

بنی تھی وہ مردار کی پوست سے
کیا اس لئے منع اللہ نے

کہا صاحب الامر نے جب یہ سنا
کہ کہتے ہیں ایسا جو ہیں ہرزہ گو

وہ موسے پہ کرتے ہیں اک افترا
نبوت کو جاہل سمجھتے ہیں کیا

یہ دو حال سے سعد خالی نہ تھا
روا تھی نماز اوسمیں یا ناروا

اگر اوسمیں جائز تھی اونکی نماز
تو وادی اقدس میں تھا بھی جواز

اگر تھا نہ اوسمیں جواز صلات
تو موسیٰ پہ بہتان ہے یہ اثبات

نہ تھا اونپہ ثابت حلال و حرام
مگر کفر ہے جاہلوں کا کلام

کہا میں نے پھر اے امام زمان
کریں آپ تفسیر اسکی بیان

کہا بے خبر ہے وہ دشت طوے
جو موسیٰ قدم رنجہ فرما ہوا

کہا یا الٰہی محبت تری — مرے دلمین اسوقت خالق ہوئی

سوا تیرے اب غیر کی یاد سے — مبرا کیا دلکو تیرے لئے

ابھی تک مگر تھا یہ باقی خیال — کہ لیجائے آگ بہر عیال

تو خالق نے یہ بات اوس سے کہی — عبارت تھی نعلین سے بس یہی

ہوا حکم نعلین اپنی اوتار — خیال اونکا دلمین نہ رکھ زینہار

علایق جو ہین بس نکھا اونکا غم — ہو میری محبت مین ثابت قدم

روایت مین یون ہی کہ کہتا ہی سعد — کہا مین نے پھر شاہ سے اسکے بعد

کہ قرآن مین ارشاد رب العباد — جو یہ کاف ہا یا ہی پھر عین صاد

مجھے اسکی تاویل تبلائیے — یہ کیا راز ہین آپ فرمائیے

کہا سنکے یہ پانچ حرف ایکجا — ہی تحقیق نبی کے پدر کی دعا

کہ حق نے پئے سید المرسلین — لکھے درمیان کتاب مبین

یہ تفصیل و تصریح سن ماجرا
یہی اوس نے خالق سے کی تھی دعا

کہ اسمائے آلِ عبائے کرام
کرے اوسکو تعلیم ربِ انام

شدائد مین تا کام آئین یہ حرف
بلاؤ محن کہ دین یہ کارِ شگرف

تو جبریل نے حسب ایمائے پاک
سکھائے اوسے آکے اسمائے پاک

وہ جب تک کہ منجملہ پنجتن ع
محمد ص علی ع فاطمہ ع یا حسن ع

زبان سے کیا کرتا تھا اپنا ورد
جھٹکتا نہ تھا رنج و غم دل کے گرد

مگر نام پاکِ امام حسین ع
جو آتا تھا لب پر تو جاتا تھا چین

یہ ہوتا تھا جوش بکا و الم
سماتا نہ تھا اوسکے سینہ مین دم

غم دل گرفتہ نکلتا نہ تھا
دل اوسکا سنبھالے سنبھلتا نہ تھا

کیا آخر کار حق سے سوال
کہ آگاہ کر مجھکو اے ذو الجلال

کہ مین چار نامو نسے تو ہوتا ہون شاد
مگر اسکو جسوقت کرتا ہون یاد

غم و رنج کا مجھپہ ہوتا ہی جوش
ہوا ہے مصیبت و ڑاتی ہی ہوش

وہ ہوتا ہی اک جوش رقت مجھے
نہین ملتی رونے سے فرصت مجھے

خدا نے شہادت کا سب واقعہ
وہ غربت وہ کربت وہ جور و جفا

کہی وحی مین اوس سے سب ابتدا
سر کاف ہا او ریا عین صاد

کہ ہی کاف سے سر کربلا
تو ہی بعد اوسکے ہلاکت کی ہا

ہے یا سے یزید ستمگر مراد
عطش صبر ہی عین ہی حرف صاد

وہ جبرئیل سے سن چکا جب خبر
چلا غم کا اک اژدہا لاسے سر

رہا کعبۂ دل مین اسدرجہ سوز
نہ مسجد سے باہر گیا تین روز

کسیکو نہ آنے دیا اپنے پاس
اکیلا ہی رویا کیا بیحواس

مثال ابر کے اشکباری رہی
فزون برق سے بیقراری رہی

کبھی مرثیہ پڑھکے رویا کیا
یہ کہکر کبھی جان کھویا کیا

خدایا دل سیدِ انس و جان | کہاں اور یہ دشتِ غربت کہاں
غضب ہے یہ آفت یہ رنج و بلا | پئے خاطرِ اشرفِ انبیا
بہتر وہ صدمے وہ اک جانِ زار | وہ سوکھا گلا اور خنجر کی دھار
وہ شدت کی دھوپ اور بچوں کی پیاس | عزیزوں کی لاشیں پڑیں آس پاس
وہ شبخوں کا دھڑکا وہ پاسِ خیام | وہ لاکھوں کے حربے وہ اک تشنہ کام
وہ گردن وہ سینہ وہ جبہ وہ سر | وہ تیغ و سنان و خدنگ و تبر
یہ بیداد اللہ اکبر یہ طور | یہ اک بھوکے پیاسے پہ یہ ظلم و جور
کٹیگی جو خنجر سے وہ بوسہ گاہ | محمد کا احوال کیا ہوگا آہ
غمِ قتلِ فرزند میں زار زار | وہ روئیگا مانند ابرِ بہار
خدایا یہ آفت علی کے لئے | مصیبت یہ اپنے ولی کیلئے
دلِ خستۂ فاطمہ اے خدا | مصیبت میں یوں جیسے ہو مبتلا

تڑپکر زمین پر گریگی کبھی
وہ نالون پہ نالے کریگی کبھی

جو لخت جگر کاٹ چاک چا
وہ دیکھیگی کیونکر نہ ہوگی بکا

کبھی لیکے خون شہید حزین
لگا لیگی بالائے روئے حسین

یہ کیا غم ہی یارب یہ کیسا الم
سنا بھی نہ تھا اب تک ایسا الم

کوئی دم مین ہٹتا ہی سودا مجھے
نہین تاب اب غم کی صہلا مجھے

خلش کیون نہ دلکو ہو مد نگاہ
مجھے ایک نشتر ہی ہر آمد آہ

دم تیغ ہی یا دم سرد ہی
ہوئے دلکے ٹکڑے غضب درد ہی

پڑی اس مصیبت پہ جسدم نگاہ
ہوا میری آنکھون مین عالم سیاہ

کوئی چیز عالم کی بھاتی نہین
یہ آب و ہوا اب خوش آتی نہین

تپا کر جلاتا ہی سوز درون
بتا یا الٰہی مین اب کیا کرون

تسلی دل زار پاتا نہین
الٰہی مجھے صبر آتا نہین

یہ کہکر ہوا صرفِ آہ و بکا — کبھی شکل بسمل تڑپنے لگا

کبھی خون بنا دل کبھو زار زار — وہ رونے لگا شکل ابر بہار

جو آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے — تو ہمرنگ شمع سر دن کو ٹپکنے لگے

وہ جاں کاہ نالے کئے متصل — کہ دل ہل گئے سننے والونکے دل

کہا پھر کہ اے خالقِ ذوالجلال — ڈھلی دوپہر اور آیا زوال

بہار جوانی خزاں سے بدلی — لکھو رفتہ رفتہ صبا سرگرانی ہوئی

بڑھاپے میں کر پیر دل کو جوان — پسر دیکھ ہو انبساطِ جہان

تر و تازگی باغِ امید پائے — کہ گل کھن سے پھر ہاتھ آئے

سراپا ہو رشکِ گل سر بسر — پھڑک جا مثلِ غنچہ دلِ پسر

عطا کر وہ الفت بہم یکدگر — کہ یک جان و قالب ہمیں سب بشر

جدائی نہ باہم ہو شام و سحر — رہیں شکل آئینہ پیش نظر

ہر اک وقت دیکھوں رخِ رشکِ ماہ
کہ پیری میں بڑھ جائے نورِ نگاہ

غرض اوس سے بیحد و بے انتہا
محبت ہو اس بندہ کو اے خدا

عطا ہو جب ایسا پسر گلعذار
تو اوسپر مصیبت پڑے بیشمار

کہ ہو یہ دلِ غمزدہ پاش پاش
مرا لیے چھری ہو جگر قاش قاش

کہ جسطرح ایکدن محمد رسول
پئے قتلِ فرزند ہو دل ملول

اوسیطرح مجھکو بھی داغِ پسر
کرے مبتلا غم میں شام و سحر

ہوئی ختم جب یہ دعا ایکبار
ہوا نخلِ امید کا باردار

جو خالق نے یحییٰ کو پیدا کیا
تو ماں باپ کو اوسنے شیدا کیا

یہانتک کہ یحییٰ علیہ السلام
پے ابنِ زہرا علیہ السلام

شہیدِ جفا و ستم ہو گیا
پدر محو درد و غم ہو گیا

مطابق تھے یحییٰ کے حالات بھی
بحالاتِ ابنِ علیِ ولی

رہے بطن مین چھہ مہینہ تلک — حسینؑ اور یحییٰؑ ہنین اسمین شک
کیا عرض پھر صاحب الامر سے — کہ امت امام اپنا کسواسطے
مقرر نہین کرتے اے شاہ دین — دلیل اس تعرض پہ ہی یا نہین
کہا شہ نے مجھہ سے کہ اے نیکنام — بنائیگی امت جسے خود امام
وہ مصلح ہو یا مفسدِ عالمین — وہ ہو نیک یا بد بروی زمین
کہا شہ نے ہو جس سے صلاحِ حال — کہا شہ نے ممکن نہین یہ محال
کہ امت کریگی جسے انتخاب — نہین اوسکا معلوم عیب و صواب
نہین اوسکے انجام سے آگہی — نہین علم غیب آشکارا کبھی
نہین جانتے مطلقا بے خبر — کریگا وہ دنیا مین کیا عمر بھر
یہ امت پہ کسطرح ثابت ہوا — بھلا کسطرح یہ کھلا مدعا
کہ ہی کون سی بات مین کد اوسے — ہی مد نظر خوب یا بد اوسے

کیا ختم کب ہین پہچانتے
جو ہر اوسکے دلمین نہین جانتے

یہان کام ایسے بھی ظاہر ہوے
کہ مصلح ہر ایک نبی جہان کے

کیا برگزیدہ نبیا یا امام
مگر دیکھ اے سعد فعل عوام

وہی آخر کار مقصد ہوا
نبیا تھا جو اجماع سے پیشوا

ہی تعین امت مین علت یہی
سن اک اور بھی تو دلیل قوی

کرے عقل تیری سمجھے قبول
جہان مین جو تھا خالق جزو و کل

انھین سارے عالم سے افضل کیا
کیا اونکو اون سب کی اکمل کیا

کیا وحی سے پھر انھین سرفراز
کہ لے سب ہدایت کے از و نیاز

انھین اپنی امت کا ہی مختیار
یہ امت سے بہتر ہین دانا کار

از انجملہ موسی عیسی اگر
کسیکو سمجھکر جو مومن بشر

تمام اپنی امت سے بہتر ہوا
برغبت کرین اختیار انتخاب

سبکو تھا کہ ستر ہو نگا یقین — کہ نکلے منافق وہ مرد گزین

ہا تھا بین نبی ہو نگا ہرگز گمان — منافق ہو تھا اونکا بیان

کہا شہ نے جب ستر کا یہ سنا — کہ موسیٰ نے از روی وحی خدا

یہ چاہا جنہے اپنی دانست مین — بخوبی سمجھتا ہے مومن یقین

لہ تا ساتھ لیجاے وہ طور پر — بحکم خدا و نہ شام و سحر

غرض ہر طرح جملہ افراد سے — تمامی قبائل کے زہاد سے

چنے ابن عمران نے شیر جوان — نہ تھا سقم کا جنپہ ہرگز گمان

مگر عاقبت ہے یہ مشہور عام — کہ وہ سب منافق تھے مومن بنام

خدا نے یہ سب قصہ المختصر — ہے فرمایا قرآن مین بہر خبر

غرض اونکے دل کا ضلال و نفاق — نہ موسیٰ پہ ثابت تھا بالاتفاق

جنہیں نیک کردار سمجھے کلیم — سراپا وہ بدکار نکلے لئیم

پیمبر کے جب منتخب ہوں خراب — پھر اجماع امت کا کیا انتخاب
کہ احوال دلسے کسی کے کبھی — نہیں کوئی آگاہ فی الواقعی
حقیقت بہرحال آئینہ تھی — بند صاحب تصور تو قلعی کھلی
کرے وہ معین امامِ زمان — جو ہو واقف آشکار و نہان
کہا سعد سے شہ نے اے متقی — مباہات سے تھا جو کہتا یہی
کہ ہمراہ اپنے رسولِ خدا — جو بوبکر کو غار میں لے گیا
یہ مدِ نظر تھا کہ مارا نجائے — خلافت مرے بعد تا ہاتھ آئے
مگر تو نے اس افترا کا جواب — دیا کیوں نہ اے سعد اوسکو شتاب
تمھیں کہتے ہو کہ گئے تھے نبی — کہ مدت خلافت کی فی الواقعی
مرے بعد دنیا میں ہے تیس سال — کریگا کم و بیش کم ذوالجلال
عدالت سے تم نے انھیں تیس کی — ہے چار دن خلیفہ پہ تقسیم کی

تمہارے ہی دلمین ہی ظن عجب — کہ چارون خلیفہ تو برحق ہین

تو پھر کیون شب غار مین مصطفیٰ — نہ ہر ایک کو ساتھ لیکر چھپا

نظر اپنے کہنے پہ کر تو سہی — مذمت پیمبر کی ثابت ہوئی

کہ تینون خلیفہ جو باقی رہے — قصور اونکے حق مین نبی نے کئے

سبک جانکر اونکے حق سب گئے — عداوت سے ضائع کئے سب بے

کہا پھر کہ ای سعد نیکو صفات — مخالف جو تیرا یہ کہتا تھا بات

عمر کے ابوبکر کیو اسطے — برغبت تھا اسلام یا جبر سے

نہ کیون سعد تو نے یہ اوس سے کہا — برغبت تھا پر طمع کے ساتھ تھا

جو باطن مین پیروان یہود — طمع اونکو عارض ہوئی بہر سود

یہودون نے حال شہ مرسلان — سب اونسے کیا تھا جو مخفی بیان

یہودونکا صدق اونپہ حالی ہوا — دم بعثت سید الانبیا

بظاہر مسلمان ہوئے اسلئے ۔ کہ ہمکو کہین کی حکومت ملے
مگر فی الحقیقت جو تھے بدنہاد ۔ ہوا دل کا آئینہ ہرگز نہ صاف
حکومت کہین کی نہ جسدم ملی ۔ نہ جوہر نکالے کہ قلعی کھلی
ملے جاکے اشرار سے بیخطر ۔ کیا قصد آزار خیر البشر
ہر گروہ ہمراہ اہل نفاق ۔ جہان پہینکے ڈھلکا کے بالاتفاق
کہ تا انبر شہسوار براق ۔ کرے رم گرین احمد بے نفاق
وہین خالق عالم الغیب کا ۔ ہوا حکم جبرئیل کو جلد جا
بچا شر اعدا سے کر حفظ تو ۔ نہ پہونچائین ایذا کہین زشت خو
یہ سنتے ہی جبرئیل مانند طیر ۔ ہوئے حکم خلاق سے گرم سیر
کہا صاحب الامر نے کرنگاہ ۔ عجب انکا اسلام ہے واہ واہ
یہ دونون ہین مانند طلحہ زبیر ۔ طمع ہے طمع نام ایمان بخیر

[illegible]

اونہوں نے پیے نفعِ دارِ فنا — تھی جسطرحکی بیعتِ مرتضیٰ
میسر نہ جسدم حکومت ہوئی — وہیں پھر گئے نقضِ بیعت ہوئی
خروج و جدل کے ہوئے مرتکب — گئے دین و دنیا سے وہ مضطرب
یہانتک رہا بابِ ارشاد باز — کہ ہمراہ والد پڑھائی نماز
ہوئے صاحب الامر رونق فزا — مین اپنے مکان کو وہانسے چلا
ملا ابنِ اسحاق مابین راہ — پریشان و گریان بحالِ تباہ
کہا مین نے کیا حال ہے اے جوان — سبب آہ و زاری کا کر تو بیان
کہا مین وہ جامہ جو لینے گیا — بہت چھان مارا نہ پایا پتا
وہ ہدیہ جو تھا پاس گم ہو گیا — مین کھویا گیا جب وہ کھو گیا
کہا مین نے ہرگز نہ تو فکر کر — یہ آقا سے جا کر ابھی ذکر کر
گیا ابنِ اسحاق گریان بحال — پھر آیا ہنستا ہوا خوش خصال

پسے آلِ اطہار خیر الانام | زبان جو قفِ ذکر درود و سلام
کہا دیکھ آیا ہون جا جا وہی | تہ پاے اقدس ہے بچھا وہی
اوسی پر ہین مشغول وہ محوِ نماز | قدم سے ضعیفہ ہوئی سرفراز
یہ سنکر کہا مین نے شکر خدا | مگر جب تلک سامرے مین رہا
ہوا حاضرِ بارگاہِ امام | بلا ناغہ ہر وقت ہر صبح و شام
رہا صاحب الامر سے فیضیاب | زیارت مین پائی شرف بیحساب
مگر وقتِ رخصت جو پیشِ حضور | گیا مین معِ احمدی ذیشعور
تھے اور ساتھ میرے دو مردِ کہن | خردمند دیندار قمی وطن
کہا پہلے احمد نے بعد از سلام | کہ مین کیا کہون ابن خیر الانام
یہان تک سفر کوچ نزدیک ہے | جہان میری آنکھون مین تاریک ہے
ہوا اقابت شاق دوری تری | کہان مین کہان پھر حضوری تری

خدا سے یہ ہو مدعا و مرام / کہ تجھ سے ہمیشہ [illegible]

ترے جد امجد پہ شام و سحر / ترے والد ماجد پاک پر

محمد سرور سرور مرسلین / علی ولی شاہ دنیا و دین

تری والدہ پر ترے باپ پر / حسن پر جو ہیں عم والا گہر

جو ہیں بہترین جوانانِ خلد / بہارِ عذارِ خیابانِ خلد

ترے جملہ آباے اطہار پر / امامان اولاد خیر البشر

اسیطرح پھر تجھپہ اے شاہ دین / پسر پر ترے پھر ہمیشہ ہوین

خدا سے طلبگار ہوں میں یہی / رہے اوج پر شانِ رفعت تری

ہمیشہ ترے دشمنوں کو خدا / کرے ذلت و حزن میں مبتلا

مراد دیکھنا یہ ہو آخری / ہو وقت تجھے زیارت تری

جو وسکی زبانی سنا یہ کلام / چھری لگ گئی ایسا روئے امام

ہوئی اشک جاری علی الاتصال
کیا ابن اسحاق سے یہ مقال

مگر بس دعا میں زیادہ طلب
کہ تو اس سفر میں بفرمان رب

کریگا یقیناً جہاں سے سفر
ترا دار رحمت میں ہوگا گذر

مقرر تو مرجائیگا اے سعید
شب قبر ہوگی تجھے روز عید

سنا جب یہ احمد نے انجام کار
ہوا پہلے بیہوش وہ بیقرار

ذرا غشی سے جب افاقہ ہوا
کہا شاہ سے اے مرے مقتدا

برائے خدا بہر خیر الوریٰ
یہی آپ سے ہی مری التجا

سرافراز و ممتاز فرمائیے
کفن مجھکو یا شاہ دلوائیے

وہیں ہاتھ لیجا کے مسند تلے
دئیے اوسکو تیرہ درم شاہ نے

کہا خرچ مت کر کچھ اسکے سوا
سفر میں یہی زاد رہ ہی ترا

مگر تو کفن کا جو طالب ہوا
تجھے وقت پر وہ پہونچ جائیگا

کبھی اجر نیکوں کا رب انام
نہیں کرتا ہی ضائع اے نیکنام

چلے شاہ سے ہوکر رخصت جو سب
رہے تین فرسخ پہ جاوان تب

ہوا تب سے احمد کا تغیر حال
ہوئی یاس تھا امید سہل محال

بلایا اوسے جلد اپنے قرین
جو تھا مرد تقی وہان کا مکین

کہا بعدِ ساعت کہ جاؤ اوٹھو
مجھے اب اکیلا ہی رہنے دو

وہانسے بس اکبار ہم سب اوٹھے
جہان تھی جگہ اپنی اپنی گئے

رہا رات بھر انتظارِ سحر
دمِ صبح کا فوراً آیا نظر

جنابِ حسن عسکری کا غلام
سرو افسردہ سا کافور تمام

کہی آتے ہی یہ ہم سب سے بات
تمھیں صبر دے خالقِ کائنات

کیا ہی جو غم ابنِ اسحاق کا
تمھیں عاقبت اجر دیگا خدا

جو ہیں اوسکو غسل و کفن دے چکا
چلو اوسکے سب دفن کر دو ذرا

کہ تھا خشم موتی میں منظور وہ — یہ کہکر ہوا جلد کافور وہ

اوٹھے ہم عسکر رنج کھاتے ہوئے — کیا دفن احمد کو جاتے ہوئے

سنو طفل اشک غم دھرمی — ازل سے ہے شادی غم توامان

حسن عسکری نے کیا انتقال — ہوا مسند آرا امام زمان

الہی حجاب جدائی اوٹھے — کہاں ہو رہا ہے سلیمان کہاں

محمد بن بابویہ اس مثال — زبانی بوالادیان لکھتے ہیں حال

کہ پیش جناب حسن عسکری — میں رہتا تھا حاضر پئے چاکری

لکھا کرتا تھا خط جو آقا مرا — وہ لے لے کے جاتا تھا میں جا بجا

یہاں تک کہ اک روز پیش امام — گیا حسب عادت مرا ہے سلام

تو دیکھا کہ ہیں اوس مرض میں حضور — کیا جسمیں محنت سے سر امرور

اطاعت میں سرگرم پاکر مجھے — کئی خط مدائن کو لکھکر دئے

کریگا سوے سامرہ اپنا رو

سنے گا مری گھر سے شور و بکا

مجھے غسل دیتے ہین اندوہگین

بھلا ہوگا واقع جو یہ واقعا

زمانے مین پائیگا کسپر قرار

طلب جو کرے ان خطونکی جواب

وہی ہی وہی پیشواے جہان

کوئی دوسری بھی علامت بتا

پڑھے گا مری نعش پہ جو نماز

تشفی بہر طور فرما سکے

کہ ہین تیری ہمیان مین یہ نقد و زر

یہ سن سنکے مین غم سے مر مر گیا
وہ عبرت سی چھائی کہ ڈر ڈر گیا

جو بچھر رعب غالب ہوا اسقدر
نہ کچھ پوچھنے پایا بار دگر

کہ ہمیان وہ کونسی ہی بتا
امامِ زمان دیگا جسکا پتا

چلا دم بخود مین برنج و تعب
دئے نامے اہلِ مدائن کو سب

لئے سب جواب اوُلٹے پاؤن پھرا
ہوا سامرہ مین گذر جب مرا

تو تھا روز ماتم وہی جسب حکم
تحیر مین مین رہگیا صم و بکم

جو وارد ہوا تھا در بارگاہ
سنا گھر سے اک نالہ و شور آہ

در پاک تھا مجمع شیعیان
عزادار مشغول آہ و فغان

وہ جعفر ہی کذاب جسکا لقب
بظاہر غمین باطنًا با طرب

رئیس فارغ البال بالائے در
ہجوم موالی مین تھا جلوہ گر

کہ ہر شیعہ نے کرکے اوسکو سلام
دیئے انتقالِ امامِ انام

اوسے جب برادر کا پرسا دیا
امامت کی بھی تہنیت کی ادا

یہ سنکر کیا مین نے آخر خیال
امامت کا یارب ہوا کیا مآل

امامت کے لایق یہ فاسق نہ تھا
کہ دیکھا ہی مین نے اسے بار ہا

بشغل قمار و بشرب خمر
کٹی ناچ گانے مین شام و سحر

غرض مین بھی نزدیک اوسکے گیا
کیا تعزیت تہنیت کو ادا

ولیکن نہ اوس نے کیا کچھ خطاب
نہ پوچھا نہ مانگے خطو نکے جواب

کہ اتنے مین خادم ہوا اک پدید
شہیر و مسلے باسم عقید

ہوا آکے جعفر سے گرم سخن
کہ چل شہ کو پہنا چلے اب کفن

یہ سنکر مع زمرۂ حاضرین
ہوا داخل خانۂ جعفر وہین

جو پہونچا تو تابوت آیا نظر
کہ تھا اک طرف صحن مین جلوہ گر

اوسے دیکھتے ہی بہت خوش ہوا
بنا آتے ہی آتے خود مقتدا

کیا قصد تکبیر اوّل کہی — کہا بخت نے دلکی دلمین رہی

برآمد ہوا پردے سے ایک طفل — امامت کے لائق عجب نیک طفل

وہ نام خدا گندمی رنگ رو — وہ دندان کشادہ وہ پیچیدہ مو

کہا دوش سے بس دیا کھینچکر — خبردار اے عمو بے خبر

مین اس امر کا ہون سزاوار اب — تو پیچھے کھڑا ہو بصد ادب

یہ سنکر اوزار دہی جعفر سے رنگ — کہ داب امامت سے ہو ہو گئی تنگ

نہ کچھ کہہ سکا وہ نہ کچھ کر سکا — ہوا سرنگون پیچھے ہٹ کر کھڑا

پھر اوس طفل ذیجاہ نے نعش پر — نماز جنازہ پڑھی بے خطر

کیا دفن پھر تربت اک بن گئی — بہ پہلوے قبر علی نقی

ہوئی دفن سے جب فراغت اوسے — کہا مجھ سے ارشاد اب مجھکو دے

جو ہین پاس تیرے خطوں کو جواب — دئے مین نے سب بے تامل شتاب

کیا دل نے میرے یہ وسوسہ بیان | بتاے تھے حضرت نے جو جو نشان

یہ دو سمین دو امر ظاہر ہوئے | یہ اک بات باقی ہے اب دیکھیے

تفکر مین تھا مین بفکر تامل | تو مین باہر آیا تو دیکھا یہ حال

یکایک ہوئی کثرت شیعیان | ہوے اہل قم وارد آستان

مگر سب ہی جو پایا ہو حال امام | ہوئی سنتے ہی انتقال امام

جو پوچھا امامت ہے کسکی ہاتھ | اشارہ کیا سب نے جعفر کے ساتھ

وہ سب تعزیت پہلے لائے بجا | امامت کی پھر تہنیت کی ادا

کہا پھر کہ اے جعفر با خبر | ہے کچھ مال کچھ خط ہیں لیے مگر

بتا پہلے کس کس نے ہیں خط لکھے | وہ سب مال کتنا ہے بتلا تو دے

سنی جبکہ جعفر نے ایسی کڑی | ہوا زرد بس چہرہ جعفری

ندامت سے بولا کہ یہ کیا کہا | مجھے مفت لوگون نے رسوا کیا

کہ مین پوچھتے غیب کی واردات ... سناتا ہون بنتی نہین کوئی بات

گذر اتنے مین اتفاقاً ہوا ... وہان خادم صاحب العصر کا

کیا اوسنے آکر نہان کو عیان ... وہ خط ہی فلان کا وہ خط فلان

وہ ہمیان جسمین زر بے شمار ... ہزار اشرفی لائے ہو سکہ دار

ملمع کی ہے شنبہ اوسمین ہین دس ... سراسر حوالہ کرو مجھکو بس

تو سبنے بلا وقفہ وہ خط و مال ... دیا اوسکو سب بجھ گیا یہ مقال

کہ تو جس کسی کا فرستادہ ہی ... امام زمان اب وہ شہزادہ ہے

بوالادیان یہ کہتا ہی مینے کہا ... کہ اب تیسرا امر بھی کھل گیا

غرض دیکھ سنکر یہ سب ماجرا ... وہانسے وہ کذاب جعفر چلا

خروشان گیا معتمد کے قرین ... جو اوسوقت تھا بادشاہ زمین

سنایا سب احوال فریاد کی ... ہوا خوب برہم وہ سلطان بھی

گئی خادموں کو معین کیا   امام زمان کا تجسس رہا
مگر اتفاقات سے پھنسگئی   کنیز جناب حسن عسکری
کہ جس صاف طینت کا صیقل تھا نام   دل آئینہ روے حب امام
کہا معتمد نے یہ کرکے طلب   بتا ہے کہان صاحب الامر اب
کیا اوسنے انکار اظہار سے   مگر حفظ خان حزین کیلئے
پیے رفع ظن و زبان ضرر   کہا کچھ تو قہر الٰہی سے ڈر
مری قتل کا تو نکر حوصلہ   کہ ہون اپنے آقا سے مین حاملہ
کہا معتمد نے یہ سب کہ ہان   ہے ابن شوارب جو قاضی یہان
وہان لیکے جاؤ کہو بے خطر   اسے بعد وضع جنین قتل کر
بجالاے یہ حکم سب تابعین   ہوئی قید قاضی کے گھر وہ حزین
وہ یحیی کا فرزند عبد اللہ ایک   جو تھا معتمد شہ کا دستور نیک

که تھا معتمد کا بڑا معتمد
سفر کر گیا سو سے دار ابد

پھر اتنے مین بصرہ مین سلطان زنگ
ہوا فوج آرا پئے عزم جنگ

سنا اوسکو جسدم وہان مستعد
ہوا دست پاچہ یہان معتمد

زبردست وہ تھا تو یہ زیر دست
کہ تھا نشۂ بادۂ زر سے مست

نہ بن آئی تدبیر آیا وبال
پھری اوسکی تقدیر چھایا زوال

ہوا ہوگئے ہوش سبکے تمام
گئی اپنے گھر وہ کنیز امام

روایت یہ پھر شیخ طوسی سے ہے
رشید خردمند فرخندہ پے

بیان مجھ سے کرتا تھا انجام کار
مجھے اور دو شخصونکو اکبار

بلا کر خلیفہ نے فرمان دیا
تم اصطبل سے دو دو لو یابو

چڑھو ایک پر ایک کوتل رہے
ہوا پا دیائی مین بیدل رہے

بہ تعجیل ہو سامرہ کو روان
فلانے محلے مین ہے اک مکان

وہ درگاہِ حضرت حسن عسکری ۔ تھا اون نشانی سمجھو دوسری

درِ پاک پر اک غلام سیاہ ۔ ہو دربانِ درگاہ گردون پناہ

چلو پیر جس وقت پہونچو وہان ۔ تو اندر چلے جاؤ بیخوف جان

جسے گھر مین جاتی ہوے پاؤ تم ۔ کہے واسطے اوسکا سر لاؤ تم

تو ہم تینون فوراً بجا لاے کام ۔ گئے جانب سامرہ تیز گام

غلام سیہ ایک در پر ملا ۔ کہ گھر بند تھا تھا بیٹھا ہوا

کیا ہم نے جاتے ہی اوس سے سوال ۔ کہ ہے کون گھر مین بتا جلد حال

کہا صاحب خانہ ہوگا یہان ۔ ہو اللہ تب سمجھ کچھ وہ جوان

یہ کہہ سنکے ہم گھر مین داخل ہوے ۔ کہین کچھ کسی پر نہ مائل ہوے

جو آگے بڑھے ہمکو آئی نظر ۔ عجب بارگاہ پسندیدہ تر

زمین نور کی ایسی دیکھی نہ تھی ۔ کہے جسکو عرش علا عرش بھی

عجب اک سراپردۂ نور تھا ۔ وہ اک پردۂ دیدۂ حور تھا
کہ گاہے کسی نے بچشم خیال ۔ جہاں میں نہ دیکھا ہو اسکی مثال
سراپا مرصع جواہر نگار ۔ کواکب سے جیسے فلک نور بار
جدھر رخ کیا باب حیرت کھلا ۔ نہ تھا گھر میں کچھ غیر نام خدا
در خاص تک لیگئی سرکشی ۔ جو پردہ اوٹھا تو حقیقت کھلی
کہ اک بحر حیرت میں غواص ہوش ۔ کہ اک بحر ذخار کرتا تھا جوش
جو کی حجرے کی منتہا پر نگاہ ۔ ہوئی عقل حیران کار اللہ
سر آب بچھا ہوا بوریا ۔ کھڑا اوسپہ اک عابد بے ریا
شہ دین و دنیا و دانائے راز ۔ حضوری سے مشغول صرف نماز
بڑھا ہم میں سے ایک ناآشنا ۔ ہوا داخل حجرۂ پر ضیا
بہت ڈوبا اوچھلا جو جانے لگا ۔ قدم رکھتے ہی غوطے کھانے لگا

عجب تہلکے مین پڑا ہمنجھر
مرے ہاتھہ ہاتھہ اوسکا آیا نگر

رفیقِ دوم بھی یہ ناگاہ پھر
ہوا داخلِ حجرۂ شاہ پھر

اوسیطرح بے دست و پا ہو گیا
گرفتارِ موجِ بلا ہو گیا

اوسیطرح پھر ہاتھہ ہاتھہ آ گیا
بچا ڈوبتے ڈوبتے مبتلا

ادھر ہم پریشان بحالِ تباہ
اودھر مطمئن شاہِ گیتی پناہ

تھکے جب کہ ہم فکر و تدبیر سے
ہوی معترف اپنی تقصیر سے

ہوے عذر خواہی مین رطب اللسان
کہا اے خدیوِ زمین و زمان

نہ تھا ہمکو معلوم انجامِ کار
حقیقت سے آگہ نہ تھے زینہار

نہ حضرت کو ہرگز تھے پہچانتے
خدا جانتا ہے نہ تھے جانتے

کہ جاتے ہین بیساختہ کسکے پاس
سراپا خطا ہی ادب بے ہراس

پشیمان و نادم ہین پرتی ہین ہم
شہنشاہِ دین توبہ کرتے ہین ہم

بہت تمنے باتین بنائین مگر | کسیطرح وہ سید بحر و بر
سرِ مو نہ تمسے مخاطب ہوا | رہا دلسے مشغول ذکرِ خدا
کیا پہلے ہم سب نے ملکر خروش | ہوے رعب مین آکر آخر خموش
نہ ہیبت سے باقی رہا دم مین دم | بمشکل کیا ہوش کیطرح رم
خلیفہ کے پاس آے طے کرکے راہ | کہ تھا چشم بر راہ وہ روسیاہ
جو دیکھا سنا تھا بیان سب کیا | کہا اوسنے اب یہ بتاؤ ذرا
کسی آدمی سے یہانتک کہین | ہوئی تھی ملاقات بھی یا نہین
جو دیکھا ہے تمنے کہین کچھ کہا | وہ بولے کہ اتبک نہین کچھ کہا
خلیفہ یہ بولا کہ ہرگز کبھی | زبان تک نہ آئے کوئی حرف بھی
خبردار کرنا تم اخفاے راز | اگر ہو گیا کچھ بھی افشاے راز
نہ تم سب بچوگے کہین زینہار | کرونگا تمھین قتل انجام کار

غرض جب تلک شاہ زندہ رہا — نہ کر سکتے تھے ہم بیان ماجرا
کلینی مین راوی ہین لکھ گئے — کہ عباسون کے سپہدار سے
سنا مین نے اک شخص سیما تھا نام — خلیفہ کے بندو نمین تھا جو غلام
حسن عسکری سرّ رازش و جان — پھانسے گئے جبکہ سوئے جنان
وہ آیا درِ خانۂ شاہ پر — گرایا درِ پاک کو توڑ کر
امامِ زمان حجتِ کردگار — خدیوِ جہان صاحبِ اختیار
یکایک نظر آئے اس شان سے — کہ تھے ہاتھ مین اک تبرزین لئے
یہ فرمایا سیما سے کیون اے شریر — ہوا کسلئے میرے درپے شریر
لرزنے لگا رنگ رخ اوڑ گیا — کہا مین تو واللہ واقف نہ تھا
یہ کذاب جعفر کہتے افترے — کہ اب آپ کے والدِ پاک سے
نہین کوئی فرزند باقی رہا — مین جاتا ہون یہ گھر ہی گھر آپکا

یہ کہکر ہوا اپنے گھر کو روان ۔ علی ابن قیس اب یہ کرتا بیان
سر راہ اک روز مجھکو کہین ۔ ملا خادم شاہ دنیا و دین
کہا اوس سے تحقیق یہ ماجرا ۔ کہا سنتے ہی مجھ سے کس نے کہا
کہا اک خلیفہ کا تھا لشکری ۔ یہ روداد سب مین نے اوس سے سنی
اوسی نے یہ مجھسے کہی سرگذشت ۔ کہا واقعی ہے یہی سرگذشت
حقیقت سے آگہ ہین دیوار و در ۔ کہ مخفی نہین رہتی کوئی خبر

سنو مین علامات رجعت لکھون ۔ سراپا جہاد و تنسے لڑجائی جان
زمانے مین جب تک ہو مدنظر ۔ تماشاے عہد امام زمان
حدیث مفضل سے ہو باغ باغ ۔ دماغ سبک روحی داستان

بصائر مین ابن سلیمان حسن ۔ یہ تصریح و تفصیل ہے حرف حرف
کہ گویا ہوا راوی معتبر ۔ جناب مفضل عمر کا پسر

گیا ایکدن مین حضورِ امام — ملے مجکو صادق علیہ السلام
کہا مین نے حضرت سے فرمایئے — مجھے رازِ مخفی یہ بتلایئے
کہ وہ قائمِ آلِ خیر الانام — جو ہے دورۂ آخرین کا امام
کہ سب لوگ ہین جسکے امیدوار — بہت جسکے آنیکا ہے انتظار
وہ مہدیِ دین ہادیِ انس و جان — جو ہے صاحب العصر آخر زمان
کریگا وہ کب بعدِ غیبت ظہور — کوئی وقت ہوگا معین ضرور
تو مجھسے یہ گویا ہوئے شاہِ دین — کہ زنہار تعیین ممکن نہین
خدا نے کبھی از پئے امتحان — نہ فرمایا وقتِ معین بیان
وقوعِ قیامت مین جو آیتین — بیان کی ہین خالق نے قرآن مین
ظہور اوسکا ہے سب پہ ظاہر تمام — ولیکن نہ مانے مین جو مردِ خام
معین کرے وقت اوسکا ذرا — شریکِ خدا ہے تو مشرک ہوا

مفضل نے سنکر کہا اے حضور ۔۔۔ مفصل کچھ تو حالِ شروعِ ظہور

کہ کسطرح یہ ہوگا ظاہر کہاں ۔۔۔ زمانے میں پہلے امامِ زماں

کہا شاہ نے دفعتًہ سب یہ خبر ۔۔۔ نمودار ہوگا وہ رشکِ قمر

فلک سے منادی بجدِ ادب ۔۔۔ بتا دیگا سب نام کنیت نسب

خلایق پہ اتمام حجت کرے ۔۔۔ وہ حجت کہ ہمنے خدا کے لئے

ہر اک طرح کی لازم و اختیار ۔۔۔ مفصل شرع چلے آشکار

جو حالات تھے سب بیاں کر دے ۔۔۔ علاماتِ رجعت عیاں کر دے

کیا نام و کنیت کا اکثر بیاں ۔۔۔ بیسانِ جناب شہ مرسلاں

کوئی شخص تا یہ نہ گا ہے کہے ۔۔۔ کہ نام و نسب ہم نہ تھے جانتے

خدا سب پہ حضرت کو غالب کرے ۔۔۔ مثال اسکی ثابت ہے قرآن سے

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ

کہ آئے محمد باٰئین حق ‎ ‎ مسلط ہو تو سب پہ بادین حق

وہ سب گو کہ مشرک ہون روئے زمین ‎ ‎ کراہت لئے بیٹھے رہو تو یقین

خداوند عالم کی دیکھو کتاب ‎ ‎ کیا دوسری آئے مین پھر خطاب

قاتلوهم حتی لا تکون فتنة ویکون الدین کله لله

کہ یعنی کرو جہد و کوشش مدام ‎ ‎ پئے قتل اعدا کرو اہتمام

نہ تا فتنہ و کفر باقی رہے ‎ ‎ کہ ہو دین بالکل خدا کیلئے

کہا شاہ نے پھر خدا کی قسم ‎ ‎ جو غیبت سے رکھیگا باہر قدم

کریگا وہ ہر دین و مذہب سے دور ‎ ‎ ہر اک طرح سے اختلاف و فتور

رہے دین حق ساری عالم مین ایک ‎ ‎ ہونیگے مین ہر نہ بد مین ہو نیک

زمین مذہب حق سے معمور ہو ‎ ‎ نفاق جہان سے یکقلم دور ہو

بجز دین حق پھر نبی رسول ‎ ‎ نہ دین اور کوئی کریگا قبول

یہ قرآن سے ہمکو ثابت ہوا | کہ فرماتا ہی اسطرح سے خدا

وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ

کہ یعنی اگر کوئی غفلت شعار | کری غیر اسلام دین اختیار

ذلیل اور مردود ہوگا وہ فضول | نہ ہوگا دین اوسکا وہ ہرگز قبول

خطاوار وہ ہی جو قاصر ہے | بروز قیامت وہ خاسر ہے

یہ پوچھا مفضل نے پھر یا امام | کہ غیبت میں وہ شاہ معجز کلام

شب و روز کس سے کریگا خطاب | وہاں کون اوس شہ کو دیگا جواب

وہ بولے فرشتے کرینگے کلام | دیا مومن جن و انسان تمام

جو ہیں نائب و معتمد آپ کے | سنینگے وہ سب امر و نہی آپ کے

کہ پہونچائیں تا شیعوں کو جابجا | یہی امر یہ نہی ہی مطلق

کہا پھر مفضل خدا کی قسم — ہم اوس وقت گویا ملا بیش وکم

اوسی خاتم الاوصیا کو ہین — مگر دیکھتے ہین بچشم یقین

کہ بر در جناب رسول امین — ہے زیبندۂ دوش شاہ مبین

جو سر پر عمامہ ہے زرد آپ کے — تو نعلین احمد ہین پہنے ہوئے

وہی دست اطہر مین ہے جلوہ گر — عصا ہے کف پاک خیر البشر

لئے ہین جلو مین کئی بکریان — ہے ہوتا کسی اجنبی پر عیان

غرض ان نشانون سے شاہ زمن — جو کعبے مین ہوجاے جلوہ فگن

وہان آکر اتنا کرے وہ قیام — کہ تا رات ہو سوئین ہر خاص و عام

تو جبرئیل و میکال پھر اوسطرف — صفوف ملایک لئے صف بصف

کرین اوسپہ حکم خدا سے نزول — کہے بڑھ کے جبرئیل مجرا قبول

کہ آقا مری ہے تری بات بات — پسندیدۂ خالق کائنات

ترا حکم جاری ہے شام و سحر — زمانے مین ہر کل پہ ہر جزو پر
امامِ زمان اس حکایت کو سنا — پھر آئیگا یہ مبارک یہ ہاتھ
کہینگے کہ لازم ہے شکرِ خدا — کیا اوسنے وعدہ ہمارا وفا
زمینِ بہشت ہے یہ کو ہمین — سراسر دیا ملک و میراث مین
جہان دلمین آئے کرین تا قیام — زمین و زمان مین ہم اپنا قیام
پئے مردم و دوستدارِ خدا — زمین نیک ہے مرد کار خدا
یہ ارشاد فرماکے پھر وہ امام — کھڑا ہو گئے پائینِ رکن و مقام
کہ جس جا پہ ہے سنگ اسود عیان — مقامِ خلیلِ خدا ہے جہان
با آواز ارشاد فرمائے گا — کہ اے زمرۂ شیعیان مرحبا
سنو او دیکھو تم سب کو اللہ نے — کیا خلق دنیا مین میرے لیے
ذخیرہ کیا پیش از ظہور — کرو تم اعانت مری با سرور

جو اشخاص جس جا ہون جس کام مین ‏ ‏ ‏ ‏ وہ اکبار کہنا یہ ابر سنین

سراپا ہون تجسس مین غرق ‏ ‏ ‏ ‏ بیک طرفۃ العین مانند برق

مشرف ہون پا بین رکن و مقام ‏ ‏ ‏ ‏ امام زمانہ سے با احترام

بامرِ خدا پھر یکایک وہان ‏ ‏ ‏ ‏ زمین سے ہو اک سوے آسمان

عجب شان سے تا فلک ہو بلند ‏ ‏ ‏ ‏ ضیا بار شمس و قمر سے دو چند

جہانمین جہان تک وہ نزد زمین ‏ ‏ ‏ ‏ قیام اپنا رکھتے ہون سب مومنین

سب اپنے گھر دیکھین یکبار گی ‏ ‏ ‏ ‏ نگہ پھر کے دیکھین وہ سب روشنی

پر انوار دیکھین جو دیوار و در ‏ ‏ ‏ ‏ فرحناک ہون پر نہو کچھ خبر

کہ سمجھین نہ زنہار اسبابِ نور ‏ ‏ ‏ ‏ نہ ہرگز کرین وہ گمانِ ظہور

یہانتک کہ ہو صبح صادق عیان ‏ ‏ ‏ ‏ تو فوراً الٹی زمین و زمان

وہ مردانِ مقبولِ پروردگار ‏ ‏ ‏ ‏ جو سب سیصد و سیزدہ ہون شمار

حضوری مین حاضر ہون سب شاد و شاد ۔ بصد شوق مشتاق حکم جہاد
امامِ زمان شاہ گیتی پناہ ۔ کرے کعبہ پاک کو تکیہ گاہ
یکایک کرے دست اوپر بلند ۔ عجب نور عالم مین ہو سر بلند
کہ پہلے فزون دست موسیٰ سے تھی ۔ پھر چار سو دفعتہ روشنی
کرے پھر یہ ارشاد ہر ایک سے ۔ جو اس ہاتھ پر آ کے بیعت کرے
تو کی اوس نے بیعت خوشا مرحبا ۔ خدا سے بصدق و صفا مرحبا
یہ سنکر جو مشتاق سبقت کرے ۔ بڑھے چوم لے ہاتھ بیعت کرے
سبھی پیر و سید حق طلب ۔ وہ جبرئیل ہوگا سراپا ادب
کرین سب ملک پھر بچشم قبول ۔ شرف بیعتون کی سراسر حصول
بحیبان جن پھر سب آ کر وہان ۔ کرین بیعتِ داورِ انس و جان
کرین بیعتین پھر نقیبانِ شہ ۔ وہ ہین سب بشر سیصد و سیزدہ

کہیں اہل مکہ یہ باہم مگر
الٰہی ہے کون اجنبی یہ بشر

کہ اطراف کعبہ میں ظاہر ہوا
رفاقت میں ہر شخص حاضر ہوا

رفیق اوسکے ہیں کون کیا جانئے
وہ تدبیر ہو جس سے پہچانئے

کرین سنکے بعضے صدا یون بلند
کہ ہے یہ وہی صاحب گوسفند

کہیں پھر بہم کوئی ہم میں بھلا
اتنا سا بھی ہے اوسکے اصحاب کا

پکاریں بعضے یہ سنتے ہوئے
کہ ہم آٹھ شخصونکو ہیں جانتے

مدینے کے چار اور مکے کے چار
ہے نام و نسب اونکا سب آشکار

یہ بیعت ہوا سو وقت واقع وہان
ہو خورشید جس وقت طالع وہان

بلندی پہ جب آئے مہر فلک
سنیں مومنین جہان یک بیک

کہ پیش رخ قرص مہر منیر
منادی کرے اک ندا سے کبیر

سنو اہل گردون و غبرا تمام
یہ ہے مہدی آل خیر الانام

حسن عسکری ہے جو ابن علی — علی جو ہے ابن محمد التقی

اسیطرح پھر سب ائمہ کے نام — وہ لے تا علی علیہ السلام

کہے پھر اسی کے وصیتیں — جو حاصل ہو خط ہدایت تمھیں

خلاف اطاعت نکرنا کبھی — کہ مردود کر دیگی سرگشتگی

غرض اس ندا پر ملک ایکبار — کہیں پہلے لبیک بے اختیار

پھر اگلے پہچان کے مومنین — پہ دعوت کہیں سب اجابت قرین

وہ سب سیصد و سیزدہ پھر خواص — امام زماں کے نقیبان خاص

کہیں ہاں بگوش یقین سب سنا — اطاعت پہل ہمنے کی با خدا

پہنچ جائے گھر بیٹھے ہر ایک جا — جو ہیں صاحب ہوش کو یہ صدا

تو اکبار فی الفور سب خاص و عام — کریں قصد سوئے امام انام

ہر اک شہر و دریا و صحرا سے سب — رواں ہو خلایق بپائے طلب

مگر راہ مین ہوے وہ جویای حق
کہ ظاہر ہو مغرب سی رنگِ شفق

جو پہنچے قریبِ غروبِ آفتاب
تو چلاے ابلیس خانہ خراب

تمھارے خدا نے کیا اب ورود
ہی وادیٔ الیاس جاے فرود

کرو اوس سے تم چلکے بیعت وہین
کہ تا ہاتھ آئے ہدایت کہین

نہ زنہار پھر کوئی گمراہ ہو
نہ غافل کوئی کار آگاہ ہو

ملایک اجنہ نقیبانِ شاہ
یہ سنتے ہی گویا ہوں کیون روسیاہ

سنی ہمنے تیری صدا ایس خموش
یہ گندم نمائی نہ کر جو فروش

نکر ہمسے عیاریان
نکر ہمسے مکاریان

تجھے ہم بخوبی ہین پہچانتے
جو کہتا ہی تو وہ بھی ہین جانتے

خدا جسکو کہتا ہی تو ای لعین
وہ فرزند عثمان کا ہی لعین

وہ ملعون ہی سفیانی بیحیا
یزیدی نسب ہے سگِ خود نما

دو بارہ سنین جب یہ اہل ستم — یکایک اوسی سمت کر جائین ہم
ادھر وہ خلیل خدائے جلیل — باعزاز دن بھر بسان خلیل
کئے تکیہ کعبے کی دیوار پہ — کہے ہان جو چاہے کرے اب نظر
سوے آدمؑ و شیثؑ یا نوحؑ و سام — خلیل و ذبیح علیہ السلام
سوے موسے و یوشعؑ نامدار — مسیحا و شمعون ذی افتخار
مجھے دیکھلے خوب وہ حق طلب — کہ ہین مجھ مین علم وکمال انکے سب
اگر کوئی چاہے کہ دیکھے ابھی — بسوے محمدؐ بسوے علیؑ
حسنؑ کی حسینؑ حزین کیطرف — تمامی امامانِ دین کیطرف
نظر میری جانب کرے وہ بشر — سوالات مجھسے کرے بیخطر
کہ ہے علم سبکا مجھے بالیقین — خدا کی قسم ہون مین حبل المتین
نہ دیکھی تھی جو مصلحت وقت کی — خبر اون بزرگون نے سبکو نہ دی

سب اخبار مین تمپہ ظاہر کرون　　سر اک راز سے تمکو ماہر کرون
اگر ہو تمھین آج مد نظر　　سماوی کتابین پڑہون سر بسر
یہ فرما کے پھر وہ امام ہدا　　صحیفہ پڑہے آدم و شیث کا
کہی امت آدم و شیث سب　　کہ واللہ باللہ اے حق طلب
یہی ہے ہماری یہی ہے کتاب　　نہین دخل تغیر اسمین جناب
سنین بلکہ گانے نہ تھین اسقدر　　سنائین ہمین آپ نے جسقدر
صحیفہ پڑہین نوح کا پھر جناب　　خلیل خدا کی پڑہین پھر کتاب
پھر انجیل و توریت پڑہکر حضور　　پڑہین لحن داؤد مین سب زبور
ہر امت کے عالم سنین جب تمام　　کہین اب تمھین ہمکو جانی کلام
کتابین یہ جسطرح نازل ہوئین　　اوسیطرح اب آپسے سب سنین
ہوئی تھین جو ہمکو فراموش کبھی　　نہ پہنچی تھین یا اتنی ہمکو کبھی

پڑہین سب حضرت نے ہمنے سنین ۔ سنین ہمنے حضرت نے ارشاد کین

پڑھین پھر جناب امام ہدے ۔ یہ قرآن جس طرح نازل ہوا

نہ تبدیل و تغییر ہو بہر نام ۔ ہوی بعد ختم الرسل جیسے کلام

ہو خدمتین جا صر پہر اک مرد پیر ۔ عجب شکل و صورت مسمی بشیر

ہو منہ جانب پشت و سکا پہر ۔ کہے شاہ سے یا امام ہدا

مجھے اک فرشتے نے بھیجا یہان ۔ کرون سرگذشت اپنی کچہ بیان

یہ سنکر کرین اوس سے حضرت سوال ۔ کہ تو اپنا اور اپنے بہائیکا حال

بہ تفصیل لوگون سے کہہ کر ملا ۔ کہے وہ کہ مین اور بہائی مرا

تھے سفیان کے لشکر مین دونون بہم ۔ شب و روز مصروف جور و ستم

جہان ہم گئے کر دیا سب خراب ۔ جہان مین نہو گا ہمارا جواب

دمشق اور بغداد سرتا بسر ۔ مع کوفہ غارت کیا بے خطر

مدینے مین جا کر کیا قتل عام — گئے توڑ کر چور منبر تمام
ہماری سواری کی سب جانور — بندھے مسجد نبی مین میانِ سفر
نہ تعظیم و تکریم باقی رہی — خر و اشتر و اسپ نے لید کی
مدینے مین جب کر چکے لوٹ مار — تو کعبے کی جانب بڑھے راہوار
پئے قتل عام و پئے گیر و دار — تمام اہل لشکر تھے سی صد ہزار
حوالی یثرب مین ہے اک مقام — مگر اوسکا صحراے بیدا ہے نام
وہان اوترے پچھلے کو جب بے گزند — صدا آسمان سے ہوئی یہ بلند
کہ اے دشت بیدا انھین تو ابھی — نگلجا کہ مقہور ہین یہ شقی
زمین شق ہوئی دفعتہً سر بسر — سب اسباب سب فوج سب جانور
ہوئے داخل قعر قہر خدا — نہ روے زمین پر نشان تک رہا
مگر ایک مین ایک بھائی مرا — کہون کیا کہ بس مرتے مرتے بچا

ملک ایک آیا ہمارے قریب
پھری اپنی تقدیر پلٹے نصیب

پھر آیا سو پشت اے دین پناہ
بیکبار ہم دونو نکلے منہ کو آہ

ہیں حسن شکل و صورتین ہم ن یار یاب
کہوں کیا کہ خود دیکھتے ہیں جناب

ہوا میرے بھائی سے گویا ملک
کہا اے نذیر اب تو سفیان تلک

میانِ دمشق اوسکو دی یہ خبر
کہ مہدی آلِ محمد سے ڈر

کیا اب زمانے میں اوسنے ظہور
ہوا انوار ایمان کا پھر اب ضرور

خبر یہ اوسے جلد دیجا ابھی
کہ بیدا نی لشکر کو نکلا ابھی

لگا مجھسے کہنے سروش خبر
یہاں سے روانہ ہو تو اے بشر

ملاقات کر حجت حق سے جا
کہ مکے میں ہے اب وہ رونق فزا

نوید ہلاکِ ستم پیشگان
شہِ دین سے کر ہو بہو تو بیان

پئے عفو جرم و خطا توبہ کر
کہ ہے رحم حضرت کو مد نظر

یہ سنکر شہنشاہ ملک نجات — جو دست مبارک بصد التفات
پھر آئین رخ مسح تواب پر — تو ہو صورت اولین جلوہ گر
بصد شوق بیعت جو کرنا بشیر — تو رہنا شریک سپاہ امیر
مفضل نے جب یہ مفصل سنا — کہا یہ تو ارشاد ہو اب ذرا
کہ انسان و جن و ملک سے امام — بظاہر ملینگے کرینگے کلام
کہا اے مفضل خدا کی قسم — ملاقات اکثر کرینگے بہم
کوئی جسطرح زندہ احباب سے — مجالس مین مصروف صحبت رہے
کرین انسے وہ بھی بڑا اختلاط — بڑھی رفتہ رفتہ بہم ارتباط
کہا پھر کہ اے سید انس و جان — یہ سب ہونگے ہمراہ شاہ زمان
کہا ہان یہ واللہ سب لا کلام — مع قائم آل خیر الانام
یہ سب ملکے کعبے سے ہجرت کرین — نجف اور کوفیکے میدان مین

ملایک بھی حضرت کی انصار یار
سب اُسوقت ہونگے چہل شش ہزار

نبی جان ہونگے چہل شش ہزار
لکھا شش ہزار ایکنے بیشمار

یہ سب ملکے عازم ہوں سوے جہان
خدا فتح دے انکو جائین جہان

مفضل نے پھر عرض شہ سے کیا
کرے وہ سلوک اہل مکہ سے کیا

کرے بند پھر دین کی دعوت کرے
تو دعوت کی ہر اک اطاعت کرے

تو چنکر پھر اک شخصکو آل سے
کرے حاکم وقت اونکے لئے

کہا پھر مفضل نے فرمائے
کریگا وہ کیا خانۂ کعبہ سے

کہا منہدم کرکے یہ سب بنا
بنائیگا کعبے کو بالکل نیا

بسان بنائے ذبیح و خلیل
رفیع و متین و عظیم و جلیل

عراق عرب تا عراق عجم
ہر اقلیم سے سب بنائے ستم

کرے سر بسر وہ تباہ و خراب
بنائے نئے سر سے سب لاجواب

یہ مسجد بھی کوفہ کی ڈھا کر بنا ے — اساس قدیمی پہ پھر اسکو لاے
کرے منہدم قصر بھی کوفہ کا — کہ جسنے بنایا وہ ملعون تھا
جو پوچھا کہ کیے ہین ہوگا مکین — کہا شاہ نے رکھہ کے وہ جانشین
جو بیٹھے ہین مکہ ہو رونق فزا — یہان بعد اوسکے بجور و جفا
کرین قتل اوس جانشین کو لعین — تو پھر راہ سے وہ پھر آے نہین
دوبارہ جو مکے مین وارد ہو شاہ — تمام اہل مکہ بحال تباہ
ندامت زدہ سر نگون بیحواس — حضور یمین حاضر ہون با صد ہراس
کہین توبہ ہی اے شہ دوسرا — خدارا بحل ہو ہماری خطا
کرین آپ توبہ ہماری قبول — خطا عفو ہو اور زاری قبول
یہ سن سنکے آخر امام ہمام — کرینپہ پہلے پند و نصیحت تمام
عقوبات عقبے دکھاے اونھین — عذاب خدا سے ڈراے اونھین

پھر اک شخص کو اہل مکہ ہی سے پئے ختم حجت مسلط کرے
روانہ ہو جب کرکے یہ بند و بست کرین قتل حاکم کو پھر خود پرست
یہان اپنے ہمراہیون سے امام نقیبونکو انصار جن کو تمام
اوسیدم روانہ کرے مکے کو کہ جاکر کہین جسکو منظور ہو
کرے توبہ ایمان لائے ابھی امان قتل ہونے سے پائے ابھی
نہ لائیگا ایمان جو بدشیم کرین گے اوسے آج چورنگ ہم
عجب ہی کہ ایمان نہ لائے مگر یہ سنکر بھی سو سو مین اک اک بشر
نہ نکلے وہان بلکہ دس سو مین ایک کبھی نام کو مومن و مرد نیک
کہا پھر مفضل نے فرمائے مکان حجتِ حق کا بتلائے
کہین ہوگا آقا کہان ع مدام کہان مومنین جمع ہونگے مدام
کہا پائے تختِ امامِ زمان ع اسی شہر کوفہ مین ہوگا عیان

سپے مجلس محکمہ واقعی ۔ یہی مسجد کوفہ ہوگی یہی
تو پھر واسطے جمع اموال کے ۔ غنائم کی تقسیم کیواسطے
مقرر کریگا ہمارا وصی ۔ یہی مسجد سہلہ بیشک یہی
پئے خلوت خاص بیت الشرف ۔ مقرر کریگا مقام نجف
کہا پھر مفضل نے سب مومنین ۔ اسی کوفہ مین ہونگے دائم مکین
کہا شاہ نے ہان خدا کی قسم ۔ نہ ہوگا کوئی مومن محترم
مگر ہوگا کوفے مین جا کر مکین ۔ و یا گرد کوفے کے ساکن کہین
سوے کوفہ یا اونکا مائل ہو دل ۔ کہ رہنے وہین چلکے اب متصل
بکی کوفہ مین جا بلا اشتباہ ۔ کہ جتنے مین اک بز کی ہو چرانگاہ
یہ دو الف درہم بلا قال و قیل ۔ بس آباد ہو چار و پنجاہ میل
کہ ہوتی ہین اٹھارہ فرسخ پہ میل ۔ بڑا شہر بس جا طول و طویل

مکانات کوفے کی حد و زمین ۔ حدِ کربلا سے بہت ہو قرین
خداوندِ عالم بہ عز و بجاہ ۔ کرے کربلا کو مقام پناہ
ملک اور سب مجمعِ مومنان ۔ کریں آمد و شد ہمیشہ وہان
کرے کربلا کو عطا ذو الجلال ۔ عجب رفعت قدر و شان کمال
یہان تک کہ دریائے رحمت کو جوش ۔ اگر دفعتہً مومن سر فروش
دعا مین ہو سائل تو پروردگار ۔ کرے مغفرت ایسی دنیا ہزار
یہ فرما کر اک آہ بھر کر کہا ۔ زمینون نے باہم تفاخر کیا
تو کعبے نے بھی اس پہ کہین ۔ تفاخر کیا کربلا پر کہین
کہا حق نے اے کعبہ خاموش بس ۔ نکر فخر کی کربلا پر ہوس
یہ بقعہ ہے وہ بقعہ تا ابد ۔ یہان نخلۂ پاک سے ایکبار
علانیہ انی انا اللہ کا ۔ کلیم ابن عمران نے نعرہ سنا

یہ ہے وہ زمین مفتخر آسمان کہ مریم کو ہمنے جگہ دی جہان
ہر سبط خیر الوریٰ کو یہان شہادت کی ہونی یہ دہویا جہان
خدا نے جو عیسیٰ کو پیدا کیا یہین غسل مریم نے اونکو دیا
کیا غسل مریم نے خود بھی وہین یہ بقعہ ہی یعقوب نے بہتر کہین
یہین سے عروج حبیب خدا شب وصل معراج واقع ہوا
بہت خیر و رحمت مفضل وہان رہیگی مہیا یئے شیعیان
یہان تک رہی خیر و برکت دوام کہ ظاہر ہو قایم علیہ السلام
مفضل نے پھر عرض کی مین فدا امام ہو اے خاتم الاوصیا
وہانسے ہو رونق فزا پھر کدہر کیا جانب شہر خیر البشر
جو پہنچے مدینے مین شاہ غیور عجائب غرائب ہون ظاہر امور
بہت ہی فرحت و شادی مومنان گرفتار ذلت ہون کافر وہان

کہا وہ عجایب غرائب ہین کیا   گیا قرب قبر رسولِ خدا

جو پہنچے کرے خلق سے وہ خطاب   یہی ہی مزارِ رسالت مآب

مرے جد اطہر کی یہ قبر ہی   خدا کے پیمبر کی یہ قبر ہی

کہین سنکے حضار ہان ہے امام   یہی ہی یہی قبر خیر الانام

کہے قائم آل پھر خلق سے   یہان اور یہ کون دو ہین گڑھے

کہین سب یہ اوسکے مصاحب ہین دو   بڑے اوسکے دلسوز نائب ہین دو

یہ دونون ہین دو عورتونکے پدر   وہ دونون ہین ہمخواب خیر البشر

ابوبکر ہی اک عمر دوسرا   یہ قبرین ہین اونکی شہ دوسرا

غرض سنکے مخلوق سے یہ سخن   کہے مصلحت پھر امامِ زمن

کہے پھر یہ سب سے بتاؤ مجھے   عمر اور ابوبکر یہ کون تھے

کہ منجملۂ مردمانِ جہان   گیا خاص کیون دفن انکو یہان

بھلا تو بتلاؤ ہمکو ذرا | یہان اور بھی کوئی مدفون ہوا
کہین وہ کہ اے شاہ جن و ملک | نہین کوئی مدفون ہوا آجتک
کیا دفن انکو یہان اس لئے | کہ دونون خسر یہ پیمبر کے تھے
کہین شاہ دین تم مین اب بھلا | کوئی انکو دیکھے تو پہچانیگا
کہین سب بلا ریب پہچانینگے | نہین اب بھی ہم اونکے اوصاف سے
کہا پھر کہ ایشاہ یان ہے کوئی | کہ رکھتا ہو شک دفن مین واقعی
کہین سب نہین حجت حق نہین | ہمین شک نہین دفن مین وہ نہین
غرض بعد پھر تین دن کے امام | سراسر بلا قید دین حکم عام
کہ قبرین ہر اک سمت سے توڑ کر | نکالین اونھین قبر سے بیخطر
نکالین تو دیکھین کہ تازہ ہین تن | بدن اونکے سالم ہین سالم کفن
وہی صورتین ہین نہ مطلق ذبلین | نہ بوسیدہ تن ہین نہ لاشین گلین

شجر ایک خشکیدہ ہوگا وہان | بحکم جناب امام زمان
اوسی نخل پر پھر اک خاص و عام | اونھین کھینچ دیے چلئے قصہ تمام
ہوئے امتحان سبز ہو وہ شجر | نکل آئین پتے نئے سر بسر
ادہر ٹہنیان اوسکی شاداب ہون | ادہر معتقد اونکے احباب ہون
کہین سب شرفا سے ہو آشکار | قسم ہے کہ ہوسے آج ہم رستگار
ہوے انکی الفت سے ممتاز ہم | سزاوار ہے جو کرین ناز ہم
غرض یہ خبر جبکہ مشہور ہو | محلون مین شہرون مین مذکور ہو
جو رکھتے ہون دلمین محبت کا جوش | چلین اپنے گھر سے بجوش و خروش
وہین آکے سب جمع ہون ایکجا | تو شہ کا منادی کرے یون ندا
جو ہو دوست اونکا وہ ہو الگ | ندا سنکے یہ غول ہون دو الگ
گروہ ایک اونکے ہوا خواہ ہو نکا | تو اونکے مخالف کا ہو دوسرا

جو بھلا کرے وہ اونکا ہی خیرخواہ
اوسی سے یہ ارشاد فرمائیں شاہ

کہ تم انسے بیزار ہو اب شتاب
نہیں تو سہو اب خدا کا عذاب

کہیں وہ کہ معلوم جبتک نہ تھا
یہ سب مرتبہ اونکا پیش خدا

ہوے انسے جب بھی بیزار ہم
کریں آج کیوں انسے انکار ہم

کھلا ہمپہ انکی کرامات سے
خدا خوش تھا انکی ہر اک بات سے

نہ ہم انسے بیزار ہونگے کبھی
ہیں بیزار پر تجھسے ہم متقی

جو انکے عدو دوست ہیں جو تیرے
نکالا ہی جسنے انھیں قبر سے

شجر پر انھیں جسنے لٹکا دیا
تہ دل سے ہم سب ہیں انسے خفا

سنیں جب یہ باتیں امام زمان
کریں حکم بادشہ کو کہ ہاں

وہیں آئی اک ایسی آندھی سیاہ
کہ بہ باد ہون سب وہ گم گرد راہ

اوتروا کے دونوں کو پھر دار سے
انھیں زندہ فرماکے حضار سے

کہ پاداش کیواسطے پاس جائین
ازل سے ابد تک کا غصہ مٹائین

جو عالم مین گذری ہین رنج و تعب
وہ سب اونپہ ثابت کرین آج سب

وہ سلمان کا مارنا بے خطر
جلانا در پاک کا الحذر

کہ تا اہلبیت رسول زمن
علیؑ و بتولؑ و حسینؑ و حسنؑ

جلین سبکے سب آگ سے گھر سمیت
نہ باقی رہین نام کو اہلبیت

جناب حسنؑ کو پلانا وہ زہر
وہ شبیر پر روکنا آب نہر

وہ جسم مبارک وہ تیر و سنان
وہ فرق مبارک وہ گرز گران

جوان مرگ اکبرؑ وہ پیش نگاہ
تڑپنا وہ اصغر کا ہاتھون پہ آہ

وہ جلتی زمین اور قاسم کی لاش
وہ گھوڑونکے سم وہ تن پاش پاش

ابا الفضل عباسؑ صف شکن
دلاور جری ثانی بو الحسنؑ

وہ نیزہ وہ سینہ وہ تیغین و سر
وہ خنجر وہ گردن وہ تیر و جگر

وہ عونؑ و محمدؑ کی خون ریزیان ۔ وہ عبد اللہ ابن حسن الامان
وہ قتلِ عزیز و احبا تمام ۔ وہ تنہا حسینؑ اور انبوہِ عام
وہ جلتی ہوئی ریگ و جسمِ تپان ۔ وہ شدت کی پیاس آہ ہونٹھون پہ جان
وہ تیغ اور احمد کی وہ بوسہ گاہ ۔ وہ خنجر وہ خنجر خدا کی پناہ
وہ خیمے جلانا وہ قیدِ ستم ۔ وہ غارتگری اور اہلِ حرم
وہ رسی وہ ذریتِ مصطفٰے ۔ وہ بیڑی وہ بیمارِ دشتِ بلا
بناحق زمانے مین ہوتا رہا ۔ جو آلِ محمدؐ کا خون برملا
رہے اہلِ عصمت ہمیشہ تباہ ۔ اوٹھاتے رہے ظلم شام و پگاہ
جہانتک ہوا قتل و خون بے سبب ۔ خلایق رہی مبتلاے تعب
خلافِ شریعت ہوے جو جو کام ۔ جہانتک کہ گذرے ہین فعلِ حرام
غذاے حرام اور اخذِ ربا ۔ وہ ذردستی وہ بہتان کذب و زنا

نفاق و فساد و فریب و فتور | کیا حجت حق نے جبتک ظہور
یہ تصریح و تفصیل اک اک کہے | کہ یہ فعل عالم مین تمنے کئے
کہین سنکے ارشاد یہ شاہ کا | کہ ہان سب ہمین سے یہ واقع ہوا
خلافت اگر بعد خیر الانام | نہ ہم غصب کرتے نہوتے یہ کام
کہے خلق سے پھر امام زمان | قصاص اپنے ان دونونسے لو یہان
یہ سنتے ہی آمادہ ہون مومنین | کرے جسکے دلمین جو آے وہین
نہ ہم کہ جو جلسے ہین یاد آئین | تو پھر نقل کی اصل سی لطف اوٹھائین
جسے رنگ تو شاعر بے نظیر | چلین لکھنؤ سے وہ حضرت مشیر
جو مشتاق کی ہو چکی راہ طے | کہی اگلی پچھلی بھی کچھ یاد ہے
شب عقبہ کیئے کٹی کسطرح | سقیفے مین میزان مٹی کسطرح
پھر مٹائے مٹے گا کبھی | وہ در کا گرانا وہ محسن کشی

یہی دور تھا ہمکو مدنگاہ ‏ اسی ڈہنگ کی مدت سے تکتے تھے راہ

ہمین اپنے ساقی کا تھا آسرا ‏ وہ ہو ہمنشینو اوتارین خمار

بلا قید بس دیکھکر دمبدم ‏ عزازیل کو یہ نصیبے برہم

سرمو نہ کوئی کرے درگذر ‏ شیخت ملی خاک مین سربسر

کہان ذوقِ عصیان کہان پنج فرا ‏ کہان وہ جفائین کہان مینرا

بتعلِ حزین کا دلِ وا غدا ‏ بھلا کسطرح کہئیے پائے قرار

کہان تازیانہ کجا فاطمہ ‏ مگر تھی گنہگار کیا فاطمہ

خدایا تری ذاتِ اقدس کی ہم ‏ تجھے دیتے ہین اب قسم پر قسم

ہماری ہوس سے طلب سے زیاد ‏ زیادہ اپنے قہر و غضب سے زیاد

وہ نازل عذاب الیم اپنے کر ‏ نہ بھیجا جو تونے کسی اور پر

غرض حسبِ فرمانِ فریاد رس ‏ خدیو جہان خسروِ دادرس

سر دار دو نونکو پھر کھینچ دین | تو حضرت زمین کو اشارہ کرین
زمین سے وہین آگ ہو سربلند | جلین اور تڑپین مثال سپند
جلے ساتھ اونکے شجر بھی تمام | ہوا کو ہو پھر حکمِ شاہِ انام
کہ خاکستر اونکی وہانسے اوڑائے | کسی بحر زخار مین جا بہائے
مفضل نے حضرت سے سنکر کہا | یہی ہے عذابِ اخیر انپہ کیا
کہا آپ نے یہ سزائین ہین کم | مفضل یقین کر خدا کی قسم
وہ سید الانبیا مصطفےٰ | وہ صدیق اکبر علی مرتضےٰ
وہ بنتِ محمد بتولِ رشید | حسن مجتبےٰ و حسینِ شہید
مفضل اسیطرح باقی امام | زمانے مین زندہ ہون سب لاکلام
جو رکھتے ہون ایمان خالص یہان | جو ہون محض کافر میانِ جہان
وہ اکبار سب زندہ ہو کر اوٹھین | وہ سب خوابِ غفلت سے سو کر اوٹھین

امامانِ دین کی طرف سے وہین | صفِ مومنین کیطرف سے وہین
بدیہ دو بلاؤ نہ قہر و عتاب | سراسیم ہونی لگی وہ عذاب
کہ وہ صبح سے صبح تک الف بار | مرین اور زندہ ہون لیل و نہار
جہان چاہے رکھے انھین پھر خدا | بانواع قہر و غضب مبتلا
یہ سب ہو چکے جب وہان انتظام | تو مہدی ہادی علیہ السلام
بحکمِ خداوند کون و مکان | یکایک ہون کوفیکی جانب روان
سرِ راہ اک روز منزل کہین | نجف اور کوفیکے مابین ہین
ملایک برابر چہل و شش ہزار | بنی جان یکسر چہل و شش ہزار
نقیب آپکے سیصد و سیزدہ | یہ اوسوقت سب ساتھ ہون
مفضل نے کی عرض ارشاد ہو | کہ اوسوقت کیا حال بغداد ہو
کہا شاہ نے اے مفضل وہ شہر | رہے اندنون موردِ لعن و قہر

محل عتاب خدا کی جہاں | تاسف ہو اوس پر ہی جو وہاں
خدا کی قسم ہی کہ اوس شہر پر | عذاب ایسے نازل ہوں شام و سحر
جو ہر امت ماسلف کو لئے | ازل سے زمانے مین واقع ہوے
ہے اور تازہ عذابوں کا جوش | کہ حیران ہو جس پر چشم و گوش
جو طوفان ہو بغداد یون کے لئے | وہ بی شبہہ ہو آب شمشیر سے
خدا کی قسم شہر بغداد بھی | ہوا ایسا کچھ اکبار آباد بھی
سراپا وہان پر مکان ہو بہشت | زمین ہو بہشت آسمان ہو بہشت
جوان لڑکیان سب جو حوران خلد | ہر اک گھر ہو گویا کہ ایوان خلد
کریں اون دنون بس یہی سب گمان | کرامتہ نے رونے بندگان
نہ ہر گز کہیں اور تقسیم کی | اسی شہر پر منحصر ہو گئی
خدا و پیمبر پہ اوس شہر مین | کریں افترا اور بہتان کریں

وہاں حکم ناحق یہ جاری رہے | بناحق شہادت سے خواری رہے
ہیں جتنے برے کام سب ہوں وہاں | شرابوں کا پینا زناکاریاں
وہ کھانا بلاشبہہ مال حرام | بہم خون ناحق بہانا مدام
شب و روز ہو قتل و خوں اسقدر | ہو حملہ عالم میں بھی جسقدر
غضبناک ہو جاوے رب جلیل | رہے امن کی پھر نہ کوئی سبیل
بڑھے فسق فساق جب بیشمار | ادھر جاوے ایسا وہ شہر ایکبار
جو پہونچے مسافر کہیں راہ جی | زمیں ہے یہی شہر بغداد کی
کہا شہ نے پھر ایک شخص جوان | حسینی نسب سرور سروران
برآمد ہو دیلم قزوین کی سمت | کرے اک ندا مردم دین کی سمت
کہ آل محمد مددگار ہوں | ہیں بیچارہ ہوں فریادخواہ ہوں
کرے طالقان ایسی دعوت قبول | کہ نکلیں مطیع خدا و رسول

شجاعت مین مثل جرأت مین گرد دلیری مین یکتاے روز نبرد
لڑائی بھڑائی کا اک دھنی تھا اوچھی شیر صید افگنی
سواری مین ہوا رستم جنگ رو کمین بیچ ہے تن صف شکن شوخ و شنگ
یہ لشکر جو سب اوسکے ہمراہ ہے کہان تک کہے قتل کفار کو
کہ ہوا کے اکثر زمین کھر سے تو کوفہ مین جا کر اقامت کرے
یکایک یہ پہنچے برابر خبر کہ مہدی ہادی شہ بحر و بر
مع فوج جو دکوفہ کے متصل وہ وارد ہوا جیسے پہلو مین دل
حسینی جو یہ بات پہم سنے تو سنتے ہی حضرت کو پہچان لے
کہ ہے قایم آل ختمی مآب امام زمانہ وہ عالیجناب
بظاہر مگر اپنے اصحاب سے کہ کیکر بہت دیکھنے سے آئے
بدل تا سب اوسکے ہوا خواہ ہون سب اصحاب حضرت سے آگاہ ہون

غرض جبکہ سب ملکے آئے وہان — حسینی جوان پیش شاہ زمان
ادب سے کھڑا ہوکے بولا وہی — جو ہین آپ مہدی آلِ نبی
دکھا دیجیے ہمکو دیکھین بھلا — عصائے جنابِ رسولِ خدا
کہان ہی وہ بردا اور انگشتری — زرہ وہ جو فاضل سے موسوم تھی
نبی کا عمامہ کہان اے جناب — کہ کہتے تھے سب لوگ جسکو سحاب
کہان شہ کا گھوڑا ہی یعنی وہ نام — کہان ناقہ عضبان نام اسکا امام
جو تھا نام دلدل وہ استر کہان — حمار مبارک کہان ہی یہان
لیا کرتے تھے شاہ گردون خرام — اوسیکا براق اور یعفور نام
کہان ہی وہ قرآن ملا بیش و کم — ید اللہ نے جو کیا تھا رقم
یہ سنکر جنابِ امام زمان — منگائین وہ مذکورہ چیزین وہان
یہانتک کہ فوراً امام ہدا — منگائین عصا آدم و نوح کا

جو بچھر ترکہ ہو وصالح منگائے
خلیل خدا انکا بھی مجموعہ آئے

تو وہ صاع یوسف بالنگ و زیب
وہ کیل و ترازو سے حضرت شعیب

وہ تابوت موسیٰ وہ انکا عصا
وہ داؤد کی بھی زرہ پر ضیا

سلیمان کی انگشتری اور تاج
وہ اسباب عیسیٰ سے پئے احتیاج

جو میراث پیغمبرونکی تمام
منگا کر دکھاوے امام انام

تو لیکر عصائے حبیب خدا
کرے سخت پتھر مین نصب اکی

عصا ہو وہین اک درخت کلان
رہے جسکے سایے مین فوج گران

یکایک وہ مرد حسینی کہے
کہ اللہ اکبر یہ مقصود تھے

بڑہا ہاتھ ابن رسول خدا
کرون بیعت اب تجھپہ مومنین فدا

امام زمان سید بے نیاز
کرے دست اطہر پہ سنکر دراز

تو مرد حسینی مع یاوران
کرے بیعت خسرو کامران

مگر ہو نکئے زید یہ نابکار
جو ہمراہ لشکر وہان چل ہزار

حمائل ہون کر دن مین قرآن پاک
کرے یہ کلام آکے بیخوف و باک

کہ اب ہمپہ جو کچھہ ہویدا ہوا
یہی سحر کا کارخانہ یہہ تھا

امام زمان شاہ جن و بشر
نصیحت کرین اوسکو آکے پھر

بہت معجزے پھر دکھائین جناب
پر ایمان نہ لائین وہ خانہ خراب

رہی گفتگو تین دن تین رات
کرے حکم پھر شاہ قدسی صفات

کہ ان سبکو بے تامل یہین
کرو قتل تاخیر لازم نہین

مفصل نے سنکر یہ سب ماجرا
کہا کہنے اے نائب مصطفی

وہان کیا کریگا کہا شاہ نے
کہ سفیان کی تسخیر کیواسطے

روانہ کئے فوج کو ایکبار
تو سفیانی بھیجا نابکار

عجب مقدر میان دمشق
ہوا ایکدن مسخر میان دمشق

کہ بیت مقدس کی تخریب پہ

مفضل سے شہ نے کہی پھر یہ بات

امام سوم پر یہ مشکل کرتا

بتول ستمدیدہ کے لال کا چین

جلو دار صدیق بارہ ہزار

بہتر ستمدیدۂ کربلا

کہ رجعت کو پھر اس بہتر نہیں

محمدؐ کا بے فاصلہ پھر وزیر

امام ہدا سید الاوصیا

وہاں دفن ہوں گا با احتشام

نجف میں ہو اک قبہ ذیشان بنا

نجف اور بحرین میں ملکے دو یمن میں ہو ایک اک زیر زمیں
کہا شہ نے میں دیکھتا ہوں عیاں وہ قندیلیں وہ شب چراغاں یہاں
کہ روشن کیا مثل شمس و قمر ہر اک نے زمین آسمان سر بسر
پھر آئیں وہاں سید کائنات جناب محمد علیہ الصلوٰۃ
مہاجر ہیں انصار میں وہ بشر جو لائے تھے ایمان بدل آپ پر
وہ مومن جو تھے وہ بہ چشم شہود جو خدمت میں ہوا حاضر آپ کی
گئی جائیں پھر زندہ وہ سب شقی جو حضرت پہ ایمان لائے کبھی
جو کرتے تھے تکذیب قول نبی جو کرتے تھے بہتان دیوانگی
جو کہتے تھے کاہن ہے ساحر ہے یہ جو ملعون کہتے تھے کافر ہے یہ
جو لائے تھے ایمان بے طمع مال جو کرتے تھے حضرت سے جنگ و جدال
سراپا جلیں آگ میں بیچا رہیں تا ابد پھر میں مستقل

پھر اکبار سب تا امامِ زمان — ائمہ ہوں رونق فزای جہان

مع یاورانِ ولایت شعار — مع کافرانِ عداوت شعار

سب احباب شجعان مسرور ہوں — جو کافر ہیں مخذول مقہور ہوں

کہ جب ہوے قیامت کا ہنگامہ تیز — تو ہو اوس سے پہلے ہی یہ رستخیز

اوس آیت کی تاویل ہو سب عیان — ہوا ترجمہ جسکا سابق بیان

مفضل نے پوچھا اوس آیت میں کیا — ہے فرعون و ہامان رمزِ خدا

کہا سمجھو اوس سے تم — ہے فرعون اول تو ہامان دوم

کہا یہ مفضل نے پھر یا امام — نبی و علی علیہ السلام

بھلا ہونگے ہمراہ شاہ غیور — کہا سب نہیں پر کرینگے عبور

یہانتک کہ جائیں سر کوہ قاف — کریں سیر ظلمات بے اختلاف

وہ سب طے کریں دشت و دریا تمام — کہ ہو عرصۂ ششجہت ایک گام

جہان مین نہ باقی رہی کوئی جا
جہان پر نہ پایا ہمین بے اہتدا

مروج کرین ہر جگہ دین حق
جہان کے وہان تک نظم و نسق

کہا شاہ دین نے وہ سامان نیک
کہ گامون مین پھرتا ہی ایسا ایک

کہ گویا کہ ہم سب ائمہ تمام
کھڑے ہین قریب رسول انام

گلا کرتے ہین امت زشت کا
کہ بعد آپکے یا شفیع الوریٰ

انہون نے اور انہون نے ستایا ہمین
مصیبت مین ڈالا رولایا ہمین

ہر اک دن نئی ہم پہ بیداد کی
نئی اک جفا روز ایجاد کی

کبھی ہمکو فاقے پہ فاقہ دیا
کبھی بے خطر بند پانی کیا

کبھی بے سبب گالیان دین ہمین
صریحا کبھی ہم پہ کین لعنتین

حرم سے نکالا بصد جور و قہر
پھرایا بذلت ہمین شہر شہر

ہمین کہتے تھے کاذب و مفتری
یہ کہتے تھے اعجاز کو ساحری

کبھی ہمیں غیبت میں تھے طعنہ زن — کبھی منہ پہ کرتے تھے رد سخن
کیا ذبح گاہے بجور شدید — کیا زہر دیدیکے گاہے شہید
نیا رنج ہر دم دیا یا نبی — کبھی قید ہمکو کیا یا نبی
یہ سنکر بہت روئیں خیر الانام — کہیں میرے فرزند یوں ہی مدام
ہوے مجھپہ بھی انسے ظلم و ستم — سہے ہمنے پہلے ہزاروں ہی غم
کیا ایک دن پھر جناب بتول — کہیں باپ سے کیا کہوں یا رسول
فدک جو دیا تھا مجھے آپنے — کیا غصب دونوں نے کس جبر سے
وہ ہنستے رہے سنکے نالے میرے — کیا پر نہ ہرگز حوالے میرے
مجھے جو ہبہ نامہ جاے سند — دیا آپنے تھا براے سند
وہ غاصب نے چھینا مرے ہاتھ سے — مہاجر کے انصار کے سامنے
کہ واقف ہیں اسوقت کے خاص و عام — ہبہ نامہ پر اوسنے تھوکا تمام

کیا پارہ پارہ کیا چاک چاک
دہان سے ندامت زدہ ای پدر
کہی ست بہت جور و جفا آپ سے
کہ مرقد مین کی آپنے بھی بکا
مگر وہ نہ پہنچے مری داد کو
انھین دونون نے ملکے کیا ایکا
منافق کئی ساتھ لیکر گئے
اذیت بہت میرے شوہر کو دی
طلب بعدہ بہر بیعت کیا
مری گھر کے دروازے پر شاہ دین
کہ تا آگ مین آپکے اہلبیت

تو ناچار مین دل جلی دردناک
گئی آپکی مرقدِ پاک پر
سرِ قبر گر کر وہ نالے کئے
زمین ہلگئی آسمان ہلگیا
سنا بھی نہ بیکس کی فریاد کو
سقیفے مین جاکر کیا شور و شر
کہ غصب خلافت کے تھے مشورے
خلافت تیرے ظلم سے چھین لی
تو حیدر نے انکار حضرت کیا
لعینون نے پھر لکڑیان جمع کین
جلین سب کے سب وقعتہ گھر سمیت

عجب مجکو وسوسہ ہو اضطرار
کہا ایک نے جب ہوئی بیقرار

خدا پر رسول خدا پر بھلا
یہ کیا ظلم ہے کچھ سمجھ تو ذرا

کہ آل پیمبر کو لے بے خبر
جلاتا ہے تو آگ میں بے خطر

یہ گھر ہے خدا کا پیمبر کا گھر
کہ ہے فخر کعبہ پہ سب گھر کا گھر

یہاں بے اجازت نہ آئے ملک
اسی آستاں پر جھکا ہے فلک

تھے نام ایسی سیاست کرے
تو جسطرح چاہے ریاست کرے

یہ کہنے لگا سنکے وہ بے خبر
کہ خاموش ہو فاطمہ مجھسے دور

محمد کہاں ہیں جو لائیں ملک
کوئی امر یا نہی اب خلق تک

اماں ہے اگر آکے باہر علی
کرے ہمسے بیعت وگرنہ ابھی

ترا ہم جلائیں گے گھر فاطمہ
خلیفہ ہیں ہم ہمسے ڈر فاطمہ

کہا میں نے اس ظلم پر ہائے اللہ
گلا کرتی ہوں تجھسے ہے ناگواہ

پیمبر جو تیرا جہاں سے گیا
شماتت کو تیرے عدو آ گیا

پیمبر کا قرضہ جو تھا امت میں سب
ادا اس کے کرنے کو مشتاق تھے

پھر کر غضبناک ہو کر کہا
نکالا ہمیں تو نے یا فاطمہ

وہیں تازیانے سے پھر آہ آہ
مجھے اس نے مارا خدا کی پناہ

جو کوڑا ستم کا پڑا ہاتھ پر
مرا ہاتھ بس رہ گیا ٹوٹ کر

نہ اس پر بھی ہرگز کیا اکتفا
دیا اور اک صدمۂ جانگزا

جلا کر درِ خانہ پھر اے پدر
گرایا مرے جسم کا ہی وہ در

بچا نا نہ زنہار حمل ہوا
کہ ساقط شکم سے یہ محسن ہوا

بہن جو رو کے فریاد کرتی رہی
بہت آپکو یاد کرتی رہی

پکاری کی میں اے رسالت پناہ
کہ لو دیکھو بیٹی کا حال تباہ

یہ صدمہ یہ جور و ستم الغیاث
الم پر الم غم پہ غم الغیاث

یہ غم اور یہ جان شیریں مری
خدایا بہت تلخ ہو زندگی

مصیبت کا مجھپر ہوا خاتمہ
وہ کہتا تھا کاذب ہو تو فاطمہ

مجھے تازیانے سے مارا کبھی
کہوں اپنی روداد کیا ای نبی

غرض جب ہوئی میں بہت بیقرار
ارادہ کیا پھر تو بے اختیار

کہ بس اپنے گیسو وہاں کھولدوں
بہ پیش خدا استغاثہ کروں

یکایک یہ حالت مری دیکھکر
علی ولی نے وہیں جلد تر

مجھے منع فرمایا اور یہ کہا
کہ اب فاطمہ بس بہر خدا

ترا باپ ہی رحمۃ العالمین
خدا کی قسم ہی تجھے اے حزین

کہ تو مقنعہ کو نہ زنہار کھول
جہاں تک کریں جبر ہر گز نہ بول

سر پاک کو دیکھ ہرگز یہاں
نظر نا بلند اب سوے آسمان

خدا کی قسم اے بتول حزین
جو گیسو پریشان کرو ہو تو کہیں

تو خاک و ہوا پر نہ کوئی رہے
چرندہ پرندہ نہ باقی رہے

یہ سنکر وہاں سے پھری امِ پدر
کری بسترِ مرگ پہ تکیہ بر

اذیت تھی یوماً فیوماً مزید
یہانتک کہ آخر ہوے ہیں شہید

کریں پھر شکایت جنابِ امیر
عَلیٔ عَلیٰ کُلِّ شیٔ قدیر

لیں شبیر و شبر کو لیکر گیا
مہاجر کے انصار کے گھر گیا

خلافت کی جن جن میری سے لئے
مکرر تحصیں لیں بیعتیں آپنے

پئے نصرتِ دینِ حق بانیٔ
کمک مین نے چاہی خفی و جلی

کئے سب نے خود وعدہ ہاے سحر
دمِ صبح کوئی نہ آیا مگر

اب آگے کہانتک کروں میں گلے
دئے رنج پر رنج جو جو ملے

مطابق مرے حال سے ہی کمال
خبر میں جو آیا ہے ہارونکا حال

بہ تحقیق موسیٰ سے اوسنے کہا
کہ اے ابنِ مادر ترے قوم کا

کیا تنگ کوفے میں مجھکو جان لب ۔ کہ دل لگے سب نے مجھے سب
دئے صدمے مجھکو پر صدمے بیکس کیا ۔ کیا مجھکو ہر طرح بے دست و پا
یہ نزدیک تھا مجھکو اعدا دین ۔ کریں قتل یا سید المرسلین
غرض سہے اب تک براہ خدا ۔ کیا صبر بر طور اہی مصطفےٰ
وہ آزاریاں سب نے مجھکو دئے ۔ کئی ظلم پر ظلم ایسے کئے
کہ اس کے ہاتھوں سے کوئی بھی ۔ نہ ایسا کبھی وقت ہو یا نبی
سو یاں تک کہ اکدن بجور شدید ۔ کیا ابن ملجم نے مجھکو شہید
کہیں جو ستم پر کیا اب حسن ع ۔ ذرا سنئے اب میرے رنج و محن
ستم جو کہ ہم پر شباب پر ۔ سنی ابن سفیان نے بھی یہ خبر
ارادہ وسکا مجھ سے دار تھا نبیا ۔ چلا وہ پھر لاکھ آدمی سے زیاد
کیا تا کہ کرے کوفے میں ظلم کثیر ۔ مجھے میرے بھائی کو کرکے اسیر

کہ ہم ابنِ سفیان کی بیعت کرین
وگرنہ وہین تیغ کے مُنہ پڑین

یہ سنکر مین مسجد مین فوراً گیا
پئے مصلحت ایک خطبہ پڑہا

نصیحت بہت مین نے لوگونکو کی
مدد کیلئے سبکو ترغیب دی

کہا مین نے ہر ایک سے بار بار
نہ مانا کسی نے مگر زینہار

کسی نے نہ مجکو دیا کچہ جواب
تو ناچار مجبور ہوکر جناب

یہ رو رو کے داور سے مین نے کہا
کہ تو شاہد حال رہنا خدا

ڈرایا ترے قہر سے ذوالجلال
لعینونکو مین نے بحدِ کمال

تمامی اوامر نواہی تمام
بہ تفصیل انکو سنایا مدام

نہ مانی مری بات انہون نے مگر
نہ میری اعانت پہ باندہی کمر

کہانتک کرون صبر مین دل جلا
کران سب کو تو موردِ صد بلا

یہ کہہ سن کے منبر سے اوترا وہان
مدینے کی جانب ہوا مین روان

پھر آئے مرے پاس مل کے سب / کہا وے لکھے ہو گیا کیا غضب

کہ آمادہ جور ہے بادشاہ / وہ کوفے مین پہنچی ہے اوسکی سپاہ

سر اہل اسلام اوتارے گئے / کہ بالکل زن و بچہ مارے گئے

نہ دیکھی خطا کچھ نہ دیکھا گناہ / تہ تیغ لا کر کیا ہے تباہ

خروج آپ بھی کیجئے شادشاد / کہ ہم سبکے سب ہین شریک جہاد

کہا مین نے اون سب سے تم مین بھلا / کہان ہے مروت کہان ہے وفا

یقیناً یہ بیعت مری توڑ کر / ملو اوس سے تم مجھسے منہ موڑ کر

کرو تم مجھے مضطر و بیقرار / نہ کچھ بن پڑے مجھسے پایان کار

کرونگا سوا اسکے اوس دم مین کیا / کہ پیغام اوس سے کرون صلح کا

ہوا آخر الامر واقع یو ہین / لگا اونکا بازار دنیا مین دین

اونھین یک بیک پھر جناب حسین / شہید جفا مالک خافقین

محاسن پہ ہو خون اطہر ملا   جلو میں وہ سب بسملِ کربلا

ہوئے ہیں یہ فاقت میں جو شہید   بجور و جفائے یزیدِ پلید

حبیبِ خدا سیّدِ بحر و بر   جو شبیر کو دیکھیں اس شکل پر

تو گھل گھل کے مانند ابرِ بہار   بہت روئیں دل کھولکر زار زار

کہ اہلِ سمٰوات و اہلِ زمین   کریں گریہ ہمراہِ سلطانِ دین

جنابِ بتولِ حزین پھر وہان   اک ایسا کریں نالۂ جان ستان

کہ عالم ہو فی الفور زیر و زبر   قیامت کے آثار آئیں نظر

یہین نبی میں علی و حسن   تو زہرا ایسا رسولِ زمن

جو استادہ ہوں شافعِ عرصہ گاہ   وہاں آئے شبیرِ روحی فداہ

پہنچ جائے جسوقت نزدیک تر   جنابِ رسولِ خدا دیکھکر

کریں خوب سینے سے لپٹا کے پیار   کہیں میں فدا تجھپہ ایجان نثار

تری آنکھ روشن ہو اے نور عین
مری آنکھ روشن ہو تجھسے حسین

ہوں شبیر کے حمزہ دہنی طرف
تو بائیں کو جعفر بعز و شرف

خدیجہ وہ بنت اسد فاطمہ
جو لے آئیں محسن کو ہو خاتمہ

وہ آیت پڑھی پھر جناب بتول
کہ جسکا یہ مقصود ہی یہ حصول

وہ دن تمکو دیتے تھے جسکی خبر
وہی آج سر پر یہ ہے الحذر

زمانے میں جس جس نے کین نیکیان
وہ ہین آج حاضر یہان شادمان

جنھون نے کئے کار بد بد ہین وہ
پریشان اسوقت بیحد ہین وہ

یہی چاہتے ہین وہ مقہور آج
کہ ہمسے ہو وہ کار بد دور آج

یہ فرما کے صادق علیہ الثنا
بہت روئے نالے پہ نالہ کیا

کہ وہ آنکھ ہنستا نہو زینہار
جو اس واقعے پر نہو اشکبار

مفضل نے روکر کیا یہ کلام
مفضل اب ارشاد ہو یا امام

کہی اونسیہ رونے مین کتنا ثواب
کہا شہ نے شیعونکو ہی بحساب

مفضل نے پوچھا کہ شاہِ ہدی
یہہ فرماتے ہوگا پھر اور کیا

کہا شاہ نے اوٹھ کے بنتِ نبی
خدا سے کہین گی الٰہی ابھی

وفا کو جو تھا مجھسے وعدہ کیا
کہ دے میرے اعدا کو یا رب سزا

جو کرتے تھے جور و جفا روز و شب
جنہون نے لیا حق میرا چھین سب

جفاؤن سے ناحق ستایا مجھے
دیا رنج مارا رولایا مجھے

کیئے میرے فرزندونپر وہ ستم
رہے عمر بھر مبتلائے الم

یہ سن سنکے گریان ہون با صد ملال
ملائک و سیمرغ و آسمان کی کمال

پھر اکبار بس حاملِ عرش سب
تڑپ جاتے ہین ہو جان بلب

اسیطرح سکانِ تحت الثریٰ
ہون اکبار مصروف آہ و بکا

یہ گویا ہوے پھر امام انام
ہمارے وہ ظالم ہوئے قتل آج

وہ جو جو کہ راضی تھے اِس بات سے | کہ ہم پر کرین ظلم سنگین جگر
نہ اونمین سے اوس دن بچے ایک بھی | مگر قتل ہو الف نوبت وہی
مفضّل نے کی عرض مولا میرے | عقیدہ یہ بعضونکا ہی شیعون سے
کہ احباب و اعدا و جملہ امام | نہ یون زندہ ہو کر کرینگے قیام
امامِ ہدیٰ نے دیا یہ جواب | نہ دیکھا اونھون نے میانِ کتاب
مراجدِ امجد رسولِ خدا | اوسیطرح ہم اہلبیتِ ہدا
حکایاتِ رجعت بیان کرچکے | یہ سب رازِ مخفی عیان کرچکے
اونھون نے نہ کیا ہوگا ابتک سنا | یہ آیت میانِ کتابِ خدا

ولنذیقنهم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر

ہر آئینہ اونکو عذابِ صغیر | چکھائینگے غیر از عذابِ کبیر
مفضل وہ رجعت ہی چھوٹا عذاب | بڑا ہی قیامت کا سارا عذاب

شہِ دین و دنیا نے دی پھر خبر — کہ شیعو نہین ایسے بھی ہین بے بصر

کئے ہین بصد خامکاری قصور — کئے معرفت مین ہماری قصور

وہ کہتے ہین بیعت کے معنی یہی — کہ دنیا و دین کی یہ شاہنشہی

ملیگی سراسر دوبارہ ہمین — کہ ابن حسن سلطنت پھر کرین

یہ ارشاد فرماکے شہ نے کہا — تعجب ہی نافہم سمجھے یہ کیا

کہ دنیا و دین کی یہ شاہنشہی — بھلا ہمسے کس شخص نے چھین لی

کہ وہ سلطنت تمکو پھیریگا پھر — بظاہر تو مخفی نہین ہی یہ سر

نبوت امامت خلافت مدام — ہماری ہی خاطر ہی صبح و شام

بہ تحقیق شیعہ ہمارے اگر — کرین فکر قران مین بیشتر

مفصل ہمارے فضائل مین سب — نہ پھر شک کرین وہ کبھی کفیں

یزید سے تا یخذرون یکجا — مع ترجمہ جو رقم ہوچکا

پسے آلِ یعقوب اسکا نزول ‏ — ہوا ہی پہ بعدِ جنابِ رسول

مگر اس سے تاویل رجعت ہی سب ‏ — یہی شان مقصود آیت ہی سب

کہ ہا اوپر غرض ان سے مدعا ‏ — ہین ثانی د اوّل جو اول کہا

امام ہدا نے کیا پھر بیان ‏ — اوٹھے گا مرا جدِّ امجد وہان

جنابِ علی سیّد الساجدین ‏ — مع حضرت باقرِ علمِ دین

ستمگاروں نے ظلم جو کچھ کیے ‏ — کرین وہ رسولِ خدا سے گلے

کرینگے بیان ظلم کا سب ماجرا ‏ — کہینگے جو منصور نے ہی کیا

پھر اوٹھے گا موسیِ کاظم وہان ‏ — کریگا وہ سب ظلمِ ہارون بیان

علی ابن موسی الرضا پھر اوٹھے ‏ — کہے ظلم مامون نے جو جو کیے

کرے اوٹھ کے بس پھر محمد تقی ‏ — شکایت جو مامون مردود کی

علی نقی بعد اوسکے اوٹھے ‏ — بنِ معتصم سے کرے سب گلے

یکایک حسن عسکری پھر وہان
اوٹھے معتمد کا شکایت کنان

بس اوٹھے کا پھر خاتم الاولیا
مع جامۂ سید الانبیا

احد مین ہوا سرخ جو مثل گل
جراحات دندان و جبہہ بگل

ملائک کا ہو گرد و پیش اژدہام
رہین وہ سرا پا فداے امام

رسول خدا سے کہے وہ وصی
کیئے گو بیان آپ نے یا نبی

خلائق سے اکثر مرے وصف سب
علامت نسب نام کنیت لقب

مگر امت بد نے یا مصطفے
کیا رد و انکار با صد جفا

شب و روز میری اطاعت نہ کی
مرے حق مین کہتے تھے سب وہ شقی

نہین وہ تولد ہوا اب تلک
نہو گا کبھی تا بقاے فلک

کہا بعضون نے گو وہ پیدا ہوا
مگر ایک مدت ہوئی مر گیا

یقینا وہ دنیا مین ہوتا اگر
تو غائب نہ رہتا کبھی اسقدر

براہ خدا صبر مین نے کیا | سنین اونکی سب باتین یا مصطفیٰ
دیا اب مجھے حق نے حکم ظہور | یہہ فرمائین سنکر رسول غیور

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی صَدَقَنَا وَعدَہٗ وَاَورَثَنَا الاَرضَ نَتَبَوَّءُ مِنَ الجَنَّۃِ حَیثُ نَشَآءُ فَنِعمَ اَجرُ العَامِلِینَ

کہین پھر خدا نے مدد کی تری | کہ اب نصرت و فتح ظاہر ہوئی
خدائے جہان کا یہ فرمان عام | ہوا خلق مین سب پہ ظاہر تمام

ھُوَ الَّذِی اَرسَلَ رَسُولَہٗ بِالھُدٰی وَدِینِ الحَقِّ لِیُظھِرَہٗ عَلٰی کُلِّہٖ وَلَو کَرِہَ المُشرِکُونَ

پڑھین بعدہ پھر رسول زمان | اس آیت کو یون خرم و شادمان

اِنَّا فَتَحنَا لَکَ فَتحًا مُّبِینًا لِیَغفِرَ لَکَ اللّٰہُ

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ
وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا وَّيَنْصُرَكَ
اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا

مفضل نے کی عرض مولا مرے
رسولِ خدا سے گنہ کیا ہوئے

جو ارشاد کرتا ہی رب العلا
مقدم موخر بحل سب کیا

جناب امامِ ہدے نے کہا
یہ کی تھی رسولِ خدا نے دعا

جو حیدر کے شیعہ تھے نیکو شعار
جو ہین میرے فرزندون دوستدار

گناہان مستقبل و ماصنے
قیامت تلک جو اونھون نے کیا

وہ سب میری گردن پہ رکھ یا الٰہ
نہ دینا اونھین کچھ سزاے گناہ

جو بگڑے گئے حشر مین وہ ضعیف
مین ہو جاؤنگا انبیا مین خفیف

یہ سن سنکے شیعونکی ساری خطا
دھری ہے بسر اشرف الانبیا

کہ یعنی سپے خاطرِ شاہ دین
کیے عفو گویا ہوئے ہی شہید

مفصل یہین تک روایا ہوا
شہ دین سے اسطرح گویا ہوا

عموماً یہ ہم سب پہ لطف خدا
خصوصاً ہی فضل و کرم آپ کا

کہ ہم سب گنہگار بخشے گئے
تو حضرت یہ ارشاد فرما ہوئے

سناؤن مفصل مفصل تجھے
یہ ہی بات مخصوص ہے تیرے لیے

ہون خالص ترے مثل شیعہ جو اور
وہ سب اسمین داخل ہین بے فکر و غور

مگر یہ حدیث امی مفصل کبھی
نہ اونسے تو کہنا مفصل کبھی

جو نا معتمد اور بے باک ہین
گناہون کے کرنے مین چالاک ہین

جو رہتے تھے مصروف لہو و طرب
گنہ کیلئے ڈھونڈھتے ہین سبب

اگر یہ فضائل سنین بو الفضول
تو ترک عبادت کرین وہ جہول

مگر امی مفصل یہین سے ذرا
نہ پہنچے گا تجھسے اونھین فائدا

کہ فرما چکا صاف ربِّ غنی — شفاعت نہین کرتے ہر ایک کی

مگر جب پسندیدہ ہووے کلام — باخلاص و اصلاح و تقوے تمام

یہان خوف شفیقونکا دامن ہے چاک — خشیت سے خالق کے ہین خوفناک

یہ بولے مفضل سے پھر شاہِ دین — پڑھینگے یہ آیہ شہِ مرسلین

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ

مفضل نے کی عرض پھر یا امام — اگر سارے دینون پہ خیر الانام

زمانہ مین غالب ہوئے کیا نہین — ہوئے شاہ ارشاد فرما نہین

کہ غالب اگر سب پہ ہوتے نبی — تو ادیان باطل نہ رہتے کبھی

نہ رہتا یہود و نصارا کا دین — مجوس اور یہ فرقۂ ضالین

وہ شاہِ جہان خاتم الاوصیا — مع حضرتِ سید الانبیا

ہون وثق فزاے جہان شادکام — عمل ہوگا اس آیہ پر لا کلام

وَقَاتِلُوهُم حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ
كُلُّهُ لِلّٰهِ

کہا شہ نے پھر وہ امام ہدا | جو کوفے کی جانب ہے رونق فزا
تو برسائے خلاقِ ارض و سما | بشکل ملخ آسماں سے طلا
کہ جسطرح عالم میں ہے رب غنی | ہے برسا چکا پھر ایوب بھی
جواہر زر و سیم شاہِ انام | زمیں سے نکلوا کے بانٹیں تمام
کہا پھر مفضل نے دے اب خبر | کہ شیعہ کا شیعہ ہو مقروض اگر
اور اسطرح مر جائے وہ ذمہ دار | رہا ذمہ داری میں انجام کار
کہا شاہِ دیں نے نہیں بیخبر | بھلا رہتے تھے تم کہیں بیخبر
یقیناً مرا خاتم الاوصیا | کرے اول ابعد رجعت ندا
کہ آئے جو عالم میں قرض خواہ | کسی میرے شیعہ کا بے اشتباہ

جو آئے وہان پائے سب دام دام ہو ایک دانہ یا ایک خرمن تمام

سنو آج گنجینہ داران راز کلید دہان کھولے قفل دہان

بفیض جگر بند مشکلکشا بہار جوانان باغ جنان

سراسیم تا خاتم اہلبیت سپے دوستان چھیڑون داستان

باسناد معتبر ابن بابویہ کہ یعنی محمد بن بابویہ

روایت مین لایا ہی وہ نیکذات جناب محمد نقی سے یہ بات

بیان اپنے آبائے اطہار کا بیان اسطرح پر یہان ہی کیا

کہ فرما چکے ہین جناب حسین مین اکدن حضور شہ مشرقین

گیا اور دیکھا زبس شادمان ابی بن کعب آچکا ہی وہان

مجھے دیکھکر سید الانبیا لگے کہنے خوش آمدی مرحبا

تعالے اللہ اے زیب زمان و زمین تعالے اللہ اے زیب مکان و مکین

یہ سنکر بن کعب گویا ہوا
جہان مین سوا آپکے مین فدا

کوئی زینت آسمان و زمین
کہان اور ہی سید المرسلین

رسول اللہ ارشاد فرما ہوئے
قسم اوس خدا کی کہ جسنے مجھے

خلائق پہ دنیا مین بھیجا بحق
دیا اپنے سب مرسلون پر سبق

زمین سے زیادہ یہ افلاک پر
بڑے رتبہ رکھتا ہی لخت جگر

لکھا عرش اعلی کے دہنی طرف
چراغ ہدی ابن شاہ نجف

ہی خاتم کا میرے نگینہ یہی
ہی امن و امان کا سفینہ یہی

یہی خضر ہی پیشواے انام
نہین سستی و ضعف کا اسمین نام

یقین کر بن کعب بالراس عین
ہی بیشک و مانند میرا حسین

یہ کوہ گران ہی بہ عز و بحلم
یہ بحر روان ہی بہ فخر و بعلم

کہ صلب مبارک سے اسکے یہان
کیا نطفہ پاک حق نے عیان

دعائیں کی اوسکو وہ تلقین کین
کہ عالم مین آگاہ کوئی نہین

کریگا خلائق مین کوئی دعا
نہ ساتھہ اون دعاؤن کے صبح و مسا

مگر یہ کہ اللہ اوس بندہ کا
یقیناً کرے حشر روز جزا

اسی نور عین پیمبر کے ساتھہ
اسی پور زہرا و حیدر کے ساتھہ

شفیع اوسکا ہرطرح ہوگا حسین
کہ ہی وہ غلام اور آقا حسین

کرے دور اندوہ و غم سب خدا
کرے مشکل آسان کرے قرض ادا

ہراک راہ دنیا و دین کھولدے
کرے اوسکے دشمن پہ غالب اوسے

نہ عیبون کے پردے کرے چاک چاک
فضیحت سے تا یہ رہے صاف پاک

یہ سنکر بن کعب نے عرض کی
ہوا ارشاد ہی وہ دعا کونسی

پیمبر نے فرمایا بعد نماز
تو جسطرح بیٹھا ہی پڑھ بانیاز

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِکَلِمَاتِکَ مَعَاقِدَ عَرْشِکَ

وَسُکَّانِ سَمٰوٰاتِکَ وَاَنْبِیَائِکَ وَرُسُلِکَ اِنْ تَسْتَجِیْبَ لِیْ فَقَدْ رَهِقَنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا فَاَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَجْعَلَ لِیْ مِنْ عُسْرِیْ یُسْرًا

باخلاص تو جب پڑھے یہ دعا ہر اک کام آسان کردے خدا
شہادت وہ تلقین کریگا تجھے کہ تجھپر درِ علم و عرفان کھلے
بنِ کعب نے پھر کہا مین فدا بتا نطفۂ پاک کا ماجرا
مرے مثل ہی وہ کہا شاہ نے علانیہ ظاہر ہون اوس نطفہ سے
علوم و معارف خدا کے ہویدا اگر اوسکا تابع ہو عبدِ خدا
کہ بجا ئین سب دین و دنیا کے کام رہین تا ابد شادمان صبح و شام
مگر اوسکا منکر جو ہو مردِ دون کرے چاہِ ذلت مین وہ سرنگون

بن کعب نے عرض کی مین فدا
بھلا اوسکا کیا نام ہی کیا دعا

کہا شہ نے ہی نام اوسکا علی
ندا اوسکی یہ ہی خفی و جلی

يَا دَائِمُ يَا دَيْمُومُ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ وَيَا فَارِجَ الْهَمِّ وَيَا بَاعِثَ الرُّسُلِ وَيَا صَادِقَ الْوَعْدِ

پڑھے یہ دعا جو کوئی خوش نہاد
وہ ساتھ اوسکے محشور ہو وشاد

بن کعب نے پھر کہا یا نبی
خلف کون ہی کون اوسکا وصی

کہا ہی وصی و خلف بیگمان
ہی مختار ارث زمین و زمان

کرے حکم حق پر جو ہر روز و شب
بتاویل و تفسیر احکام رب

محمد ہی نام اوسکا باقر لقب
ہمیشہ ملک آسمانون کے سب

شب و روز جب مانگتے ہین دعا
یہ کرتے ہین خالق سے وہ التجا

اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ لِيْ عِنْدَكَ رِضْوَانٌ وَوُدٌّ فَاغْفِرْ لِيْ وَلِمَنْ تَبِعَنِيْ مِنْ اِخْوَانِيْ وَشِيْعَتِيْ وَطَيِّبْ مَا فِيْ صُلْبِيْ

کرے دوسرا جب کہ اسپر عمل	پڑھے اسطرح شیعتی کے بدل

شِيْعَةِ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

یہ کہتے ہین احمد کہ اکدن مجھے	خبر حق سے دی آکے جبریل نے
کہ اوس صلب اطہر مین یا مصطفےٰ	جو نطفہ خدا نے مرتب کیا
ہے اوس نطفہ طیب و نیک کا	بڑا مرتبہ پیش رب ہدا
اوسیکا خدا نے بعز و وقار	دیا پیش خود نام جعفر قرار
کہ مہدی و ہادی بنایا اوسے	رضا اون پہ راضی بنایا اوسے
کہ پیش خداوند جل و علا	یہی ہے کتابون مین اوسکی دعا

يَادَانَ غَيْرَ صَنَوَانٍ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِجْعَلْ
لِشِيْعَتِيْ مِنَ النَّارِ وِقَاءً وَلَهُمْ عِنْدَكَ رِضًى
وَاغْفِرْ ذُنُوْبَهُمْ وَيَسِّرْ اُمُوْرَهُمْ وَاقْضِ
دُيُوْنَهُمْ وَاسْتُرْ عَوْرَاتِهِمْ وَهَبْ لَهُمُ
الْكَبَائِرَ الَّتِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ يَامَنْ لَا يَخَافُ
الضَّيْمَ وَلَا تَاْخُذُهُ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ اِجْعَلْ لِيْ
مِنْ كُلِّ غَمٍّ فَرَجًا

پڑھے اس دعا کو جو کوئی مدام
تو ہو حشر اوسکا بروز قیام

مع جعفر ابن محمد مرد
سوئے جنت عدن رہ نورد

ہوا نطفہ پاک اوس سے عیاں
مسمّی بموسیٰ کاظم یہاں

اُبیّ نے کہا یا رسول خدا
خبر ایک کی دیگا کیا دوسرا

کہا شہ نے مجکو بروے زمین
خبر دے گئے اونکی روح الامین

کہا پھر یہ ارشاد فرمائے
دعا اوسکی بھی ہوگی بتلائے

سواے دعا ہاے جد و پدر
کہا شہ نے ہان یہ ہی اے باخبر

یَا خَالِقَ الْخَلْقِ وَیَا بَاسِطَ الرِّزْقِ وَ فَالِقَ الْحَبِّ
وَالنَّوٰی وَبَارِیَ النَّسَمِ وَ مُحْیِیَ الْمَوْتٰی وَمُمِیْتَ
الْاَحْیَاءِ وَدَائِمَ الثَّبَاتِ اِفْعَلْ لِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ

جو کوئی پڑھے اس دعا کو مدام
تو حاجات اوسکے روا ہون تمام

قیامت مین تھامے خدا اوسکی ہاتھ
کرے حشر موسی بن جعفر کے ساتھ

پھر اک صلب مین نطفہ پیدا کیا
علی نام رکھکر ہویدا کیا

یہ ہی خاص مروی علی کی دعا
کہ یعنی یہی ہے اوسیکی دعا

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِی الْهُدٰی وَثَبِّتْنِیْ عَلَیْهِ

اُحْشُرْنِیْ عَلَیْہِ اٰمِنًا اٰمِنَ مَنْ لَاخَوْفٌ عَلَیْہِ وَلَاحُزْنٌ وَّلَاجَزَعٌ اِنَّکَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ

خوشا صلب مین اوسکے پیدا کیا
کہ نطفہ مبارک خدا نے دیا

محمد کیا نام زد پھر اوسے
کہ تا مومنونکی شفاعت کرے

وہ ہی وارثِ علم و حلم خدا
دلیلِ خدا شمع راہِ ہدے

خدا کیلئے مصطفے کے لیئے
بوقتِ ولادت گواہی وہ دے

خدا سے دعا مین وہ شاہِ انام
یہی عرض کرتا ہی ہر صبح و شام

یَا مَنْ لَا شَبِیْہَ لَہٗ وَلَا مِثَالَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا خَالِقَ اِلَّا اَنْتَ تُغْنِی الْمَخْلُوْقِیْنَ وَتُبْقٰی اَنْتَ حَلُمْتَ عَمَّنْ عَصَاکَ وَفِی الْمَغْفِرَۃِ رِضَاکَ

باخلاص جو اس دعا کو پڑھے — وہ مولا شفاعت کو اوسکی بڑھے
خدا نے دیا صلب مین اوسکے بھی — نکوکار نطفہ مبارک زکی
علی نام رکھا پھر اوس شاہ کا — بلطف و بعز و بمہر و عطا
کیے اپنے سب علم اوسپر عیان — نرکھا کوئی راز اوس سے نہان
خفی و جلی پیش پروردگار — یہی ہے دعا اوسکی لیل و نہار

یَا نُوْرُ یَا بُرْهَانُ یَا مُنِیْرُ یَا مُبِیْنُ یَا رَبِّ اکْفِنِیْ شَرَّ الشُّرُوْرِ وَ اٰفَاتِ الدُّهُوْرِ وَ اَسْئَلُكَ النَّجَاةَ
یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ

پڑھے اس دعا کو جو با صد حضور — علی نقی سب بے تامل ضرور
شفاعت کرے خلد مین لیکے جاے — ہر ایک رنج و آفت سے اسکو بچاے
دیا صلب مین اوسکے حق نے قرار — وہ ایک نطفہ پاک عالی وقار

کہ رکھا پھر اوسکا حسن حق نے نام | بصد خوبی و عزت و احترام
یہاں اوسکو اپنا کیا جانشین | کیا مومنوں کا شفیع و معین
خداوند عالم سے با صد نیاز | دعا میں یہ کہتا ہے وہ سرفراز

يَا عَزِيزَ الْعِزِّ فِي عِزَّةٍ مَا أَعَزَّ عَزِيزَ الْعِزِّ
يَا عَزِيزُ أَعِزَّنِي بِعِزِّكَ فِي عِزَّةٍ يَا عَزِيزُ
أَعِزَّنِي بِعِزِّكَ وَأَيِّدْنِي بِنَصْرِكَ وَابْعِدْ عَنِّي
هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَادْفَعْ عَنِّي بِدَفْعِكَ
وَامْنَعْ عَنِّي بِمَنِيعِكَ وَاجْعَلْنِي مِنْ خِيَارِ خَلْقِكَ
يَا وَاحِدُ يَا أَحَدُ يَا فَرْدُ يَا صَمَدُ

اگر کوئی مومن پڑھے یہ دعا | کرے حشر ساتھ اوسکے اوسکا خدا
کرے سیر ہر ایک سیارے کو | بچائے جہنم سے بیچارے کو

دیا صلب مین حق نے اوسکے اوسے ‌ ‌ ‌ وہ پاکیزہ نطفہ کہ جسکے لئے
علانیہ ہر طرح روزِ الست ‌ ‌ ‌ کیا جبکہ بندونکا سب بند و بست
لیا عہد میثاق سب سے وہان ‌ ‌ ‌ اطاعت کرین تاکہ سب انس و جان
لیا مان جسنے یہ عہد خدا ‌ ‌ ‌ ہوا مومن و زاہد و پارسا
جو منکر ہوا اوس سے کافر ہوا ‌ ‌ ‌ جو کافر ہوا اوس سے منکر ہوا
وہ ہی باعثِ خلقِ لیل و نہار ‌ ‌ ‌ پسندیدہ و خاص پروردگار
وہ ہی زاہد و متقی کا امام ‌ ‌ ‌ جو غمگین ہو مومن کرے شادکام
زمانہ مین اپنی عدالت کے ساتھ ‌ ‌ ‌ کرے حکم برحق امامت کے ساتھ
کریگا وہ تصدیق اللہ کی ‌ ‌ ‌ کریگا خدا اوسکی تصدیق بھی
کہیگا جو وہ وہ کریگا خدا ‌ ‌ ‌ کریگا خروج اور جنگ و وغا
محلِ خروجِ امامِ زمان ‌ ‌ ‌ ہی مکہ حریم خدائے جہان

علامات ظاہر ہوں پہلے تمام — تو پھر ہو ظہور امام انام
خزانے میں اوس شاہ کے بیشما — وہ کیا ہیں کہ انبوہ مردان کار
شجاعان جنگ آوران دلیر — غلامان شیر خدا رشک شیر
بڑے صاحب شوکت و شان قدر — مساوی بر اعداد مردان بدر
کہ تھے سیصد و سیزدہ شخص سب — جری صف شکن سر فگن حق طلب
سواری کے گھوڑے نہایت نفیس — جو لاکھوں میں چیدہ ہزاروں میں بیس
وہ جمنا وہ اوڑنا کہ جیسے غزال — وہ شیروں کی آنکھیں وہ پریوں کی بال
رہے ہمرہ سید نیک نام — مزین بمہر اک صحیفہ تمام
کہ اسما و اعداد اصحاب سب — صفات و وطن اور کنیت نسب
وہ دفتر کا دفتر ہو بر واقعی — صحیح اور ہو سر بسر واقعی
کریں سب کے سب ہر طرح اہتمام — اطاعت میں آقا کے صبح و شام

رہیں جان و دل سے وہ مصروف کار
رہیں سعی کوشش میں لیل و نہار

بس کہنے عرض کی ای حضور
بیان کیجئے اب نشان ظہور

کہا مصطفےٰ نے سن او سکا بیان
نشان ایک یہ ہے وہ ہے اسکا نشان

کہ وقت خروج امام زمان
اوٹھے کھلکے خود صوت کہکشان

علم کو عطا کرینگے خالق زبان
کہے اے امام زمین و زمان

یہی ہے یہی وقت وقت ظہور
خروج آپ اب کیجئے ای حضور

کہ ظاہر ہوتا سب پہ شان خدا
ہے تیغ ہون دشمنان خدا

علامت ہے ایک اور بھی دوسری
کہ قبضہ میں وہ تیغ ہے قہر کی

یہ جوہر ہے اوسمیں دم انتقام
ترپکر کھنچے خود جدا ہو نیام

ندا یون کرے مین بعدا حضور
ذرا جلد فرمائے اب ظہور

نہین دیر جائز براے مراد
کہ سر پر ہے ہنگام جنگ و جہاد

یہ سنکر جو نکلیں امامِ زمان ۔۔۔ کریں قتل اعدا کو پائیں جہان

جہانتک جہان میں ہیں اعدائے دین ۔۔۔ کریں قتل چن چن کے سبکو وہین

حدودِ الٰہی وہ جاری کریں ۔۔۔ کہ جاری سب احکام باری کریں

غرض جبکہ ظاہر ہو سلطانِ دین ۔۔۔ ہو جبریل استادہ دستِ یمین

ہو میکال بائیں طرف پر کھڑا ۔۔۔ یہ فرمایا احمد نے ہمنے سنا

یہ سب ایکدن ہوگا ظاہر تمام ۔۔۔ یہ سب تم پہ کھل جائیگا لاکلام

ہر اک طرح پھیرے سب کاروبار ۔۔۔ ہیں تفویضِ خلاقِ لیل و نہار

زہے بخت عبدِ خدائے جہان ۔۔۔ ملے اوس سے جو خود باخلاص جان

دلی دوست ہے اوسکا جو خوش نہاد ۔۔۔ امامت کا قائل ہو با اعتقاد

زمانہ میں دین ہے اوسیکے لیئے ۔۔۔ بہشتِ بریں ہے اوسیکے لیئے

ہلاکت سے اور آفتوں سے خدا ۔۔۔ بچائیگا شیعوں کو بس دیکھنا

کہ ہین محمد مقرِ خدا و رسول
امامت کو دل سے کیا ہی قبول

خدا روزِ محشر بہشتون کے در
کرے اونپہ وا تا کرین سب گذر

زمین پر فلک پر تجھے دون خبر
آئمہ ہین مانندِ مشک و قمر

نہ خوشبو ہو جیسے مشک کی کم کبھی
نہ زائل ہو جیسے چاند کی روشنی

بنِ کعب گویا ہوا اسطرح
کہ حق انکا مداح ہی کسطرح

کہا شہ نے اک اک صحیفہ تمام
کیا حق نے نازل پئے ہر امام

مزین بمہر و بمہر و عطا
کہ ہی نام ہر مہر مین ایک کا

کہ ہر ایک صحیفہ مین ہر ایک کے
سب اوصاف و احکام ہین سب لکھے

سنو بزم آرا سے سر خفی
قریبِ ظہورِ امامِ زمان

جو واقع ہو فی الواقع وہ لکھون
شنیدہ کرون مثل دیدہ بیان

ہون بعضے علامات بھی بالضرور
لکھون مین پئے خاطرِ دوستان

ابن بابویہ محمد بہ نام | مع شیخ طوسی عالی مقام
علی ابن موسے سے راوی ہوئے | یہ فرماتے ہیں شہ کہ شیعہ مرے
بہت خاص وہ ہیں کہ غم کھائینگے | بہت دین حق سے نکل جائینگے
یہ احوال واقع ہوا جسدم تمام | حسن عسکری علیہ السلام
کریں دار فانی سے جب انتقال | ہو غائب ادھر حجت ذو الجلال
امام زمان جب چھپے یک بیک | پریشان ہوں سب از سما تا سمک
تب ہجر سے شیعوں کے دل جلیں | سراسیمہ ہوں ہاتھ غم سے ملیں
قریب آئے جسدم زمان ظہور | رجب کے مہینے میں با صد سرور
فلک سے صدا آئے یہ تین بار | یہ پہلی صدا ہے سنیں ہوشیار

الا لعنۃ اللہ علی الظالمین

کہ یعنی ہو البتہ ثابت ہوئی | ستمگاروں پر لعنت ایزدی

سنین بیچ تیرہ سے او دوم مین وہان	اوسیطرح اس بات کو سب عیان

اَزِفَتِ الآزِفَۃ

کہ یعنی وہ نزدیکتر اب ہوا	جسے یاد کرتے تھے سب بارہا
صدا سوم پھر کرے فتح باب	یہ دیکھین بہ پیش رخ آفتاب
کہ شکل مجسم ہی اک آشکار	بشر ہون ہراسان و حیران کار

هٰذَا اَمِیرُ الْمُؤْمِنِیْنَ قَدْ کَرَّ فِیْ هَلَاکِ الظّٰالِمِیْن

کہ بس ہی یہی سید مومنان	پھر آیا ہی اسواسطے اب یہان
کرے تا ابھی ظالمون کو تمام	یہ سن سنکے ہون مومنین شاد کام
کرے آرزو مردہ ہائے زمین	کہ ای کاش ہم زندہ ہوتے کہین
غرض مومنون سے خدائے جہان	کرے دور بغض و غم دشمنان
روایات ہی معتبر بیشتر	کہ روز خروج شہ بحر و بر

کرے اول وزیر یون اک ندا
ملک آسمان سے بحکم خدا

کہ حق ہی عیان صاف حیدر کے ساتھ
تو پھر شیعان مطہر کے ساتھ

مگر آخر روز با اضطراب
پکاریگا شیطان خانہ خراب

کہ عثمان و احباب عثمان پر
خدا کی طرف سے ہی حق منحصر

ضعیفان و بدبخت و بد اعتقاد
پڑین شک و شبہہ مین وہ کج نہاد

یہ سنتے ہی اوسکے ہوا خواہ ہون
بہک جائین پھر جائین گمراہ ہون

مگر فی الحقیقت جو ہین باخبر
حدیثین جنھین یاد ہین بیشتر

جنھین میل ارباب عصمت سے ہی
ولا خاندان رسالت سے ہے

اونھین ہو گا معلوم فی الواقعی
کہ شیطان سے ہی یہ صدا دوسری

رہین سب وہ ایمان پہ کامل وفا
بدل اہلبیت نبی پر فدا

یہ وارد ہوئی ہے خبر معتبر
امام زمان ہادی بحر و بر

دہم روز شنبہ بماہ عزا
بروے زمین ہے جو رونق فزا

کرے سنگ اسود کو وہ تکیہ گاہ
بہ پشت مبارک وہ عالم پناہ

جو اوّل ہے بیعت شاہ دین
کرے قصد ہی جبرئیل امین

کہ نازل ہو بشکل مرغ سفید
وہ بیعت کرے کھولے [illegible]

پھر اک پاؤن کعبہ پہ تو دوسرا
ہو بیت المقدس پہ رکھکر کھڑا

فصاحت سے پھر وہ ندا یہ کرے
تمامی خلائق دم اونکا بھرے

أَتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ

کہ یعنی ہوا ظاہر امر خدا
طلب مین نہ جلدی کرو مطلقا

پتا ہی روایت مین اس حال کا
کہ نام و نسب قائم آل کا

براے تنبہ بامر خدا
بیان کرکے جبرئیل دی وہ ندا

کہ گھر گھر جو سوتے ہون بیدار ہون
جو بیٹھے ہون استادہ یکبار ہون

کھڑے ہوں جہاں اسقدر خوف کھائیں
کہ بیساختہ سہم کر بیٹھ جائیں

علامات میں یہ بھی ہی اک نشان
کہ مولا ہوں دنیا میں ظاہر جوان

جو دیکھے گا سو سے شہنشاہِ دین
کہیگا چہل سالہ ہیں یا نہیں

رہی اکطرح بر شہِ شش جہات
ہمیشہ جوان تا بروزِ وفات

حدیثوں میں آ رہی اے ذی شعور
کہ ہیں پانچ چیزیں نشانِ ظہور

نشان اولین آسمان کی صدا
نکلنا ہی سفیان کا دوسرا

علامت یہ ہی تیسری بالیقین
کہ افواج سفیان کو نگلے زمین

ہی قتل حسینی نسب چارمین
پس کوفہ یا پیش کعبہ کہیں

یمن سے خروج یمانی جوان
علامات سے پانچوان ہی نشان

ہو جسدم ظہورِ امامِ مبین
چلیں ساتھ سیصد و سیزدہ مومنین

کہ ہوں بعض بستر سے گم وقت شب
سحر کو نمایاں ہوں مکہ میں سب

تو بعضے سوار ابرش ابر پر
علانیہ حاضر ہوں وقت سحر

وہ تلوارین پہچر سیصد سیزدہ
کرین ہر سر اسم تقسیم شہ

جو نازل ہوئے ہوں فلک سے تمام
کہ ہر اک کا حلیہ نسب اور نام

ہر اک پر مع اصل نام پدر
لکھا ہو بخط قضا و قدر

حدیثوں سے ظاہر ہوا یہ کلام
کہ پندرہویں تاریخ ماہ صیام

نمایاں ہو سورج گہن چرخ پر
مہینے کے آخر خسوف قمر

قواعد سے تنجیم کے ہے خلاف
ہے برعکس عادت کے یہ صاف صاف

تہ خاک پھر ہو گی فوج شقی
وہ روداد ساری بیاں ہو چکی

پھر اک روز سورج میان فلک
ٹھہر جائیگا وسط عصر تک

ہو مغرب سے اک دن طلوع آفتاب
پھر اک ذو ذنب ہو نمایاں شتاب

نکلے وہ مشرق میں ایسا ہو نجم
کہ دونوں سرے ہوں قریب بہم

ظہور آسمان پہ ہو سرخی کا پھر | ہو آفاق گردون پہ وہ منتشر
پھر اک آگ مشرق سے ہو کر بلند | رہے تین یا سات دن سر بلند
ممالک پہ غالب ہون اکثر عرب | کرین مردم مصر ظلم و تعب
کرین قتل اپنے شہنشاہ کو | خراب اور برباد پھر شام ہو
خلافت مین پڑ جائین سو خلاف | علم ہون علم تین پھر مصاف
بنی قیس کا پھر عرب کا علم | رہے داخل مصر با صد ستم
بنی کندہ کے ہون علم پھر روان | عرب سے خراسان کو ناگہان
تو پھر ساٹھ کاذب ہان ہون عیان | نبوت کا دعوے کرے ناگہان
علمہاے آل ابو طالب آئین | وہ بارہ امامت کے سب طالب آئین
تو پھر شہر بغداد مین چاشتگاہ | نمایان عجب ایک ہو باد سیاہ
ترقی ہو پھر زلزلہ کی وہان | کہ ہون شہر کے شہر زیر زمین

پڑین قحط وطاعون سے تہلکے	فوائد نہ ہاتھ آئین اموال کے
زراعت نہ باغ ہون سب خراب	ہر اک لیکہ کھلیگا وحشت کا باب
سبب اسقدر تلخ کامی عراق	بلا کا ہو مورد تمامی عراق
عجم مین بھی برہم ہون وطن اپنے	کرین جنگ باہم بہت خون بہے
تو پھر اہل بدعت مین کچھ بدسلوک	وہان مسخ ہون شکل میمون و خوک
عجائب غرائب بڑے ظہور	علامات ہین اور بہر سرور
کہ اکثر میان کتاب بحار	کیا مجلسی نے بیان بیشمار
سنو شیر میدان جنگ آوری	سر و تن فدائے امام زمان
امام زمان خاتم الاوصیا	بظاہر ہون وہ فوق فرا جہان
علامات رجعت ہین پیش نظر	مبارک ہو احباب جان بازیان
جناب محمد بن بابویہ	مع شیخ جعفر بن قولویہ

ہے ابن ابراہیم نعمانی ایک | محمد ہے نام اور راوی ہے نیک
ہے ارشاد صادق کہ گویا یہاں | ہم اب دیکھتے ہیں بچشم عیان
کہ قائم ہمارا علیہ السلام | پہنکر نبی کی زرہ وہ امام
پھر اک اسپ اشہب پہ ہوکر سوار | ہو پیشانی اوس اسپ کی قشقہ دار
نجف میں اس اللہ از واعجاز سے | خراماں وہ ہوگا کہ ہر شہر کے
سب اشخاص اسطرح دیکھیں اوسے | کہ خود اپنے شہروں میں ہوں دیکھتے
امام زمانہ کرے پھر علم | جناب رسول خدا کا علم
کہ جھنڈا اوسکی ہو عرش کا ایک عمود | سراپا بیاری رب ودود
کرے جس جماعت پہ وہ اسکو بلند | ہلاکت میں پڑجائیں وہ خود پسند
جو اندک تکان سکیں نہ جناب | تو جراءت کا شیعوں نے ہو فتح یاب
زبردست یا مرد ہوں مومنین | صلابت میں ہوں قطعہ آہنین

ہر اک مرد مومن کو ربّ ہدیٰ ہے — کریگا چہل کس کی قوت عطا
تہ خاک ہو مومنین ہین نہان — کرے اس خبر سے او نہین شادمان
مقابر مین وہ جا بجا آیا کرین — ظہور مبارک کا چرچا کرین
سپاہ پئے نصرت و فتح شہ — ہون نازل ملک سیصد و سیزدہ
ملائک مین بعضے وہ ہونگے مگر — جو کشتی مین تھے نوح کے ہمسفر
ہون ہمراہ بعضے رفیق خلیل — کہ جو نار نمرود مین تھے کفیل
وہ ہمراہیان کلیم خدا — کہ جسوقت دریا ہوا تھا جدا
رفیق مسیحا بھی ہون کچھ ملک — گئے تھے جو ہمراہ سوئے فلک
ملک پھر وہ نازل ہون اربع ہزار — کہ جنکا لقب ہی علامات دار
ہزار اور آئین جو زیر فلک — تو پھر سیصد و سیزدہ وہ ملک
جو حاضر ہوئے بدر مین ایکدن — پئے نصرت سید انس و جن

پھر آئین ملک اور اربع ہزار | محرّم کی دسوین کو جو بیقرار

پئے نصرت سیّد تشنہ کام | دل و جان زہرا علیہ السّلام

کہا آکے یون اے شہ کربلا | کرین قتل اعدا کو ہم مطلقا

نہ راضی ہوا پر وہ سلطان دین | کہا فضل حق سے مین عاجز نہین

غرض سب پراگندہ ہو نوحہ گر | مجاور رہین وہ مرقد پاک پر

مصائب پہ حضرت کے لیل و نہار | حزین سب کے سب رہتے ہین اشکبار

ترقی ہی اک نالہ و آہ کو | قیامت تلک روئینگے شاہ کو

ملک ایک اونمین ہی عالیمقام | وہ سردار ہی سب کا منصور نام

زیارت کو زوّار جاتے ہین جب | ملائک وہ لینے کو آتے ہین سب

جو رخصت ہوئے زوّار وہ شاہ سے | ملک سب ہین پہونچانے جاتے اوسے

جو بیمار ہو جاے وہ مرد دین | عیادت کو اوسکی یہ جاتے ہین وہین

وہ دنیا سے کرتا ہی جسدم قضا
نماز اوسپہ کرتے ہین یہ سب ادا

تہِ دل سے دیکر دعائین اوسے
یہ سب توبہ کرتے ہین اوسکے لیئے

غرض ہین ہمین پر یہ سب گوار
امام زمانہ کا ہے انتظار

کہ ظاہر ہو جسدم امام انام
تو آجائین یہ سب کے سب اوسکی کام

کرینگے غضبناک ہو کر جہاد
نکالینگے سب کے بلا کے عناد

وہ لائینگے اک اک پہ قہرِ خدا
اعادی کو دینگے سزائے جفا

روایت یہ آئی ہی ذی اعتبار
سکندر کو حق نے دیا اختیار

جو ہین ابر صعب اور ابر ذلول
کرے ایک کو انمین سے وہ قبول

دوم ابر کو جو کہ ہی بے صدا
قبول اوس نے اپنے لیئے کر لیا

امانت رہا صعب بارعد و برق
پئے خدمتِ سیدِ غرب و شرق

ہو جسوقت ظاہر شہِ نامدار
اوسی ابر پر ہوئیگا ایک سوار

کرے سیر پھر شاہِ دنیا و دین
یہ ساتون فلک او رساتون زمین

ہوائین ہر اک قسم کی بیشتر
ہون تسخیر شاہنشہِ بحر و بر

نبی و علی کا وصی آخیر
جوان شکل مین ہین تو سن مین پیر

وہ طاقت وہ قوت ہو نامِ خدا
کہ گاہے اگر وہ امامِ ہدا

درختِ کلان کو تکان ایک دے
او کھڑ کر وہین بیخ وہ گر پڑے

جبل مین جو حضرت کرین اک صدا
تو ہو پھٹکے پتھر سے پتھر جدا

خدیوِ جہان مالک بند و بست
تمامی کرے سیرِ بالا و پست

کرے کوہ و صحرا و دریا کی سیر
ہو محکوم ہر وقت دنیا کی سیر

نہ باقی رہے کوئی ایسا مقام
نہ جاسے جہان وہ امامِ انام

وہ برپا کرے دینِ حق ہر کہین
او گل دے ہر اک گنج و معدن زمین

جدھر رخ کرے شاہ گیتی پناہ
دلونپر اودھر تا بیک ماہ راہ

عجب طرح کا رعب چھانے لگے — لعینونکو اندوہ کھانے لگے

وہ پہچان لے دیکھکر اک نظر — کہ مومن یہ ہی یہ منافق لبشر

نکوکار یہ ہی یہ بدکار ہے — یہ ہی بے خطا یہہ گنہگار ہے

ہر اک شخص پر شاہ عالم پناہ — ہر اک حکم جاری کرے بے گواہ

سلیمان و داؤد کی طرح سے — کرے اصل احوال پر فیصلے

جہان جائے سلطان جن و بشر — رہے سایۂ ابر بالائے سر

ہون اس ابر سے صدائین بلند — سنین ساری مخلوق یہ وعظ و پند

کہ مہدی و آلِ محمد ہے یہ — خدا کی عدالت کا مقصد ہے یہ

کرین دور کا قصد جب شاہِ دین — سمٹ جائے اکبار روئے زمین

کہ حضرت مع لشکر اک آن مین — مسافات عالم وہین طے کرین

خرامان ہون جب وہ امام ہدا — تو احمد کے مانند نامِ خدا

سراسر ہو پر نور روئے زمین ‏ نہ چشم فلک دیکھے سایہ کہین

برآمد ہو مکے سے جب وہ جناب ‏ کرے یہ ندا اک منادی شتاب

کہ ہمراہ اپنے براے سفر ‏ نہ لے توشہ و آب کوئی بشر

جو مشہور ہے سنگ موسی بنام ‏ جسے جانتے ہونگے سب خاص و عام

کہ ہے بار اک اونٹ کا وہ حجر ‏ رہے ساتھ شہ کے میان سفر

جہان ہو مقام امام زمان ‏ بادشاہ ہو نصب پتھر وہان

تو بارہ روان چشمے ہون سنگ سے ‏ زمین پر بہین وہ عجب ڈہنگ سے

جو ان چشمون کا پانی پیتا رہے ‏ تو زنہار بھوکا نہ پیاسا رہے

نجف مین جو پہنچین امام زمان ‏ پھر وہ وقت افزا رہین بیگمان

روان ہیچ اوسی سنگ سے شیر و آب ‏ ہون سیراب اوس وہ سب بیحساب

روایات مین راوی ہین لکھ گئے ‏ کہ آئے طعام و علف سنگ سے

بافراط پیدا ہو شام و سحر
کرین نوش سب مردم و جانور

عصا ہوگا موسی کا حضرت کے پاس
کہ جسوقت چاہین شہِ حق شناس

تو ثعبان بنکر کرے لب جو وا
لبون مین ہو چالیس گز فاصلہ

نگل جاوے ہر چیز کو بے تعب
بایمایِ سلطانِ ملکِ عرب

وہ پیراہنِ خاص باغِ جنان
ہو زیبِ تنِ سیدِ انس و جان

کہ جبریل اعانت کو جب آئے تھے
براہیم کے واسطے لائے تھے

پہنکر جسے بچ گئے آگ سے
جلے تھے جو نمرود کی لاگ سے

وہی جامہ یوسف کے تھا زیب بر
ہوا جس سے خوشبو دماغِ پدر

جو کوریکا باعث ہوا جبر پور
اوسی جامہ سے آیا آنکھون مین نور

سلیمان کی خاتم ہون پہنے امام
ہون ساتھ انبیا کے تبرک تمام

اگر کوئی کافر چھپے بھاگ کر
بہ پشتِ حجر یا بہ پشتِ شجر

باآواز گویا ہون سنگ و درخت
چھپا ہی مرے پیچھے وہ خفتہ بخت

فدا تجھ پہ ہم اے امام زمان
اسے قتل کر آ یہان ہی نہان

یہانتک تو دنیا مین ہو انتظام
نہ باقی رہے کچھ بھی کفر و ظلام

جو شیعون کے سر پر پھرے دست شاہ
خدا اونکو دے عزت و عقل و جاہ

قوی کردے شیعونمین ہر فرد کو
ہو چالیس کی قوت اک مرد کو

ارادہ کرین جب سوے کوہسار
اوکھاڑین بن و بیخ سے ایکبار

درندے پرندے چرندے تمام
اطاعت کرین شاہ کی صبح و شام

جو اصحاب و انصار شاہ زمان
زمین پر قدم اپنا رکھین جہان

کرے ناز سب پر وہانکی زمین
فلک عرش کا آسمان کی زمین

ہر اک دہشت و بیم رب انام
کرے دور اونکے دلونسے تمام

کرے دشمنون کے دلون مین مکین
مرین خوف سے اشقیا و لعین

کرین دشمنو نکو جو شیعہ ہلاک ملین نہ یہ پاسکو مانند خاک

خدا اونکو دیوے ایسے کچھ چشم و گوش کہ جس جس جگہ ہوون با عقل و ہوش

خود آنکھون سے شہ کی زیارت کرین طلاقت سماعت اشارت کرین

غم و ضعف سستی و درد و بلا ہو شہ کی بدولت سب اونسے جدا

زمین آسمان کی عطایات سب ترقی کرین خوب ہر روز و شب

نہ برسا خلافت کے جو غضب سے وہ باران رحمت برستا رہے

دل آپس مین ہون شکل آئینہ صاف کدورت سے ہر ایک کا ہو سینہ صاف

درندے بھی ہون رام با یکدگر نہ پہونچائین ہرگز کسی کو ضرر

عراق و عجم سے اگر تا بہ شام کرے کوئی عورت سفر صبح و شام

مع زیور و زینت و مال و زر چلی جاے محفوظ وہ راہ بھر

درندونکی ایذا نہ چورونکا ڈر نہ رہزن کا کھٹکا نہ رہ کا خطر

بنی شیبہ مشہور ہیں جنکا نام | امینانِ مفتاحِ بیت الحرام

بحکم شہنشاہ گیتی پناہ | کٹیں ہاتھ اونکے بلا اشتباہ

وہ لٹکا دے جائیں پھر کعبے سے | منادی ہر اک سو ندا ئیں کرے

یہ کعبے کی کرتے ہیں چوریاں | ہوا آگاہ مخلوقِ ربِ جہاں

ہر اک زادہ قاتلانِ حسین | ہو کشتہ بحکمِ شہِ مشرقین

کہ آباؤ اجداد سے بدگہر | رضامند تھے سب اس قتل پر

کسی کار بد پر جو راضی ہوا | تو وہ کام گویا خود اوس نے کیا

امامِ زمان شاہِ دنیا و دین | کریں زندہ پھر عائشہ کو وہین

سپیکے ماریہ اور پسر بتول | وامِ براہیم و بنتِ رسول

امامِ زمان اوس سے لیں انتقام | وہ جور و جفا یاد آئیں تمام

نہ دے پھر جو دنیا میں کوئی زکوٰۃ | کریں قتل اوسکو شہِ کائنات

یہ روشن ہو عالم میں نورِ جناب — کسی کو نہیں حاجتِ آفتاب

ہر اک شیعہ کی عمر ہو اسقدر — کہ ہوں اک ہزار اوس سے پیدا بشر

وہ مسجد کہ ہوں سب در اوسکے ہزار — بنا پشت کوفہ پہ با صد وقار

کرے پشت قبرِ شہِ کربلا — وہ اک نہر جاری امامِ ہدا

کہ ملجاے نہرِ نجف سے وہ نہر — خلائق ہو عذب اللسان شہر شہر

وہاں جابجا پھر امامِ زمان — بنائیں گے پل اور پن چکیان

ہی ارشاد باقر علیہ السلام — کہ گویا ہو نہیں دیکھتا وہ مقام

کہ زنبیل گندم کی اک پیرزال — لیئے اپنے سر پر چلی بے ملال

سوے کربلا جانبِ نہر جاے — کہ تا بے کرایہ دے پیس لاے

عیال اپنی لیکر امامِ زمان — رہیں مسجد سہلہ میں شادمان

جو کہنہ امارت ہے پائیں امام — گرا کر اوسے پھر بنائیں امام

کرین جو پے نسب اوسکی پھر مستقیم — بسانِ زبانِ جنابِ کلیم
مساجد سرِ راہ جو دیکھ لے — منارے وہ اوسکے وہ سب کنگرے
ہر اک نادان روزنہ پنجرا — کہین راہ مین ہو جو بیت الخلا
کرین منہدم سبکو ایکبار شاہ — کہ ہو ساٹھ گز وسعتِ شاہ راہ
بحکمِ خدائے جہان آسمان — ہوا سد رجہ آہستہ گردش کنان
ٹھہرنے لگے دن نہ کاٹے گئے — برابر ہوا اک روز دس روز کے
بحکمِ خدا شاہ کعبہ کو ڈہائین — تو مثلِ خلیلِ خدا پھر بنائین
کرے مسجدِ سید المرسلین — بنی پھر قدیمی بنا پر وہ ہین
مقامِ جنابِ خلیلِ خدا — جہان مصطفے نے کیا تھا بنا
خلیفہ نے جسکو دیا ہی بدل — بغاوت جہالت سے بس بے محل
بنائین پھر اوسکو امام ہدا — مثالِ بناے رسولِ خدا

کریں بدعتیں محو مولا تمام | کریں سنتیں شاہ برپا تمام

نہ شیعہ نہ سنی نہ مفلس کوئی کہیں | غنی ہوں اتنے کہ ہوں سب مومنین

براے تصدق براے زکوٰۃ | پنائیں گدا کو بھریں شش جہات

کریں منتیں لاکھ اہل کتاب | نہ جزیہ پہ راضی ہوں ہرگز جناب

نہ جبتک مسلمان ہو ہر بشر | نہ راضی ہوں شاہنشہِ بحر و بر

کریں ہر کسیکو نصیحت جناب | ولیکن نہ مانے جو خانہ خراب

کریں بے تامل ہیں قتل اوسے | نہ کافر نہ منکر نہ مرتد بچے

وہ قرآنِ مکتوبِ دستِ علی | کہ جسمیں منافق کو تکرار تھی

امامِ زمان شاہ دنیا و دین | کریں اوسکو ظاہر پئے مومنین

علی ولی دستِ ربِ انام | امیرِ دو عالم علیہ السلام

یہ ارشاد فرما ہوئے صاف صاف | ہیں گویا ہم اب لکھتے بخلاف

کہ کوفے کی مسجد میں سب شیعون نے — ہر اک سمت ہین خیمے برپا کیے
ہر اک کو اوسی تازہ قران کا — سبھم درس دیتے ہین اب برملا
جناب امام زمان شاہ دین — روانہ کرینگے جو حاکم کہین
بالطاف اوس سے یہ فرمائینگے — کہ تیرے کف دست تیرے لیے
بلا شبہہ لکھتی ہے حکم کتاب — تجھے امر و نہی و خطا و صواب
اگر کچھہ نہ انمین سے مفہوم ہو — ہتھیلی جو دیکھے تو معلوم ہو
کہ تو چاہتا ہے جو حکم خدا — بتفصیل بالکل ہوا ہے اسمین لکھا
روانہ کرین صاحب الامر فوج — سوے کشور روم جب جون موج
لب نہر لشکر کا ہو جب گذر — لکھے پاؤن پر اپنے کچھہ ہر بشر
چلی راہ پانی پہ مثل زمین — جو دیکھین یہ احوال رومی کہین
تو فی الفور ہوون ملک سب برا — کہین جسکا لشکر ہے یہ ہے وہ شاہ

بھلا ہوگا کس درجہ ذی الاقتدار ۔ عدول اوس سے لازم نہین زینہار

جو باہم پس سب شہر کے کمین ۔ تو دروازہ شہر کے کھولدین

وہ سب فوج ہو داخل شہر جب ۔ اطاعت کرین شاہ کی سب کے سب

ہون جب حاضر بارگاہ امام ۔ کرین اسطرح پر اداے سلام

السلام علیک یا بقیۃ اللہ

ہون پھر بعدہ چار چشمے روان ۔ ہم مسجد کوفہ سے ناگہان

ہو روغن کا اک شیر کا دوسرا ۔ اک آب طہور اور ایک آب کا

کرین جب قیام آکے شاہ زمان ۔ اوسی مسجد کوفہ مین شادمان

تو لشکر کو بھیجو آئینگے شام کو ۔ امیہ کی اولاد تا قتل ہو

یہ سنتے ہی سب بھاگین ہوکر بتنگ ۔ امان کے لیئے سوے ملک فرنگ

فرنگی ندین مطلقا اونکو راہ ۔ کہین سب کبھی ہم ندینگے پناہ

جہانتک کہ تم اے گروہِ فضول | نہ دینِ نصاری کروگے قبول
یہ سنتے ہی باتین وہ سب بے ادب | چلیپا کو گردن مین لٹکائین سب
جو ہون داخلِ شہر گم کردہ راہ | یقین ہو کہ ہاتھ آئے شاید پناہ
مگر پہنچی جسدم سپاہِ امام | نصارے کی بھی صبح ہو جا شام
پکارا وٹھین سب صلح کرتے ہیں ہم | امان چاہتے ہین بربِّ حرم
کرین شاہ کے اہلِ لشکر سوال | حوالے کرو ہمکو بے قیل وقال
ہمارے گنہگار بھاگے ہوئے | جو ہین سب امیہ کی اولاد سے
غرض اونکو فوراً کرین دستگیر | تہِ تیغ ہو جائین آخر شریر
خلائق کا جسطرح پر انتظام | کیا تھا شہِ انبیا نے مدام
کہ پچھلی کسی کی نہ دیکھی سنی | خطا جاہلیت کی سب بخشدی
مگر تازہ احکام جاری کیے | سب آداب اسلام جاری کیے

اسیطرح صاحب الامر بھی — کرین انتظام جہان واقعی

نہ چھپا نہین کسی کی خطا و قصور — ہوئے ہون جو مردم پیش از ظہور

سنو دل لگا کر مری آرزو — فدا و نثار امام زمان ع

ہمیشہ تھا جس عہد کا انتظار — مبارک ہو وہ دور دور جہان

جو واقع ہو رجعت مین دیکھین سنین — بنام خدا چشم دل گوش جان

جو ہین شیخ راوندی قطب دین — مع بعض دیگر روات امین

کہ کہتے ہین باقر سے مروی ہوا — کہ پیش از شہادت شہ کربلا

ہوئے اپنے اصحاب سے حرف زن — مرے جد جناب رسول زمن

ہوئے مجھسے گویا کہ اہل نفاق — جو لیجائین تجھکو بسوے عراق

بہم جس جگہ با سداد و صفا — ملاقی ہوے انبیا اوصیا

وہ جس سرزمین کا عمورا ہی نام — جہان ہمرہان باوران تشنہ کام

مصیبت میں تو تو شہید جفا | مگر تیرے اصحاب کو مطلقا
وہاں درد آہیں نہ پہنچے کبھی | بلا فاصلہ پھر یہ آیت پڑھی

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ

کہا پھر بحکم خدائے جلیل | تجھے جسطرح آگ بہر خلیل
یونہیں آتش و زخم حرب نبرد | ہو تجھپر مع یار و صحاب سرد
یہ گویا ہوئے پھر شہ کربلا | ہمیں جب کریں قتل اہل جفا
او سیدم تو واللہ ہم بے ہراس | پہنچ جائیں اپنے پیمبر کے پاس
جہاں تک خدا چاہے شام و سحر | وہاں تک وہیں ہم ہیں جلوہ گر
ہو جسکے لئے شق یہ سطح زمین | قیامت سے اول وہ ہونگے یہین
کہ آئینگے دنیا مین پھر بیگمان | بہمراہ حیدر یہاں شادمان
یکایک مع سرور نامدار | امام زمان قائم ذی وقار

فلک سے وہ نازل ہون اوس دن ملک — زمین پر نہ آئے ہون اوس وقت تک

سرافیل و میکال و جبرئیل بھی — ملایک کی لے لیکے فوجین گئی

بحکم خداوند لیل و نہار — مجھی پر ہون نازل بصد افتخار

وہین پھر جناب رسول خدا — ہون نازل مع زمرۂ اوصیا

فرس سب ابلق ہون وہ رہنما — کہ جن پر ہوا ہو نہ کوئی سوا

سوار اونپہ ہو ہو کے آئین یہان — وہان پھر جناب رسول زمان

نشان کو تکان دیکے تیغ و نشان — کرین خود سپرد امام زمان

زمین اسکے مابعد ہم سب یہان — جہان تک ہے منظور رب جہان

ہون کوفیکی مسجد سے پھر لاجواب — عیان چشمۂ روغن و شیر و آب

امیر عرب سید الاوصیا — مجھے دیکے شمشیر شیر الورا

روانہ کرین خرم و شادمان — سوئے شرق و غرب زمین جہان

یہان تک کرون قتل تا مطلقا
نہ باقی رہین دشمنانِ خدا

جلا دون مین اصنام روی زمین
کرے تا نہ پھر شرک کوئی کہین

یہانتک کہ جب ہند مین ہو گذر
کرون فتح ہر شہر مین سربسر

بفرمودۂ حضرتِ ذوالجلال
پھر اوٹھکر ہم یوشع و دانیال

چلے جائین پیشِ جنابِ امیر
علیِ ولی دست ربِّ قدیر

کرین عرض ای سیدالاصفیا
کہا جو خدا و نبی نے کیا

یہ سن سنکے ہفتاد مردِ جری
کرین ساتھ اونکے علیِ ولی

کہ بصرے مین جا کر وہ عالیمقام
کرین قتل فوجین وہانکی تمام

روانہ کرین شاہ پھر بہرِ جنگ
عساکر بسوے بلادِ فرنگ

کہ ہر شہر و قریہ کو وہ خیرخواہ
کرین فتح کرکے برابر تباہ

کرون قتل مین جانور وہ تمام
کہ جن جنگلی گوشت کہانا حرام

نہ باقی رہے تا بروے زمین ۔ و رنالے حلال او رطیب کہین

تمامی مذاہب کے اشخاص ہین ۔ کرون عرض اسلام مین بیشتر

سپے ختم حجت پھر انجام کار ۔ بقتل و یا سلام دون اختیار

مسلمان ہوا جو بشر بچگیا ۔ وگرنہ وہین قتل مین لے گیا

نہ ایسا ہو دنیا مین شیعہ کہین ۔ کہ خرم نہو وہ بروے زمین

خدا اک فرشتے کو نازل کرے ۔ کہ ہاتھ اپنا وہ اوسکے منہ پر

کرے پاک شفقت سی گرد و غبار ۔ دکھاوے اوسے پھر جنان کی

وہ سارے مکان اوسکے پیراستہ ۔ وہ اوسکے لئے حورین آرا

نہ باقی رہے کوئی کوڑ و علیل ۔ مگر یہ کہ فی الفور رب جلیل

ہماری بدولت اوسے دے شفا ۔ فلک جب بروے زمین پھر

عطیات نازل کرے بیشمار ۔ ہوا سدرہ جب ہر اک شجر باردار

زمستان کے پھل شیعہ گرما مین کھائین ۔ جو گرما کے پھل ہون زمستان مین کھائین
یہہ ارشاد فرما ہے رب علا ۔ یہ قرآن مین ہے صاف اردو ہوا

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ
السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ

کہ یعنی جو مومن ہین اہل بلاد ۔ یہ ہر دو بتقوی ہی صدق و سداد
عطیات مین اونپہ نازل کرون ۔ زمین آسمان کی ثمر اونکو دون
مگر کی جو تکذیب پیغمبران ۔ تو نازل عذاب اونپہ ہو بیکران
ہوئے صرف ارشاد پھر مرتضی ۔ کہ تحقیق شیعونکو رب علا
عطا وہ کرامت وہ عزت کیے ہیں ۔ کوئی شے نہ پوشیدہ ہو بندہ سے
کہین اپنی نسوان سے سب واقعی ۔ اونہون نے جو مخفی کیا ہو کبھی
حدیثون مین ہے معتبر یہ خبر ۔ کہ زندہ ہو رجعت مین شبیر

کرے جو قدر بخشش حیات | وہ ہے شاہ تشنہ لبان فرات
یہانتک کرے سلطنت مین بسر | کہ بال ابرو نکے ہون اسقدر
پڑین آکے آنکھون پہ مثل حجاب | کہ جیسے کرن ہین خود آفتاب
روایت مین تفسیر اسکی آئی ہے | ہے اسطرح وارد ہوئی واقعی

ثم رددنا لکم الکرۃ علیہم

کہ شاہ شہیدان علیہ السلام | جو ہون رونق افروز با احتشام
ہون جملہ شہیدان روز نبرد | رکاب سعادت مین ہمقدم
کہ خود طلا کار سر پہ دھرے | ہر اک جان و دل سے رفاقت کرے
روایت مین ہے یون بھی وارد ہوا | کہ ستر نبی جو با مر خدا
رفاقت مین موسی کی تھے شادکام | جلو دار سبط نبی ہون تمام
انہین ہر بشر سے جہانمین یہی | یہی ہین حسین علی ولی

سنو گوش دل سے اطعنا کہو
ہوا خواہ دجال و شیطان نہو

سنین جب یہ ارشاد حق مومنین
ہو شبیر کی معرفت مین یقین

خدیو جہان قبلۂ الاصفیا
امام زمان خاتم الاوصیا

جہان سے جہان کو ہون رونق فزا
تو این علی تشنۂ کربلا

کرین فکر تجہیز و تکفین کی
کرین دفن پڑھکر نماز آپ ہی

نہ غسل و نماز اور لاسے بجا
اماموں پہ غیر از امام ہدیٰ

روایت مین مروی ہوئی ہے یہ بات
شہ کربلا خسرو کائنات

کرین سلطنت تین سو نو برس
بپس فوت مہدی قدسی نفس

مگر مدت عمر ہو جب تمام
تو ساقی کوثر علیہ السلام

زمانے مین پھر ہو کے رونق فزا
کرین بادشاہی بحکم خدا

یہ صادق سے ہے طرفہ گفت و شنید
جو سائل ہوا آ کے عجلی برید

کہ خالق نے قرآن میں یا امام	لیا صادق الوعد کسکا ہے نام
سماعیل ہے کیا وہ ابن خلیل	کہا شہ نے اوس سے نہیں اے جلیل
سماعیل بیٹا ہے حزقیل کا	نبوت پہ دنیا میں مبعوث تھا
مگر قوم نے اوسکی تکذیب کی	بانواع تہدید تعذیب کی
اذیت رسانی نہ چھوڑی کبھی	سر و رو کا کھینچا تھا سب پوست بھی
کیا حق نے اوس دم غضب قوم پر	ملک ایک بھیجا برائے خبر
فرشتے نے آکر کہا اے نبی	بحکم خدا تجھسے ہوں ملتجی
اگر تو کہے تو تری قوم پر	ہو قہر خداوند جن و بشر
میں اک دم میں احوال کر دوں تباہ	معذب ہوں یہ سب کریں تو نگاہ
سمیِ ذبیح خدا نے کہا	عذابوں سے اونکے مجھے فائدہ
نہیں میری حاجت یہ ہے مطلقا	ہوئی وحی خالق کہ حاجت بتا

جو حاجت ہو کہہ مجھ سے اے خیر خواہ ۔ کہا پور حزقیل نے یا اِلٰہ
مجھے بھی مع تشنۂ کربلا ۔ زمانے مین پھر لانا تو بر ملا
کہ مین انتقام اپنے اعدا سے لون ۔ سزا انکو جسطرح چاہون دون
بیان جب وہ یہہ مدعا کر چکا ۔ تو رب ہدی نے مقدر کیا
کہ رجعت مین ہو ہمرکاب حسین ۔ زمانے مین حزقیل کا نور عین
روایت مین ہے یہ بھی وارد ہوا ۔ دم رجعت خسرو کربلا
برابر تہ خاک سے ایکبار ۔ ہوا خواہ اونکے چھہتر ہزار

سن اے سوز غم گوش دل سے ذرا ۔ جلا شمع کے مثل ہر استخوان
سہون کب تلک سوزش احتراق ۔ کہ اب شربت دید ہو نوش جان
ہوا صبح رجعت کا تارا نمود ۔ کٹی رات کام آئین بیداریان

حسن ابن فرزند جمہور نے ۔ لکھا واحدہ مین یہ اخبار سے

کہ کہتا ہی عاصم کا پور سعید | حدیثونکا راوی مسمی حمید

کہ باقر نے ارشاد فرمایا ہو | مرے عبد امجد ید اللہ نے

یہی خطبہ اک روز انشا کیا | کہ کہتا ہی خلاق ارض و سما

خداوند عالم نے پہلے پہل | کیا تھا تکلم جو روز ازل

ہوا نور وہ پھر اوسی نور سے | محمد کو پیدا کیا پھر مجھے

اوسی نور سے پھر بہ ارشاد رب | ہوئی خلق ذریت پاک سب

پھر اکبار بعد اوسکے اللہ نے | تکلم کیا دوسرے طور سے

سراپا وہ روح مطہر ہوا | اوسی نور مین اوسکو ساکن کیا

مع روح اوس نور کو یکبار | دیا پھر ہمارے بدن مین قرار

ہماری ہی خاطر ہی سب کائنات | ہی سارے جہان مین ہماری ہی ذات

ہمین سے برائی خواص و عوام | خلایق پہ کی اوسنے حجت تمام

نہ خورشید و ماہ و شب افروز تھا | نہ یہ شب کہیں تھی نہ یہ روز تھا
نہ عالم میں کوئی کہیں ذی حیات | نہ فکر معیشت نہ ذکر ممات
کہ تھا نور سبز اک ہمارا مقام | ہمیشہ خدا کی عبادت سے کام
ہمیں شغل تسبیح و تحمید تھا | کہ کثرت میں بھی رنگ توحید تھا
یہ احوال تھا واقعی پیش ازان | کہ پیدا ہو مخلوق رب جہان
اس آیت کو دیکھیں سنیں سامعین | بچشم بصیرت بگوش یقین

وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ
كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ
لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ

یہ ہے ترجمہ ظاہری لفظ کا | کہ خالق سے تھا وعدہ انبیا
کیا تھا یہی عہد پیمان بدل | کہ سب ہم پہ لائیں گے ایمان بدل

ہماری مدد اور یاری کریں | تہ دل سے نصرت ہماری کریں
حبیبِ خدا پر جو ایمان لائیں | مری واسطے اپنی جانیں لڑائیں
یہ ارشاد فرما کے گویا ہوا | علی ابنِ عمّم رسولِ خدا
یہ تحقیق مجھسے بھی اللہ نے | اسیطرح تھے عہد و پیمان کیے
کہ شاہنشہِ انبیا کا مدام | رہوں میں مددگار ہر صبح و شام
مرا حال ہے سب پہ آئینہ سب | رہا عمر بھر وقف رنج و تعب
جہاں میں رسولِ خدا کے لئے | شہِ انبیا مصطفےٰ کے لئے
مددگار رہتا تھا لیل و نہار | جہادوں میں تھا دمبدم جاں نثار
غرض ہر طرح میں نے عہدِ خدا | رہا زندہ جب تک کیا سب وفا
مگر انبیا نے جو گاہے مری | اعانت کی یہ سبب تھا قوی
کہ میری امامت سے وہ پیشتر | زمانے سے سب گئے تھے سفر

پر آئیگا دنیا مین جلد اب وہ دور
کہ وہ انبیائے خدا سب بفور

وصی پیمبر کی یاری کرین
جہادون مین خود جان نثاری کرین

یہ مشرق سے مغرب تلک سب جہان
ترے قبضہ مین آئیگا بے گمان

پھر آدم سے تا سید الانبیا
نبی زندہ ہون سب بحکم خدا

جہاد آکے میری جلو مین کرین
شب و روز دم دوستی کا بھرین

بہت جلد کفار عالم تمام
تہِ تیغ بران ہون بس لا کلام

تعجب نہین ہی کسیطرح سے
کہ مردونکو خالق جو زندہ کرے

کرین تلبیہ کی صدائین بلند
کہین فوج فوج آکے سب ہوشمند

لبیک لبیک یا داعی اللہ

حضور یکہ ہین ہم سب حاضر حضور
بجا لائین جو حکم ہو بے فتور

یہ مردانِ دین سب کرین جب ہجوم
تو ہو کوچے کوچے مین فدکے دہوم

غضبناک شمشیر بران بدوش | گلے تک ہو بحر شجاعت کا جوش
تہ تیغ ہوں ظالمین جابرین | تہ تیغ ہوں اولین آخرین
وفا کر دین وعدہ جو حق نے لیا | جو اس آئے ہمیں یقین اونسے کیا

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْـًٔا

کہ خالق نے خود اونسے پیمان کیا | جنہوں نے کہ منظور ایمان کیا
کہ البتہ روئے زمین پر اونہیں | مقرر ہم اپنا خلیفہ کرین
کہ جسطرح اون لوگوں سے پیشتر | خلیفہ مقرر کئے خلق پر
کرون دور دین اونسے ہر خوف ڈر | عبادت کرین تا مری بیخطر

یہ ارشاد فرماتے پھر علی — مگر رہو دنیا مین رجعت مری

مین زندہ ہون پھر زندہ ہونیکو بعد — ہو بیدار جسطرح سونے کے بعد

مین ہون صاحب رجعت بیشمار — مین ہون صاحب صولت و اختیار

مین ہون مالک دولت بیحساب — مین ہون آہنی قلعۂ فتح باب

مین ہون بندۂ خانہ زاد خدا — مین ہون ابن عم رسول خدا

مین ہون معدن علم پروردگار — امین خدا خازن راز دار

حجاب خداوند بالا و پست — صراط اور میزان کا ہون بندوبست

کلام حق اسماے حسنی مین ہون — کہ امثال و آیات علیا مین ہون

مین ہون صاحب نہر سقر بہشت — کہ ہر اہل کو دونین کوثر بہشت

جو نا اہل جہنم ہین — جہنم مین داخل کرونگا انھین

ہی تزویج اہل جنان میرے ہاتھ — جسے چاہونگا بیاہ دون جسکے ساتھ

قیامت کے دن حشر ہو جب عیان
ہی میری طرف بازگشتِ جہان

حساب اونکا ہی منحصر مجھپہ سب
گذر ہو نہ اعراف تک بے طلب

بلاشبہہ مین آخرِ روزِ گار
بفرمانِ خلاق لیل و نہار

وہی دابہ ہون بر وی زمین
کہ ناطق ہی جسپر کتابِ مبین

ظہور آخر کار جب ہو مرا
کلیمؑ و سلیمانؑ خاتم عصا

مین رکھون سراسر بروے جبین
نہ کوئی بچے کافر و مرد دین

منقش یہ مومن کے ماتھے پہ ہو
کہ مومن بحق ہی یہ مردِ نکو

اسیطرح کافر کے ماتھے پہ بھی
منقش ہو کافر بحق ہی یہی

غرض مومنونکا ہون مین بادشاہ
زبانِ سخن گو ہون بے اشتباہ

مین ہون خاتمِ اوصیاے رسل
مصیبت مین مشکل کشاے رسل

مین وارث رسولانِ اطہر کا ہون
خلیفہ خداوند اکبر کا ہون

خدا نے مجھی کو کیا ہی عطا | خلایق کا سب علم مرگ و بلا

مجھے ہر طرح کے یہ سب علم ہین | کہ مخلوق پر تا کرون حکم مین

یہ حکم میرے خدا نے کیا | یہ رعد اور برق ابر یہ صاعقا

یہ سب تیرگی سب صفائی جہان | یہ سب بحر سب کوہ سب آندھیان

یہ ماہ اور یہ انجم و آفتاب | اب آگے بتاؤن مین کسکا حساب

جو کچھ چاہیے آغاز و انجام سے | مفصل ہر اک شخص وہ پوچھ لے

حدیث مومنین صادق سے ہی یہ لکھا | کہا حق سے شیطان نے یا خدا

تو کر چین سے مجھکو مہلت عطا | کہ مہلت ہو تا روز رجعت عطا

کہا گو کہ فاحش ہی تیری خطا | مگر ہمنے کی تجکو مہلت عطا

کہ آدم سے تا وقت معلوم سب | نمایان ہون شیطان پر رنج و تعب

کہا شہ سے راوی نے پھر واقعی | کہ ہے رجعت آخری کیا یہی

براے جناب علی ولی — دیا اور بھی رجعتین ہین کئی
کئی رجعتین ہین کہا شاہ نے — جناب علی ولی کے لئے
جہان مین ہو ہم رجعت ہر امام — پئے اہتمام و پئے انتظام
پئے نصرت و یاری کاروبار — جناب علی ولی بار بار
بلا شبہہ لاریب رجعت کرین — یہان ہر زمانے مین سر عہد مین
نکوکار بدکار جو ہین بشر — حضوری مین حاضر ہون تمام آ
خلایق پہ غالب ہین مومنین — خداوند عالم ہو انکا معین
جو مومن ہین ہو کافرون سے تمام — بانواع واقسام لین انتقام
بوقت معین بحکم اله — علی ولی باتمامی سپاہ
ہون رونق فزاے زمین و زمان — بصد صولت و شوکت و عز و شان
ہو شیطان بھی لیکے اپنی سپاہ — بناچار ہو حاضر عرصہ گاہ

جو ہے قرب کوفے کے صحرا تمام — کنارِ فرات اوسکا ہے جا ہے نام
وہین ہووے ملاقات انجام کار — وہان ہووے ہنگامۂ کارزار
کہ محشر تک اسطرح کا معرکہ — نہ گاہے کہین ہوگا واقع ہوا
لڑائی کو گویا مین دیکھا — کہ پس پا ہوا لشکرِ مرتضےٰ
پسِ پشت سو سو قدم ہٹ گئے — قدم بعضونکے نہین جا پڑے
خداوندِ جبار و قہار جب — کیے نازل ابرِ سراپا غضب
کہ اوس مین ہون ملایک تمام — فلک تک بصد کثرت و ازدحام
ہون پھر حضرتِ سید الانبیا — مع حمزۂ نور رونق فزا
جو حضرت کو ابلیس دیکھے وہان — ہٹے پیچھے جی چھوڑ کر نا کہان
کہین اوسکے لشکر کے سب لشکری — چلے تم کہان چھوڑ کر افسری
کہ اسلام پر اب تو پائی ظفر — مظفر ہے منصور ہے کیا ہو ڈر

یہ سنکر کہے گا لعین بے حیا
کہ جس شے کو ہو نہین یہان دیکھتا

بھلا دیکھتے ہو اوسے تم کہان
عقاب خدا سے نہین پا امان

میان دو کتف لعین پر پڑے ہین
رسول خدا سید المرسلین

وہ نیزہ لگائین کہ اک دو ار مین
مع فوج داخل ہو وہ نار مین

زمانی مین پھر شرک و بدعت نہو
کہین شغل غیر عبادت نہو

رہین بس علی صاحب ملک و مال
کہ گذرین چہل الف و چار الف سال

ہون ایک اک ہزار ابن شہ سے
کہ ہر ہر برس ایک ہو ایک سے

نمایان ہون دو باغ سبز و عجیب
کہ اک مسجد کوفہ کے ہو قریب

کیا حق نے قرآن مین اوسکا بیان
یہ تشدید مخبم ہو مدہامتان

جہانتک کہ چاہے خدا سمیع
وہان تک رہین باغ دونون وسیع

ہے اکثر احادیث مین یہ خبر
اس آیت کی تفسیر مین معتبر

وَلَئِنْ مُتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَی اللّٰہِ تُحْشَرُوْنَ ۵

کہ پیدا ہوا خلق میں جو کوئی
ہے اک قتل اک مرگ اوسکی لکھی

اگر پیشِ رجعت یونہیں ہو مرا
تو رجعت میں ہو تیغ سے چاک چاک

اگر قتل وہ پیش رجعت ہوا
تو رجعت میں بے قتل مر جائیگا

احادیث میں معتبر معتبر
اس آیت کی تفسیر میں بیشتر

یَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ فَوْجًا مِّمَّنْ یُّکَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا

کہ جسدن ہر امت سے وہ مدعی
جو کرتے ہیں تکذیب آیات کی

کئے جائیں محشور سب رو سیاہ
ہے مقصود رجعت کلام اِلٰہ

نہیں تو قیامت میں خلق خدا
بلا قید محشور ہو مطلقا

ہے ارشاد صادق علیہ السلام
کہ قرآن میں اپنے رب انام

پئے ناصبی بہر اہلِ خلاف
یہ ارشاد فرما ہوا صاف صاف

فان له معيشة ضنكا

کہ رجعت مین کھائینگے ہر صبح و شام
یہی فضلۂ آدمی سب تمام

احادیث معراج مین بعض جا
پیمبر سے ارشاد حق نے کیا

یہ میرا علی ہے جو زوج بتول
ہے وہ دابۃ الارض کا یا رسول

اماماں دین مین سے یہان
کرون سب کے بعد اوسکا مین فیض جان

روایت ہے اخبار مین معتبر
کہ رجعت مین زندہ ہون جو جو بشر

ہوئی جتنی عمر اونکی پہلے یہان
دو چندان ہو رجعت مین عمر روان

کہ گویا ہوے پھر امام ہدے
کہ سلطان دنیا و دین مرتضے

جو رجعت کرین شاہ کربلا
سب اعدا تہ تیغ ہون برملا

امیہ کی اولاد سر تا بپا
مع آل سفیانی بے حیا

یہانتک غرض جو جو ملعون ہین
علی ولی انتقام اونسے لین

کرے زندہ پھر رب لیل و نہار — اہالی کوفہ سے وہ سی ہزار
جو یاور تھے انصار تھے شاہ کے — ہمیشہ مددگار تھے شاہ کے
تمامی قبائل مین ستر ہزار — جلائے پھر اکبار پروردگار
ہو صفین مین زندہ سفیان کا پور — معاون بھی ہون گے کہ زندہ ضرور
جہان تھی ملاقات باہم ہوئی — اوسی جا ملاقات ہو ابکی بھی
تو شاہ نجف سید الاصفیا — وہین پور سفیان کو با اشقیا
کرین قتل با صد عذاب و تعب — مگر زندہ ہون پھر لعین سب کے سب
تو ہمراہ فرعونیان — علی ولی سرور انس و جان
باقسام و انواع ایذا انھین — سراسر برابر معذب کرین
غرض آئینگے پھر جناب امیر — یہان با جناب بشیر و نذیر
ضرور انبیا سب کرینگے ظہور — بشرط تمنا و شوق حضور

کرین سید الانبیا خود عطا ۔ علیؑ ولی کو پھر اپنا لوا
علی پھر شہنشاہ ہون خلق مین ۔ نبی سارے عمال حیدر بنین
باطراف و اکناف عالم تمام ۔ حسنؑ سے محمدؑ تلک ہر امام
رہین شاد و خرسند زیر علم ۔ مع زمرۂ انبیا سب بہم
نہ ہر دم کسی سے کہین پھر ڈرین ۔ بدون تقیہ عبادت کرین
محمدؐ پہ ہو لطف و ظل الٰہ ۔ تمام اہل عالم کے ہون بادشاہ
کہ دنیا کے سب مبتدا منتہا ۔ ہوا تحت فرمان خیر الورا
یہان تک وہ وعدہ بھی ہووے وفا ۔ جو قران مین کرتا ہی رب علا
کہ ہر دین پر اوسکو غالب کرے ۔ اوسیگا ہر اک دین جو دم بھرے
روایت مین کرتے ہین راوی بیان ۔ کہ قرب ظہور امام زمانؑ
جمادی اخری مین بس یک بیک ۔ رجب مین بھی بعد اوسکے دس دن تلک

جو بارانِ رحمت برستا رہے | وہ خود برق کی مثل ہنستا رہے
سحاب کرم کی وہ دریا دلی | ہو مخلوق نے بھی نہ دیکھی سنی
نیا گوشت مردوں کے اوگنے لگے | کہ سب زندہ ہو ہو کے ہوں اوٹھ کھڑے
مجھے اب وہ آتے ہیں گویا نظر | کہ ہیں جھاڑتے خاک بالائے سر
حدیث اور اسطرح وارد ہوئی | کہ رجعت ہو صاحب الامر کی
تو ہو پشت کوفہ سے رونق فزا | سپہ سبع عشرین امام ہدا
اوٹھے ہوں وہ سب قبر سے مرد وا | کہ موسائی اوتھیں جن سب پندرہ
ہوں سات اوتھیں اصحاب کہف و رقیم | وصی ایک موسیٰ کا مرد کریم
ہو یوشع بن نون سلمان ہو ایک | پھر اک بو دجانہ جو ہے مرد نیک
ہیں مقداد پھر مالک اشتر ہیں پھر | ہیں سب کے سب یار اور منتصر
کہ من جانب مہدی رہنما | ہوں عمال و حکام شہر و قریٰ

ہے منقول ظاہر ہون جب حضور — تو مرقد مین ہر شیعہ کی بالضرور
ملک ایک آکر کہے یہ پیام — کہ ظاہر ہوا آج تیرا امام
اگر کہہ تو مین زندہ کردون تجھے — کہ تو اپنے آقا سے جا کر ملے
وگرنہ نبھا سے پروردگار — رہین شاد رہ تا بدار القرار
ہے ارشاد صادق علیہ الثنا — کہ رجعت کرینگے جو خیر الوریٰ
تو عالم مین با رحمت و مکرمت — کرے نصف لک سال وہ سلطنت
علی پھر کرین سلطنت آکے بس — پچاس و چار الف انکو گذرین برس
کہین آکے راوی نے شہ سے کہا — اس آیت کا فرمائیے مدعا

ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد

کہ قرآن تجھپر جو واجب کیا — تو دنیا مین پھر لائیگا تجھکو کیا
کہا شہ نے واللہ دنیا کبھی — نہوگی نہوگی کبھی منقضی

کہ جبتک نہ آکر نجف مین کبھی ملاقی ہون باہم علی و نبی
وہان ایسی مسجد کرینگے بنا کہ بارہ ہزار اوسکے در ہونگے وا
کیا ابنِ طاؤس نے یہ مقال کہ دنیا کی کل عمر ہے لاکھ سال
ہے اوسکے لئے سال عشرین ہزار تو اسّی ہزار آل پر کر شمار
ہے منقول صادق سے یہ خبر ہے اک واقعہ میرے پیشِ نظر
کہ مین دیکھتا ہون عجب تخت زر پھر اک قبہ یاقوت کا تخت پر
جواہر جڑے اوسمین ہین بیشمار ہین اطراف کو قبے نوّی ہزار
ہے اک نور اخضر کا قبہ ہے صاف ضیا اوسکی ہے قاف تا قاف
سرِ تخت یون ہے رونق افزا حسین شہِ کربلا سیدِ مشرقین
زمین ادب شوق سے چوم کر کرین مومنین ہر طرف سے گذر
بجالائین تسلیم جب لے رہا تو آئے خدا کی طرف سے ندا

کہ اے میرے احباب خیر المآل
جو چاہو کرو آج مجھ سے سوال

زمانے میں تم سب تھے فی الوقتی
بہت سے کھینچے آزار ایذا سہی

رہے تم شب و روز وقتِ بلا
سہے صدمۂ رنج و غم و بلا

مگر آج وہ روز ہے دیکھیے
کہ دنیا و عقبیٰ کی حاجات سے

جو مطلوب ہو بے تردد کہو
نہیں ہاتھ روکو نہ تم چپ رہو

بہشت بریں سے طعام و شراب
پھر اون سبکو آیا کرے بیحساب

یہی عام شیعوں کے مذہب میں بات
اسی پر ہے اجماع جملہ ثقات

کہ پیش از قیامِ قیامت یہان
بہنگام عہدِ امامِ زمان

سعیدِ جہان صالح و پارسا
شقیِ جہان طالح و بے حیا

یہ زندہ کیے جائیں دونوں گروہ
جہان میں یہ پھر آئیں دونوں گروہ

مگر زندہ ہون عمدۂ صالحین
کہ ہو بابیاب امامانِ دین

حضوری سے حضرت کی ہون کامیاب ملین بعض اعمال کے بھی ثواب

جو مومن بدترین جہان ہین بندہ سب ہمیشہ رہین مبتلاے تعب

جو رہتے ہے گوارہ نہ تھی انکو گناہ پئے اہلبیت رسالت پناہ

مضاعف وہ رتبے کرینگے نگاہ ائمہ کی سب دولت و عز و جاہ

کرین نیک بندے طلب انتقام سزا سے ہو جائین ملعون تمام

سوا انکے سب بندگان خدا رہین قبر مین تا بروز جزا

کہ آیا ہے اکثر احادیث مین وہی بندے مخصوص رجعت کرین

جنھین محض ایمان حاصل ہوا ہون یا کفر مین جو رہے مبتلا

سوا انکے محشر تلک سب بشر معطل رہین اپنے احوال پر

کہے عالمون نے ہمارے کہا یہ دعوے جو رجعت پہ اجماع کا

تو شیعون پہ باہم بسر و علن مخالف برابر ہے طعن زن

جوابات شافی سنے بیشتر
نہ رجعت کے قابل ہوئے بیخبر

نجاشی جو عالم ہے اوسنے یہ حال
لکھا ہے میانِ کتابِ رجال

ہے نعمان جو مشہور آفاق مین
کیا خدمتِ مومن الطاق مین

کہا دل لگی سے یہ نعمان نے
عقیدے جو رجعت پہ ہین آپکے

تو رجعت کا اب عذر کرتے ہین ہم
ہمین دیجیے قرض پانصد درم

کہا اوس سے مومن نے دے ضامنی
کہ تو ہوگا رجعت کے دن آدمی

مجھے ہے یقین جب وہان آئیگا
تو آتے ہی تو مسخ ہو جائیگا

ولیکن نہ سمجھے تناسخ کہین
کوئی شخص اسکو بروزِ زمین

پڑے روح جب جسم مین اوڑ کے
کہا کرتے ہین سب تناسخ اوسے

مگر روح جب جسم اصلی مین آئے
بقہر خدا اور صورت وہ پائے

تناسخ کی کب اوسپہ تعریف ہے
کہ یہ مسخ کی ساری توصیف ہے

غرض اوٹھ گیا بعد قطع کلام
ہے ارشادِ صادق علیہ السلام

کہ رجعت پہ ایمان نہ لائے اگر
تو ہمسے نہین ہے کبھی وہ بشر

نہ سمجھے جو وہ متعہ کو خود حلال
کرے رد و انکار مین قیل و قال

مترجم کو منظور ہے اختصار
جو تفصیل چاہو تو دیکھو بحار

سنو حاضرین بساطِ سخن
شمارندۂ جادۂ داستان

کہ آخر ہوا دورۂ آخرین
کوئی دم غمِ ہجر ہے میہمان

مبارک خدا نے دکھایا وہ دن
کہ مرتا تھا جسکے لئے اک جہان

صدوق ایکجا لکھتے ہین خبر
کہ صادقؑ سے منقول ہے معتبر

خلایق پر اک وقت وہ آئیگا
امامِ زمان جسمین چھپ جائیگا

خوشا حال اونکا جو اوسوقت مین
ہماری ولایت پہ قایم رہین

پئے اہلبیتِ رسولِ خدا
رہین بندۂ فرمان بر و باصفا

یہ حکم سے کم اجر اونکا ہی / سنین ایک آواز وہ غیب کی
ہو تم سب ہمارے بندو نمین اہل دنیا / مرے راز پنہان پہ لا یقین
مری غیب پر تمنے تصدیق کی / ہوا ب میری جانب سے تمکو خوشی
مبارک ہو تمکو ثواب جزیل / بہ تحقیق تم سب بلا قال و قیل
ہو میرے غلام اور میری کنیز / نہایت ہی رکھتا ہون تمکو عزیز
عبادات بالکل کرون مستجاب / کرون مین تمھین عفو سے کامیاب
تمھین بخشدونمین بروز جزا / رضا مند ہون تمسے لیئے انتہا
جہان مین جو ہم پانی برساتے ہین / بلاؤن سے انسان بچ جاتے ہین
تمھارا ہی باعث ہی یہ سربسر / زمانے مین تم سب نہوتے اگر
بہ تحقیق بی شبہہ وبے حساب / ابھی اونپہ ہم بھیجتے اک عذاب
یہ آدمی نے سنکر کہا اے حضور / کہ اس عہد مین کیا عمل ہی ضرور

تو فرمایا رکھنا زبان کو نگاہ — نکلنا نہ خود گھر سے شام و پگاہ

زرارہ سے مروی ہی یہ ایک جا — کہ اکبار حضرت سے مین نے کہا

بہ تحقیق آخر تمہارا امام — لگا ہونے غائب بہ پیش از قیام

کہا کیون کہا قتل کے خوف سے — بحکم خداوند عالم چھپے

جو دیکھا کرین شیعہ اوآپ کی — تو ہو بعض کو شک نہایت بھی

امامت کا انکار بعضے کرین — علانیہ گفتار بعضے کرین

کہ ابتک وہ پیدا ہوا ہی نہین — ابھی بطن مادر مین ہی بالیقین

کہین بعضے اوسکا کہان ہی وجود — نہین ہمکو معلوم کچھ ماند و بود

کہینگے کہین بعضے بعضے بشر — کہ دو سال پیش از وفات پدر

یہ مشہور ہی تھا وہ پیدا ہوا — خداوند عالم نے خود شیعو نکا

کیا اوسکی غیبت مین بس امتحان — دلیلون نے کھوئے ضلالت مین جان

زرارہ نے سنکر کہا مین فدا | اگر اوس نہ مانے تلک بچ گیا

کرون کیا عمل کچھ تو فرمائیے | کہا اس دعا کی تلاوت رہے

اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ فَإِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْ نَبِيَّكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي رَسُولَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي رَسُولَكَ لَمْ أَعْرِفْ حُجَّتَكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي حُجَّتَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِينِي

حدیث اور پھر معتبر ہے یہ یقین | کہ فرماتے ہین سید الساجدین

محمد مرا خاتم الاوصیا | کریگا جو غیبت بحکم خدا

بہت ہوگا غیبت کی مدتکو طول | مگر اوس زمانے مین جو ذی العقول

امامت پہ اوسکی کرین اعتقاد | رہین منتظر اوسکے مسرور و شاد

کرین رات دن انتظار ظہور | رہین رات دن وقت کار ظہور

وہ ہین ہر زمانیکے لوگونسے نیک
ہی نیکونسے بھی نیک وہ ایک ایک

خدانے اونھین معرفت اپنی دی
کیا عقل مین فہم مین منتہی

تہ غیبت کو غیبت سمجھتے ہین وہ
اوسے مثل رویت سمجھتے ہین وہ

کہ ذی قدر و ذی منزلت ہین وہ لوگ
بڑے نیک و با معرفت ہین وہ لوگ

ہین اونکے لئے عزتین مرتبے
بلاشبہ ہانند اون لوگون کے

علانیہ جو پیش رو سے نبی ؐ
جہادون مین مصروف تھے ہر گھڑی

ہمیشہ بشمشیر و تیر و سنان
جو تھے ناصر سید مرسلان

ہماری خوشی کے ہین سب پابند
ہمارے وہ شیعہ ہین اخلاص مند

احادیث مین ہی یہ وارد ہوا
جو ہین مخلص خاتم الاوصیا

جنھین ہی بہت انتظار ظہور
جنھین ہی شب و روز شوق حضور

مشابہ ہین اون سب سے وہ حق شناس
جو زیر علم ہونگے حضرت کے پاس

وہ سب لوگ اون سب کے مانند ہین ... جو حضرت کے خیمے مین خرسند ہین

وہ ہین بلکہ اونسے مشابہ تمام ... جو راہِ خدا مین بہر صبح و شام

جہاد و نپہ مر مر کے لڑتے رہے ... قدم کی عوض دم اوکھڑتے رہے

یہ صادق سے منقول ہے سب بین ... کہ وہ وقت آتا ہے جسمین یقین

یکایک بڑے اشتبہ پیش آئیگا ... امامِ زمان تجھ سے چھپ جائیگا

نہ چھٹکارا پائین کبھی خاص و عام ... مگر جو پڑھین یہ دعا صبح و شام

کہ مشہور ہے یہ دعاے غریق ... یہی ہے جہان مین امانکا طریق

یا اللہ یا رحمن یا رحیم یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک

علی ابن طاؤس نے ایک جا ... ہے مصباح زائر مین ایسا لکھا

کہ ارشادِ صادق علیہ السلام ... یہ منقول ہے جب کرے التزام

پڑھے اس دعا کو جو کوئی بشر ... بلا ناغہ چالیس دن ہر سحر

تو بہر جنابِ امامِ زمان ہو منجملۂ ناصر و یاوران
اگر فوت ہوگا وہ پیش از ظہور تو بے شبہ اوسکو خدائے غفور
زمانہ مین حضرت کے زندہ کرے پھر اوسکو شریکِ احبا کرے
حضوری مین حاضر رہے خانہ زاد سراپا جلو دار وقتِ جہاد
ہزار اجر کامل اوسے دے خدا سراسر پئے حرفِ حرفِ دعا
مٹا دے سر حرف فوراً اِلٰہ ہزار اوسکے نامے سے نامی گناہ
کرو حفظ اے خاصگانِ خدا وہ ہے یہ دعا دیکھو شانِ خدا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِيْمِ وَرَبَّ الْكُرْسِيِّ
الرَّفِيْعِ وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ
وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُوْرِ وَ
مُنْزِلَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَرَبَّ الْمَلٰٓئِكَةِ

الْمُقَرَّبِيْنَ وَالْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

اَسْئَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ

الْمُنِيْرِ وَمُلْكِكَ الْقَدِيْمِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْئَلُكَ

بِاسْمِكَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ بِهِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُوْنَ

وَبِاسْمِكَ الَّذِیْ يَصْلَحُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَ

الْاٰخِرُوْنَ يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ وَّيَا حَيُّ

بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ يَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ يَا مُحْيِیَ

الْمَوْتٰى وَمُمِيْتَ الْاَحْيَآءِ يَا حَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْاِمَامَ الْهَادِیَ الْمَهْدِیَّ

وَعَلٰی

کہ ارشادِ صادق علیہ السلام — یہ منقول ہے جب کرے اسرا

پڑھے اس دعا کو جو کوئی بشر — بلا ناغہ چالیس دن ہر سحر

وَ الْمُؤْمِنَاتِ فِیْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا
سَهْلِهَا وَ جَبَلِهَا وَ بَرِّهَا وَ بَحْرِهَا وَ عَنِّیْ
وَ عَنْ وَالِدَیَّ مِنَ الصَّلَوَاتِ وَ التَّحِیَّاتِ
زِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِهٖ وَ
مَا اَحْصَاهُ عِلْمُهٗ وَ اَحَاطَ بِهٖ کِتَابُهٗ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُجَدِّدُ لَهٗ فِیْ صَبِیْحَةِ یَوْمِیْ
هٰذَا وَ مَا عِشْتُ مِنْ اَیَّامِیْ عَهْدًا وَّ عَقْدًا وَّ
بَیْعَةً لَهٗ فِیْ عُنُقِیْ لَا اَحُوْلُ عَنْهَا وَ لَا اَزُوْلُ اَبَدًا
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اَنْصَارِهٖ وَ اَعْوَانِهٖ وَ
الْاِنْجِیْلِ وَ الزَّبُوْرِ وَ رَبَّ الظِّلِّ وَ الْحَرُوْرِ وَ
مُنْزِلَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَ رَبَّ الْمَلَائِکَةِ

عَنْهُ وَالسَّابِقِينَ إِلَى إِرَادَتِهِ وَالْمُسْتَشْهَدِينَ
بَيْنَ يَدَيْهِ اللَّهُمَّ إِنْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ
الْمَوْتُ الَّذِي جَعَلْتَهُ عَلَى عِبَادِكَ حَتْماً
فَأَخْرِجْنِي مِنْ قَبْرِي مُؤْتَزِراً كَفَنِي شَاهِراً
سَيْفِي مُجَرِّداً قَنَاتِي مُلَبِّياً دَعْوَةَ الدَّاعِي
فِي الْحَاضِرِ وَالْبَادِي اللَّهُمَّ أَرِنِي الطَّلْعَةَ
الرَّشِيدَةَ وَالْغُرَّةَ الْحَمِيدَةَ وَاكْحُلْ نَاظِرِي
بِنَظْرَةٍ مِنِّي إِلَيْهِ وَعَجِّلْ فَرَجَهُ وَسَهِّلْ
مَخْرَجَهُ وَأَوْسِعْ مَنْهَجَهُ وَاسْلُكْ بِي
مَحَجَّتَهُ وَأَنْفِذْ أَمْرَهُ وَاشْدُدْ أَزْرَهُ وَاعْمُرِ
اللَّهُمَّ بِهِ بِلَادَكَ وَأَحْيِ بِهِ عِبَادَكَ

فَاِنَّكَ قُلْتَ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ ظَهَرَ الْفَسَادُ
فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ اَيْدِي النَّاسِ فَاَظْهِرِ اللّٰهُمَّ
لَنَا وَلِيَّكَ وَ ابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ الْمُسَمّٰى بِاسْمِ
رَسُوْلِكَ حَتّٰى لَا يَظْفَرَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَاطِلِ
اِلَّا مَزَّقَهُ وَ يُحِقَّ الْحَقَّ وَ يُحَقِّقَهُ وَ
اجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ مَفْزَعًا لِمَظْلُوْمِ عِبَادِكَ
وَ نَاصِرًا لِمَنْ لَا يَجِدُ لَهُ نَاصِرًا غَيْرَكَ وَ
مُجَدِّدًا لِمَا عُطِّلَ مِنْ اَحْكَامِ كِتَابِكَ
وَ مُشَيِّدًا لِمَا وَرَدَ مِنْ اَعْلَامِ دِيْنِكَ وَ سُنَنِ
نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ وَ اجْعَلْهُ
اللّٰهُمَّ مِمَّنْ حَصَّنْتَهُ مِنْ بَاْسِ الْمُعْتَدِيْنَ

وَ سُرَّ نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ
بِرُؤْيَتِهٖ وَ مَنْ تَبِعَهٗ عَلٰى دَعْوَتِهٖ وَ ارْحَمْ
اسْتِكَانَتَنَا بَعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ هٰذِهِ
الْغُمَّةَ عَنِ الْاُمَّةِ بِحُضُوْرِهٖ وَ عَجِّلْ لَنَا
ظُهُوْرَهٗ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا وَّ نَرٰىهُ قَرِيْبًا
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

بار و قصد دست یمین تین بار — تو سیدھی طرف ران پر اپنی مار
پر الکھ مرتبہ کہہ بہ تصدیق دل — عبارت یہ ہر ضرب سے متصل

اَلْعَجَلُ الْعَجَلُ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ
الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكَ اَنَا مُنْتَظِرٌ
اِلَيْكَ حَتّٰى يُمَكِّنَنِيَ اللهُ مِنْ رُؤْيَتِكَ

وَسَعَادَتِكَ وَيُمْنِكَ يَا مَوْلَايَ اَلْعَجَلَ
اَلْعَجَلَ السَّاعَةَ

بصدق و صفا از رہ اضطرار — پڑھے اس عبارت کو پھر بار بار

يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ
اَدْرِكْنِي بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ آبَائِكَ الطَّاهِرِينَ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ اَجْمَعِينَ الطَّيِّبِينَ
الطَّاهِرِينَ الْخَيِّرِينَ الْفَاضِلِينَ وَسَلَّمَ
تَسْلِيمًا كَثِيرًا اَللّٰهُمَّ اَرِنِي
طَلْعَتَهُ وَبَهْجَتَهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

مبارک ہوں اے دل یہ جانبازیاں — ہوا تو رفیق امام زمان
بع الخیر سو خاتمہ یا خدا — کہ چودہ حدیثیں اثر لکھ چکا

اثرِ حسبِ حکمِ جنابِ اخی
سپے ہدیۂ زمرۂ شیعیان
نسب موسوی مفتیِ نامور
علمدارِ فوجِ حدیث و کلام
کہ لکھتے ہیں وہ قدوۂ راستان
وہ ہیں نشر میں لعن روایت نگار
سنین حاصلِ ترجمہ مومنین
کہ فضل بن یحییٰ جو ہی نامور
کہ تھی سالِ ہجری میں عرب
وہ تھا گیارھواں روز شوال کا
علی زین دین افتخارِ زمان

کہ اکبار ہین پیش ازین چند سال — پئے شغل تحصیل علم وکمال
ہوا وارد وساکن ملک شام — رہا درس ہین بیشتر اہتمام
مدرس مرا شیخ عبدالرحیم — جو تھا لطف سے میرا محب صمیم
ہوا عازم اندلس ایکبار — مگر ہمسفر ہین رہا سایہ وار
ہوا ایک قریہ ہین آخر گذر — رہا شہر مذکور نزدیک تر
کہ عارض ہوئی تپ مجھے ناگہان — مدرس ہوا اندلس کو روان
وہ تپ بعد سہ روز زائل ہوئی — مجھے تاب رفتار حاصل ہوئی
طبیعت جو ٹھہری نہ ٹھہرا وہان — ہوا قطرہ زن ہو گئے روان
نظر قافلہ تازہ اک آگیا — یہ سب اہل بربر ہین ظاہر ہوا
وہان سے جزیرہ بھی شیعوں کا تھا — بہت متصل اور کم فاصلا
زبس تھا جو مین مبتلائے فراق — یہ سنتے ہی غالب ہوا اشتیاق

جو آنے لگی مجھکو الفت کی بو | ہوئی شکل باد سحر جستجو

مرا بلبل دل چہکنے لگا | کہا ایک نے مژدہ جانفزا

کہ چھبیس دن جب چلا جائیگا | جزیرہ وہ شیعو نکا تو پائیگا

ملا ہمسفیرون کا جب سراغ | وہین مین خرامان ہوا باغ باغ

چڑھا نشۂ بادۂ بوئے گل | چلا شکل باد صبا سوئے گل

مسافت ہوئی قطع پایان کار | لب بحر آیا نظر اک حصار

خوش اسلوب و خوش قطع سر تا بسر | نہ برج ایسے دیکھے نہ دیوار و در

بڑی اونچی اونچی بڑی پایدار | بروج فلک کا یہان کیا شمار

غرض شادمان خرم و شادکام | کیا شہر پر مین نے مین مقام

جو آئی ہر اک سو سے بو ولا | پھرا خوب کی سیر کوے ولا

ہوا سیر شہر مین جب گذر | کیا شکر اک گوشہ مین بیٹھ کر

دم ظہر پھر صورت شیعیان | موذن نے دی آکے اوسمین اذان

اذان دیکھا جب وہ عالیمقام | دعا کی براے ظہور امام

جو بیٹھا تھا اپنی جگہ ہین خموش | بس اوٹھا دل زار سے اک خروش

ہوا ضبط دشوار دم چڑھ گیا | ہر اشغل آہ و بکا بڑھ گیا

جو ہین خوب جی کھولکر رو لیا | غبار الم دل سے کچھ دھو لیا

نمازی سب اکبار باصد نیاز | ہوئے آکے مصروف وقف نماز

بجا لاکے سب واجب و مستحب | بطور امامیہ وہ حق طلب

وضو سے جو فارغ ہوئے مومنین | برابر صفین منعقد ہو گئین

ہوئین جب صفین منعقد جابجا | اونھین مین یکایک پھر اک شخص اوٹھا

ہوا مقتدا باشکوہ تمام | عجب مقتدی تھے عجائب امام

عیان رخ سے اک نور رب ہے | ملائک حشم قبلۂ اتقیا

ہوئی جب نماز جماعت تمام
پھر واجب و مستحب تا سلام

پڑھی سب نے تعقیب مانگی دعا
وہ سب سجدہ شکر لائے بجا

مخاطب ہو مجھ سے پھر ناگہان
کہا کر مفصل حقیقت بیان

کہ تو کون ہی تیرا مذہب ہی کیا
پڑھی کیون نہ تو نے نماز خدا

بتفصیل مین نے کہا اپنا حال
ہی اسطرح مذہب مین کی قیل و قال

خدا ایک ہی اور کیا مین کہون
تمھارے پیمبر کی امت مین ہون

یہ کہنے لگے مجھسے سب آہ واہ
ہوا بھی اگر اسطرح تو گواہ

برائے خدا و شہ مرسلین ﷺ
نہ ہوگا تجھے فائدہ غیر ازین

کہ دنیا مین بچ جائیگا قتل سے
بہت یون مسلمان ہین نام کے

مگر ہان گواہی جو دے تیری
بلا فاصلہ بعد احمد ﷺ نبی

بلا شبہ و بیگمان بیحساب
تو ہو داخل خلد ای کامیاب

کہا مین نے سنکر کہو تو سہی ۔ گواہی وہ ہی کون سی تیسری
امامِ جماعت نے ہنسکر شتاب ۔ دیا بات کا میری ایسا جواب
یہ اقرار کر تو بہ تصدیقِ دل ۔ زبان سے بلا وقفہ اب متصل
کہ اوّل جناب علیؑ ولی ۔ بلا ریب ہین جانشینِ نبی
بترتیب بعد اونکے گیارہ امام ۔ خلایق کے ہین رہنما لاکلام
وہ ہین واجب الطاعت و احترام ۔ بحکم خدا مثلِ خیر الانام
سنا جب یہ مین نے بہت خوش ہوا ۔ کیا شکرِ خالق کہا مرحبا
ہی میرا بھی دل سے عقیدہ یہی ۔ سمجھنا نہ ہرگز مجھے اجنبی
باخلاص پیش آئے وہ سب کی سب ۔ پھر اک سمت مسجد مین باصد طرب
مکان ایک رہنے کو ہمکو دیا ۔ وہان جمع ہونے لگے اتقیا
تکلف ہوا ہر طرف سب تمام ۔ نہوتا تھا مجھسے جدا پھر امام

بہت دن وہاں کا نظارہ کیا　　بخوبی ہر اک شے سے واقف ہوا

نہ دیکھا زراعت کا کچھ اشتغال　　کیا آخر کار اک دن سوال

کہ یہ راز ہوتا نہیں مجھپہ فاش　　خورش کیا تمہاری ہی کیا ہی معاش

کہا اک جزیرہ کہ خضرا ہی نام　　دوم بحر ابیض ہی اور اک مقام

کہ ہی جلوہ افروز ساکن وہان　　سب اولادِ پاکِ امام زمان

اوسے جاسے دو بار ہر سال مین　　پہنچتا ہی قوت معین ہمین

کہا ایکبار ہے آچکا پیشتر　　پھر ایکبار آئیگا غلہ ادھر

کہا اب کب آئیگا بے اشتباہ　　کہا جب گذر جائینگے چار ماہ

یہ سنکر ہوا بندہ وقفِ دعا　　کہ آئے کہیں جلد وہ قافلا

نگذرا تھا چالیسوان دن ابھی　　کہ دلکو تمنا ہوئی سیر کی

جو ایکبار کی سوئے مغرب نگاہ　　کہ تھی قافلہ کی اوسی سمت راہ

جو تکنے لگا مین یہ انتظار | ہوئی دور سے ایک شے آشکار

کہا آشناؤن سے یہ کون شے | سر سطح دریا نمودار ہے

ہوئے دیکھکر سب کے شادمان | کہا شکر ہے آئین وہ کشتیان

ابھی تھے اسی ذکر مین ہم وہین | کہ ساحل پہ سب کشتیان آگئین

جو آگے تھی اک سب سے کشتی بڑی | تو کچھ اور پیچھے تھین چھوٹی بڑی

پیاپے وہ تھین سات سب کشتیان | کہ دریا مین تھے ہفت قلزم روان

بڑی جو وہ کشتی تھی ماہ منیر | ہوا اوس سے رونق فزا مرد پیر

گیا تا بمسجد وہ عالیمقام | کیا پڑھکے ظہرین مجھکو سلام

یہ پوچھا دیا مین نے جسدم جواب | کہ ہے تیرا کیا نام تبلا شتاب

کہا پھر مگر ہے مجھے یہ گمان | کہ ہو نام تیرا علی الجوان

کہا نام ہان ہان یہی ہے مرا | کہا نام کیا ہے ترے باپ کا

مگر اے علی بالیقین لاکلام ۔۔۔ وہ مشہور ہی سب مین فاضل ہی نام
کہا سچ کہا آپ نے واقعی ۔۔۔ یہی ہی مربّی کا نام بھی
مفصل اب ارشاد فرمائیے ۔۔۔ سفر مین کہین آپ بھی ساتھ تھے
کہا مین کہین ساتھ تیری نہ تھا ۔۔۔ کہا کہئے پھر از برائے خدا
حقیقت کھلی آپ پر کسطرح ۔۔۔ شناسا ہوئے بے خبر کسطرح
کہا تیرا سب حال ای حق طلب ۔۔۔ یہ شکل و شمائل یہ نام و نسب
سراپا ہوا مجھپہ پہلے عیان ۔۔۔ نہین مطلقاً احتیاج بیان
بفضل خدا مجھکو ارشاد کام ۔۔۔ وہان لیچلون جسکا خضر اہی نام
غرض بعد یکہفتہ پھر شاد شاد ۔۔۔ چلا اوسکے ہمراہ مین بامراد
کہ وہ شیخ ہمنام خیر الورا ۔۔۔ مرا راہ خضر امین اک خضر تھا
چلے پندرہ دن جو لیل و نہار ۔۔۔ ملا آب دریا سفید کیبار

وہی شیخ کرنے لگا یہ کلام ۔ اسی بحر کا بحر ابیض ہے نام
وہ خضرا جزیرہ ہے وہ دیکھ تو ۔ جسے آب دریا نے ہر چار سو
احاطہ کیا ہے بصد آب و تاب ۔ جو ہے صورت خرمن آفتاب
ہوا سیر دریا سے جس دم فراغ ۔ اوتر آئے مرکب سے ہم باغ باغ
عجب شہر دیکھا عجائب بنا ۔ جدھر رخ کیا باب حیرت کھلا
ہوا محو بخت رسا ہر کہیں ۔ نرکنے دیا شوق نے پر کہیں
ہوئے داخل شہر جب بیقرار ۔ برابر ملے سات پہلے حصار
نظر آئے ہر سو شجر سایہ دار ۔ ہر اک شاخ بالیدہ پر برگ و بار
ہر اک سمت نہریں لبالب رواں ۔ خیابان خیابان چمن بندیاں
جمالے مجلس خوب رنگ بہار ۔ لب جو ہوا سرو سے ہمکنار
سراپا جو محو تماشا ہوا ۔ تکلف نظر آیا بازار کا

نہین اسمین ہرگز محلِ خلاف | عمارات سب سنگ مرمر سے صاف
سب اوس شہر کے طفل و پیر و جوان | ملائک شیم انتخاب جہان
تقدس مین یکتائے آفاق سب | سراسر سراپا ہین اخلاق سب
مسافر نوازی مین ہر فرد بیش | امیر و جلیل و شریف و رئیس
ہر اک رخ سے نور خدا جلوہ گر | ضیا و صفا رشکِ شمس و قمر
وہ سب نور چشمِ نبی و علی | خجستہ سیر نیکخو تھے سبھی
خرامان تھے مانند بادِ سحر | ہمین مسجدِ جامع آئی نظر
جو مسجد مین پہنچے بہم شادمان | نظر آیا اک مجمع شیعیان
کھلا پھر کہ ہے صدر مین جلوہ گر | وہ عالی مناقب وہ عالی گہر
وہ صاحب شرف سید محترم | وہ رشکِ سلیمان وہ قدسی خدم
سنا شمسِ دینِ محمد ہے نام | وہ ہے نائب و آلِ آخر امام

ملقب بعالم سر سروران ۔ بحکم امام زمان حکمران

کہ تھا پانچ پشتونکا بفاصلہ ۔ امام زمان تک اوسے فاصلہ

ہمیشہ وہ احکام کرتا بیان ۔ بہ نقل حدیث امام زمان

اوسے مشغلہ درس کا وعظ کا ۔ مسائل کا مذکور صبح و مسا

یکایک جو مین اوسکے آگے گیا ۔ کہا خیر مقدم خوشا مرحبا

مجھے پاس اپنے بلطف و کرم ۔ بٹھایا کہا کہ سفر کے الم

منازل مین تو نے جو دیکھے تعب ۔ یہان ہو گئے مجھپہ آئینہ سب

جو تجھپر گذرتی تھی شام و سحر ۔ پہنچتی تھی مجھکو مفصل خبر

غرض مجھپہ کیا کیا نوازش نہ کی ۔ جگہ مجھکو پہلوے مسجد مین دی

مجھے بے طلب ایک خادم دیا ۔ طلب خوان نعمت پہ مین نے کیا

غرض ہر دہ روز ہر صبح و شام ۔ رہا مورد لطف مین شاد کام

کہا کیجیے مجھکو آکر شتاب ‎ برائے خدا و رسالت مآب

کہ اوس جمعہ کو آپنے واقعی ‎ جماعت مین واجب کی نیت جو کی

مگر کیا جناب امام زمان ‎ امامِ زمان سیدِ انس و جان

امامِ زمان خسروِ نیکذات ‎ امامِ زمان قبلۂ شش جہات

امامِ زمان مرکزِ بازگشت ‎ امامِ زمان دلبرِ پنج و ہشت

امامِ زمان سیفِ ربِ جلیل ‎ امامِ زمان قبلۂ جبرئیل

امامِ زمان مفخرِ انبیا ‎ امامِ زمان خاتم الاوصیا

امامِ زمان داورِ داوران ‎ امامِ زمان یاورِ یاوران

امامِ زمان شاہِ بالا و پست ‎ امامِ زمان مرکزِ بند و بست

امامِ زمان دستِ ربِ قوی ‎ امامِ زمان سرِّ کارِ خفی

امامِ زمان خسروِ کائنات ‎ علیہ الثنا و علیہ الصلوٰۃ

جماعت میں حاضر تھا فرما گئے / کہ واجب کی نیت کا عقدہ کھلے
فدا اوس حق میں سب اہل خاندان / دکھائے وہ دن جلد رب جہان
رہا عمر بھر جس کا امیدوار / یہانتک کیا رات دن انتظار
سیاہی سفیدی میں کھو کر گئی / کٹی رات ساری سحر ہو گئی
ہوا اور مجبور تر اب فقیر / تو پہنچا دے یا رب بحق امیر
دعاؤن مین تیری جو کچھہ ہو اثر / تو پہنچیگا بیشک وہان اے اثر
غرض اوس نے سنکر کیا یہ بیان / نہ تھے رونق افزا امام زمان
مگر نائب خاص اوس شاہ کا / مین حاضر ہون بندہ ہون درگاہ کا
کہا آپ ہین باریاب حضور / کہا اے علی اب ہے یہ بات دور
نہ کانون سے مین نے تکلم سنا / نہ آنکھون سے صورت کو دیکھا ذرا
مگر میرے والد بصد احترام / سنا کرتے تھے خود کلام امام

مرے جد امجد ملایک جناب ۔ حضوری مین بھی ہوتے تھے باریاب
یہ کھہ سن کے سید بہر وفا ۔ وہان سے مجھے ساتھہ لیکر اٹھا
طبیعت ہوئی مائل سیر باغ ۔ نہ آیا نظر پھر مجھے غیر باغ
چمن مین صبا گل کھلانے لگی ۔ ہوا ہمکو جنت کی آنے لگی
عجب صحبتین تھین عجب تھا مکان ۔ فداے گل و بلبل بوستان
دکھانے لگی صورتین جوے آب ۔ بنا صفحۂ خاک آئینہ تاب
شجر ہر طرف بیشتر باردار ۔ یہی سیب و انگور و امرود و نار
حلاوت مین انگور رشک عسل ۔ اناروں مین نایاب ایک ایک پھل
نہ آنکھون نے دیکھے میان جہان ۔ وہ ہر قسم کے میوے کھاے وہان
نثار جوار امام زمان ۔ کہ دنیا مین کی سیر باغ جنان
وہ دن مجھکو خالق نے دکھلا دیا ۔ کہ مرتی ہے جسدن پہ خلق خدا

جب اک باغ سے سوے باغ دگر
عنادل روش تھا ہمارا گذر

نظر آیا اک مرد صاحب جمال
صلاح و تقدس مین صاحب کمال

کہ دو چادرین صاف پشمین کی
خرامان تھا خود اوڑھے وہ متقی

ہوا راہ مین ہمسے جسدم دوچار
سلام اک کیا پھر کیا سایہ وار

عجب صاحب حسن تھا خوش لقا
کہ مین ہوگیا محوِ صنعِ خدا

کیا بڑھ کے سید سے آخر سوال
یہ تھا کون مردِ ملائک خصال

کہا تو نگر دیکھتا ہے وہ کوہ
کہا مین نے ہان اے سراپا شکوہ

کہا وسطِ کوہ مین ایجوان
زمین پاک و پاکیزہ ہے اک مکان

شجر اوسمین ہے ایک بالیدہ سر
ہے اک چشمہ جاری بزیرِ شجر

ہے گنبد بھی اک اوسمین تعمیر خشت
سراپا یہ از قبہ ہاے بہشت

شب و روز یہ مرد ونکو سیر
ہمیشہ مع یک رفیقِ دگر

ہے خادم اوسی قبۂ پاک کا — بفرمودۂ خاتم الاوصیا
کہ مین بھی بہر صبح جمعہ یہان — زیارت برائے امام زمان
جو پڑھتا ہون بعد از دو رکعت نماز — با آداب شایستہ و با نیاز
مجھے ایک کاغذ ہے ملتا وہین — کہ اوسمین مطالب ہر باب یقین
ضروری سب احکام اہل یہان — بہم مومنین مین جو ہون کاروبار
لکھا حسب صورت فیصلہ — رقم جزو کل مسئلہ مسئلہ
عمل اوسپہ کرتا ہون مین دیکھکر — بحکم امام زمان بیخطر
مناسب ہے اب تجھکو بھی ایجوان — کہ جا تو برائے زیارت وہان
اوسی قبے کے پاس پہنچنا مگر — زیارت پئے خسرو بحر و بر
یہ سنکر چلا جب جزیرا کو وہ پھر — ہوا قبۂ پاک تک بس گذر
ملے دونون وہ خادمان امام — کیا ایک نے بڑھکے سبقت سلام

کہا دوسرے سے مگر یہی — سنو یہ مسافر نہیں اجنبی
تکلف نکر اس سے اے حق شناس — اسے مین نے دیکھا تھا سید کے پاس
کہا اوس نے بھی یہ بصدق و صفا — ادہر آئیے آئیے مرحبا
غرض رفتہ رفتہ ہوا ارتباط — رہین صحبتین بڑہ گیا اختلاط
مرے واسطے نان و انگور لائے — بہر دم محبت وہ مجھکو کھلائے
جو وہ ماحضر سب تناول کیا — اوسی چشمے سے جاکے پانی لیا
پڑہین پھر وضو کرکے دو رکعتین — باصرار کین اسطرح منتین
اما میر زمان تک چلو اب شتاب — زیارت کرون جنکے مین باریاب
کہا غیر ممکن ہے اے ذی شعور — کہ لیجائین تجکو ہم اونکے حضور
اجازت نہیں یہ بھی آٹھون پہر — کہ پہنچائین جاکر کسی کی خبر
یہ سنکر کیا التماس دعا — چلا شہر کو اونسے رخصت ہوا

گیا اتفاقاً محمد کے گھر ‌ ‌ وہی جو کہ دریا مین تھا ہمسفر
کیا منکشف اوسنے سب ماجرا ‌ ‌ کہا سنکے تجھکو بھی نام خدا
یہ رتبہ ملا رہنمائی ہوئی ‌ ‌ وہان تک تری بھی رسائی ہوئی
وگرنہ بجز سیدِ نامور ‌ ‌ ہوا کب وہانتک کسی کا گذر
غرض مین جو پھر پیش سید گیا ‌ ‌ کہ پندرہوین تھی یہ روز آدینہ تھا
کہین اکطرف سے اوٹھا غلغلا ‌ ‌ تعجب سے مین نے کہا کیا ہوا
کہا سنکے سید نے با صد طرب ‌ ‌ یہ ہین میرے لشکر کے سردار سب
کہ ہر جمعۂ اوسطِ ماہ مین ‌ ‌ دعا کرتے ہین منتظر راہ مین
بہ تعجیل ہونا ظہورِ امام ‌ ‌ کہ ہے انتظارِ حضورِ امام
اوٹھا مین وانھین دیکھنے کو گیا ‌ ‌ جو آیا تو سید یہ گویا ہوا
کیا تونے سردارونکا کچھ حساب ‌ ‌ کہا مین نے ہرگز نہین اے جناب

کہا شب سعید ہین قران دین — ہماری مددگار ناصر معین
کہ ہین سیزدہ اور باقی ابھی — خدا جلد وہ دن دکھائے کبھی
کہا مین نے فرمائیے بالضرور — کہ حضرت کا کسوقت ہوگا ظہور
کہا اے برادر یہ ہے سِرّ خدا — خدا کے سوا کس پہ حالی ہوا
مگر ہین علامات رجعت کئی — احادیث مین ہین علامت کئی
بمنت کیا مین نے پھر التماس — کہ اے میرے آقا مرے حق شناس
بس اے میر سید مرے قدردان — مجھے رہنے دے اب مجاور یہان
سمجھکر شکستہ دل و ناتوان — سمجھکر غبارِ رہِ کاروان
مسافر سمجھکر مجھے پر تعب — سمجھکر مجھے فاقہ کش تشنہ لب
سمجھکر مجھے اپنا ہی خیرخواہ — پڑا رہنے دے زیرِ دامانِ شاہ
سمجھکر مجھے نقشِ پا سایہ وار — پڑا رہنے دے زیرِ دیوارِ یار

سمجھکر سگ کوی مہر و وفا
پڑا رہنے دے گلیوں میں جابجا

سمجھکر مجھے اپنے در کا فقیر
پڑا رہنے دے تکیے مین لیے امیر

کہا سنکے سید نے تو غم نہ کہا
کہ ہم تیرے غمخوار ہین باوفا

سفر مین ہے کب ترا دل ملول
دیا عرصۂ ہجر کو خوب طول

زیادہ نہین اے برادر روا
جو تو خانماں سے رہے اب جدا

کہ تو ہے غریب اور صاحب عیال
نہین خانہ بردوش افسردہ حال

ہوا حکم شاہ زمان پیش ازین
کہ رخصت کرون تجکو بس ہین حزین

مناسب نہین اسمین گاہے خلاف
مجھے اور تجکو بہم بیخلاف

مناسب نہین اس مین تاخیر اب
ہے انکار اسمین خلاف ادب

کہا مین نے سید سے تو مین ہوش کم
یہ ممکن ہے تمسے کہ بار دوم

مکرر کرو عرض پیش امام
کہ ہو حکم مجکو براے قیام

کہا اوسنے ممکن نہین یہ محال　　نہین پھر گذارش کی مجکو مجال

کہا خیر اجازت تو ہو اسقدر　　کہ دیدہ شنیدہ بیانکی خبر

کرون اپنے احباب مین بیان　　کہا بے تردد مگر ایجوان

نہ کہنا فلان و فلان امر تو　　سوا اوسکے جو چاہے کر گفتگو

ہمت کیا مینے پھر التماس　　کہ اے قدر دان میرے ای حقشناس

بھلا عمر بھر مین کبھی یہ غلام　　مشرف بھی ہوگا بدید امام

کہا یہ بھی مشکل ہی ممکن نہین　　مگر اے علی سن بگوش یقین

کہ ہر مومن پاک جویا ہے کار　　امام الوالامر کو تین بار

بلا ریب ہے دیکھتا بالیقین　　شناسا مگر اوس سے ہوتا نہین

کہا مینے کہیے تو پوچھے کیا　　کہ ہون بندۂ سید الاوصیا

مگر اب تلک شہ کو دیکھا نہین　　غلامان خالص مین مین کیا نہین

کہا تونے دیکھا ہی دو بار ابھی ۔ پھر اکبار ہوگا مشرف کبھی
کیا بار اوّل جو تونے سفر ۔ ترا جانب سامرہ تھا گذر
ہوا تھا کہین قافلے سے جدا ۔ گذر نہر بے آب پر تھا ترا
کہ اوسوقت اک راکبِ نیزہ دار ۔ ملا اسپ اشہب پہ تجھکو سوار
وہ تھے حضرتِ خاتم الاوصیا ۔ تجھے منتشر دیکھکر دی صدا
کہ کچھ خوف اب تو نکر زینہار ۔ وہ کرتی ہین نیر درخت انتظار
ترے سب رفیقان براہِ مراد ۔ تو جا اونسے ملحق ہوا با دلشاد
کہا مین نے ہی راست یہ ماجرا ۔ وہان تھا یونہین مجھپہ واقع ہوا
کہا پھر کہ بارِ دوم غور کر ۔ جب استاد کے ساتھ تھا ہمسفر
ہوا مصر کی راہ مین تو جدا ۔ یکایک کہین قافلہ بڑھ گیا
ہوا خوف سے جب تو بیقرار ۔ سوا ایک پیدا ہوا نیزہ دار

جو تھا اوسکی زانون تلے اِک اُوار ۔۔۔ وہ زانو سفید اور تھا قشقہ دار

وہ شاہِ زمان تھا کہا تو نہ ڈر ۔۔۔ کہ اک قریہ ہی جانبِ راست پر

وہان بیخطر جا کے شب باش ہو ۔۔۔ کر آگاہ مذہب سے ہر ایک کو

مفصل کر احوال اپنا بیان ۔۔۔ کہ ہا تحصہ آئیگا قافلے کا نشان

کہا مینے ہان ہے یہی ماجرا ۔۔۔ یہ فرمانا بھی آپکا ہے بجا

مگر مجھسے اب کیجئے یہ بیان ۔۔۔ ہمارے جنابِ امامِ زمان

کبھی حجِ کعبہ کو بھی جاتے ہین ۔۔۔ زیارت مشاہد کی فرماتے ہین

کہا وسعتِ راہِ دنیا تمام ۔۔۔ ہر اک مردِ مومن کی ہے ایک گام

علی پھر یہ پیشِ امام ہدا ۔۔۔ یہ دنیا ہے کیا اور وسعت ہے کیا

کہ حج و زیارت کی خاطر مدام ۔۔۔ ہر سال و نق فزا ہین امام

یہ مکہ مدینہ یہ طوس و عراق ۔۔۔ ہے سیر ہمی سوار براق

ہر اک جا سے ہوکر مشرف یہاں | کیا کرتے ہیں عود امام زماں
غرض سب یہ کہہ سن گئے مجھ سے کہا | کہ تا خیر اب ہے یہاں ناروا
علی حسب حکم امام زمن | روانہ ہو تو جلد سوے وطن
گئے پانچ درہم مجھے پھر عطا | کہ ہر اک درم پر یہی سکہ تھا

لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی
الله م ح م د ابن الحسن المهدی قائم بامر الله

کہ لکھتا ہوں بہر تبرک رقم | اونہیں اپنے ہمراہ میں صبح و شام
مجھے ایک کشتی پہ کر کے سوار | گئے گندم و جو پئے خرج بار
بچے جنس جو کھانے سے بیچ لی | ملیں چھل پہ یکصد مجھے اشرفی
ارادہ یہ ہے جبتک زندہ ہوں | خدا چاہے جا کر نجف میں ہوں
سمند قلم ہے سبک وا شد | ہوئی قطع رہ تا کہ دوا شد

پتا ملکیا کوے دلدار کا | یہ دنیا ہی اک گام مرد خدا
دور تکی نہین اب گوارا مجھے | جدائی کے غمزدون نے مارا مجھے
کہ یہ بعد اس قرب پایا نصیب | کہجا گل کا جلوا کہجا عندلیب
الٰہی مدد کیا کرون کیا کرون | باین حال بد کیا کرون کیا کرون
الٰہی بحق امام زمان | ذرا سن لے اپنے اثر کی فغان
الٰہی سلام و پیام فقیر | پہنچ جائے پیش بشیر و نذیر
حضور جناب بتول غمین | ستمدیدہ و غمکش و دل حزین
حضور علیؑ ولی بوتراب | کیا جسنے احمد کی بستر پہ خواب
بسبطین شاہنشہ مرسلین | بہار جوانان خلد برین
تو پھر خدمت سید الساجدین | جناب امام زمان تک نہین
الٰہی شب و روز یہ التجا | یہ تفصیل پہنچا مین تیرے فدا

ہوئی مثنوی ختم وقت سحر
موثر ہوے نالہاے اثر

شگفتہ وہ دل وہ ہوا کا ہبوب
ملا موقع عرض و معروض خوب

بحمد خداوند کون و مکان
بشکر عطا یا ہو رطب اللسان

جو ہے لوح محفوظ یہ مثنوی
تو ہے سیر غیب اسکی تاریخ بھی

خدایا رہیں مومنین کامیاب
یہ محزون و مہجور بھی ہو مثاب

تمت بالخیر

ہجری
سنہ ۱۳۰۹

تاریخ تصنیف این مثنوی از لوذعی ادیبی المعی ممعی محقق خیر قدیم الحری بانتسابی معلا المرحوم السید غلام حسین البلجرامی المتخلص بالقدر

چھوٹے ماموں میر فیروز علی — فکر سے کر گئے امداد قلم

شعر لکھنے کو لگایا جو شگاف — کھل گئی خاطر ناشاد قلم

لوح محفوظ لکھی صل علی — اس قلمرو میں ملی داد قلم

کیا حدیثوں کو بنایا تصویر — حبذا صنعت بہزاد قلم

مثنوی ہے کہ خدا کی قدرت — دیکھئے زور خداداد قلم

نغمہ بلبل معنی معنی — لفظ مین قمری شمشاد قلم

نہوئی خلق کبہی ایسی کتاب — جب سے قایم ہوئی بنیاد قلم

یاد کرکے اونھین سر دہنتا ہے — یہ صریرین ہین کہ فریاد قلم

جمکیا سال کا نقشا اے قدر — لوح محفوظ ہے ایجاد قلم

۱۲۸۲ھ

تاریخ تصنیف این تفسیر از نتایج افکار سید سند عالم مستند
زبدة العارفین عمدة المحققین فصیح اللسان بلیغ البیان
جناب مولانا زین العابدین ملا ز الله سجال محاسنه
فی العالمین نبیرهٔ عالیجناب مستغنی عن الالقاب
افقه الناس مفتی مولانا سید عباس شوستری
لکهنوی اعلی الله مقامه فی دار الکرامة

قرآن شاعر نازک خیالی نوشتا این پناه تامی کہ از	تعیین مهر حق گو باد ملحوظ طبیعت میشود بسیار محظوظ

قلم سال ختامش کرد تحریر
چنان پاکیزه آمد لوح محفوظ
۱۲۸۲

